صُفّہ

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی



صُفّہ

وقار یوسف عظیمی

www.ksars.org

فہرست

نوعِ انسانی کی فلاح 12

احسن عمل 15

ارشاداتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی 17

صُفَّہ 19

تعمیرِ شخصیت 22

اخلاصِ نیت 23

مسلم، مومن اور مجاہد کون ہے؟ 24

ایمانی اخلاق، ایمان کیا ہے؟ 25

بہترین انسان 26

سچ، جھوٹ، فضول گفتگو 27

دین میں آسانی ہے سختی نہیں ہے 30

برائی کا جواب برائی سے نہ دیا جائے 33

غرور و تکبر 34

حصولِ علم 35

قرآن کی فضیلت 36

www.ksars.org

خوش اخلاقی.....37
السلام علیکم 38
اعتدال و میانہ روی 39
کامیابی کے اصول.....40
منافقت.....41
نرمی اور مہربانی 42
غصہ 44
معافی و در گزر.....45
خدمتِ 46
کمزوروں 47
ظالم 48
سخاوت 49
تواضع 50
غریبوں اور ناداروں سے حسن سلوک.....51
والدین.....53
میاں بیوی کے حقوق.....56

www.ksars.org

اولاد کے حقوق.....59
لڑکیوں کے حقوق.....61
بیٹااور بیٹی برابر ہیں.....63
اچھے نام.....64
وراثت کا تحفظ.....67
پڑوسیوں کے حقوق.....68
دوست.....70
آدابِ.....72
آدابِ طعام.....73
مہمان نوازی.....74
غیبت.....75
حسد.....76
روزگار.....78
راز.....79
کاروباری معاملات.....80
چوری کا مال.....82

www.ksars.org

توکل.....82
ذخیرہ اندوزی.....83
قرض کی ادائیگی.....84
قرض.....86
غصب.....87
فضول.....88
حکمران.....89
عدلیہ.....91
جھوٹی.....92
بدترین انسان.....92
مصیبتوں.....93
بیماری.....94
بیمار.....96
تعزیت.....99
بچوں.....100
ایصالِ.....101

www.ksars.org

زیارت 102
استغفار 104
ذکر اور قربتِ خداوندی 106
مرتبۂ احسان 108
سلام 109
انسانی 111
اُمتِ مُسلمہ کا امتحان 114
ضمیمہ۔الف۔راویانِ حدیث: صحابہ کرام 115
حضرت ابو بکر صدیقؓ 115
حضرت عمر فاروقؓ 117
حضرت عثمان غنیؓ 120
حضرت علی مرتضیٰؓ 122
حضرت امام حسنؓ 125
حضرت امام حسینؓ 126
اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ 127
اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ 127

www.ksars.org

حضرت ابن ابی اوفیؓ.....128
حضرت ابواُمامہؓ.....129
حضرت ابوایوب انصاریؓ.....129
حضرت ابودرداءؓ.....130
حضرت ابوسعید خدریؓ.....131
حضرت ابوطلحہؓ.....131
حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ.....132
حضرت ابوقتادہؓ.....132
حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ.....133
حضرت ابووہب جشمیؓ.....133
حضرت ابوہریرہؓ.....134
حضرت ابوذر غفاریؓ.....134
حضرت ابوشریح کعبیؓ.....135
حضرت اسامہ بن شریکؓ.....135
حضرت انسؓ.....135
حضرت ایمن بن خریمؓ.....136

www.ksars.org

حضرت بریدہؓ.....136
حضرت ثوبانؓ.....137
حضرت جابرؓ.....137
حضرت حارثہ بن وہبؓ.....138
حضرت حذیفہ بن یمانؓ.....138
حضرت حکیم بن حزامؓ.....139
حضرت رافع بن خدیجؓ.....139
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ.....141
حضرت سعید بن زیدؓ.....142
حضرت سعید بن عاصؓ.....142
حضرت سفیان بن اسیدؓ.....143
حضرت سہل بن سعدؓ.....143
حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ.....143
حضرت عبادہ بن صامتؓ.....144
حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ.....144
حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ.....145

www.ksars.org

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ 145
حضرت عبداللہ بن بسرؓ 146
حضرت عبداللہ بن عمرؓ 146
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ 147
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ 147
حضرت عطیہ بن عُروہؓ 148
حضرت عقبہ بن عامرؓ 148
حضرت عمران بن حصینؓ 149
حضرت عمرو بن ابی سلمہؓ 150
حضرت عمرو بن مرہؓ 150
حضرت عوف بن مالکؓ 151
حضرت عیاض بن حمادؓ 151
حضرت فضالہ بن عبیدؓ 151
حضرت معاذ بن جبلؓ 151
حضرت معقل بن یسارؓ 152
حضرت معمر بن عبداللہؓ 153

www.ksars.org

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ 153
حضرت مقدام بن معدیکربؓ 153
حضرت میمونہ بنت سعدؓ 154
حضرت نبیط بن شریطؓ 154
حضرت نعمان بن بشیرؓ 154
حضرت واثلہ بن اسقعؓ 154
حضرت یعلی بن مرہؓ 155
ضمیمہ۔ب۔راویانِ تابعین: 156
حضرت ابو اسحاقؒ 156
حضرت ابوالاحوصؒ 156
حضرت ابو حرہ رقاشیؒ 156
حضرت بشیر بن میمونؒ 156
حضرت حکیم بن معاویہ قشیریؒ 157
حضرت سفیان ثوریؒ 157
حضرت صفوان بن سلیمؒ 158
حضرت بشیر بن میمونؒ 158

www.ksars.org

حضرت حکیم بن معاویہ قشیریؒ.....158
حضرت سالم بن عبداللہؒ.....158
حضرت سفیان ثوریؒ.....159
حضرت صفوان بن سلیمؒ.....159
حضرت مصعب بن سعدؒ.....159
حضرت کثیر بن مرہؒ.....159
حضرت یحییٰ بن سعیدؒ.....159
ضمیمہ۔ج۔عشرہ مبشرہ:.....160

www.ksars.org

نوعِ انسانی کی فلاح

نوعِ انسانی کو ہدایت و رہنمائی عطا فرمانے، انسانوں کو اللہ کی مرضی سے واقف کروانے کے لیے اور دیگر مخلوقات سے انسان کو اشرف اور ممتاز رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے منتخب برگزیدہ بندوں کا ایک سلسلہ قائم فرمایا۔ حضرت آدمؑ سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر مکمل ہوا۔

تمام انبیاء کرامؑ نے اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانے کی تلقین اور نیک اور بد اعمال سے واقف کرانے کے ساتھ ساتھ اس بات کی تلقین بھی فرمائی ہے کہ انسان بحیثیت مخلوق اپنے خالق و مالک اللہ کے ساتھ ایک خاص تعلق اور ربط رکھتا ہے۔ اس خصوصی تعلق کے ادراک کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو اپنی منفرد اور افضل حیثیت کا ادراک ہو۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت، قربت اور نیابت کے لئے جو استعداد عطا کی گئی اس کا ذریعہ وہ علم ہے جو انسان کو عطا کیا گیا ہے اور یہ بات بہت اہم ہے کہ علم الاسماء صرف انسان کو عطا کیا گیا ہے۔ انبیاء کرام اور رسول علم کے بالاتر مقام پر فائز ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ تمام انبیاءؑ میں علوم کے انتہائی اعلیٰ اور ارفع ترین مقام کے حامل ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ مشیتِ ربی اور اسرارِ الٰہی کے سب سے بڑے واقف ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اعلیٰ و ارفع شان یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ ساری نوع انسانی کے مزکّی و معلم ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات نوعِ انسانی پر یہ واضح کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور تعمیری و مثبت طرزِ فکر اختیار کرنا نوع انسان کی فلاح کا ضامن ہے جبکہ منفی سوچ اور تخریب غیر فطری اور شیطانی طرزِ فکر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے انسان کو یہ ترغیب و رہنمائی ملتی ہے کہ تخریب کے بجائے تعمیری طرزِ فکر اختیار کی جائے۔ مثبت اور تعمیری طرزِ فکر میں یہ راز مخفی ہے کہ انسان میں دوسرے

www.ksars.org

انسانوں کے لیے نفرت، حقارت نہ ہو بلکہ احترام کے جذبات ہوں اور لوگ اس دنیا میں امن و بھائی چارہ کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کے ارشادات کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ فرما کر نوع انسانی پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ احادیث کی تدوین کے سلسلہ میں صحابہ کرام، صحابیات، تابعین

اور تبع تابعین نے نہایت شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ محدثین اور علمائے کرام نے اس شعبہ کو بہت زیادہ وسعت دی ہے

صحابہ کرام کے ذریعہ منتقل ہونے والے عظیم المرتبت ذخیرۂ حدیث کی ترویج و اشاعت کا اہتمام ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔ حدیث کی اشاعت ایک نہایت مبارک و محترم عمل ہے۔ محدثین کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اس مبارک کام میں حصہ لیا ہے۔

میرے بیٹے ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی نے احادیث کے مجموعوں میں سے چند احادیث مبارک جمع کر کے ''صُفَّہ'' کے نام سے ایک مجموعہ مرتب کیا ہے۔ اس کام میں ان کے پیشِ نظر یہ مقصد ہے کہ آج کے دور میں زندگی بسر کرنے والے انسانوں کی شخصیت کی تعمیر اور معاشرہ کو درپیش مسائل کے حل کے لیے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے رہنمائی اور استفادہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ''صُفَّہ'' کے نام سے مرتب کیا جانے والا احادیث کا یہ مجموعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی فکر اور تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کا ذریعہ بنے۔ سلسلہ عظیمیہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا دم بھرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سلسلہ عظیمیہ کے اراکین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی روشن تعلیمات سے اپنے ظاہر و باطن کو روشن اور منور کرتے رہیں اور نہ صرف اُمت محمدیہ بلکہ پوری انسانی برادری میں ان تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی کوشش بھی کریں۔

www.ksars.org

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کی اس مبارک کاوش کو قبول فرمائے اور ان کی یہ کاوش ، ہمارے پیارے نبی رحمت اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خوشی کا باعث ہو۔ آمین یا رب العالمین۔

خواجہ شمس الدین عظیمیؒ

چیف ایڈیٹر، روحانی ڈائجسٹ

مرکزی مراقبہ ہال کراچی۔ پاکستان

www.ksars.org

احسن عمل

اللہ کے آخری نبی اور رسول حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ نا صرف امتِ مسلمہ کے لیے بلکہ پوری نوعِ انسانی کے لیے ہدایت و رہنمائی کا بہترین اور ابدی ذریعہ ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اللہ کی آخری کتاب قرآن کا نزول ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ قرآن پر عمل کی سب سے اعلیٰ اور نہایت شاندار مثال ہے۔ حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہر شعبہ زندگی کے لیے ہدایت و رہنمائی کا سامان موجود ہے۔

موجودہ دور سائنس و ٹیکنالوجی اور مواصلات کی تیز رفتار ترقی کا دور ہے۔ اس دور میں انسان کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص نت نئی مشکلات و مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ مشکلات ایک طرف تو انفرادی طور پر محسوس کی جارہی ہیں دوسری طرف پورے پورے معاشرے شدید مسائل بلکہ ڈپریشن میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ دینِ فطرت اسلام، انسانیت کے احترام کا درس دیتا ہے۔ یہ انسانوں کو ایک دوسرے سے بھائی چارہ، اخوت و محبت کے تعلق میں منسلک دیکھنا چاہتا ہے۔ اس مقصد کی خاطر اسلام لوگوں میں تحمل، برداشت، ایثار و قربانی کے جذبات کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ ان مقاصد کے حصول کا بہترین ذریعہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے واقعات، آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پوری نوع انسانی کا مشترکہ اثاثہ ہیں۔ یہ نہایت قیمتی اور متبرک اثاثہ آنے والی نسلوں تک صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے ذریعہ منتقل ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے فروغ و اشاعت کی ہر کوشش نہایت مبارک اور احسن عمل ہے۔

انسانِ کامل، خیرُالبشر حضرت محمد ﷺ کی احادیثِ مبارکہ میں سے تعمیر شخصیت، کردار سازی اور اعلیٰ انسانی اوصاف کے حوالے سے ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی نے چند احادیث کا ایک مختصر مجموعہ مرتب کیا ہے۔ انہوں نے اس مجموعہ کا نام ''صُفّہ'' رکھا ہے۔ ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کے اس

www.ksars.org

کام سے مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ ایک تو اس وجہ سے کہ احادیث نبوی ﷺ کی اشاعت بجائے خود ایک نہایت احسن عمل ہے اور یہ کام ہر مسلمان کے لیے باعث مسرت و اطمینان ہے۔ دوسرے اس وجہ سے کہ ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی میرے شاگردوں کے حلقہ میں شامل ہیں۔ انہوں نے ''سلسلہ عظیمیہ اور اس کی علمی و سماجی خدمات کا تحقیقی جائزہ'' کے موضوع پر پی۔ ڈی کے لیے اپنا تحقیقی مقالہ میری زیرِ نگرانی مکمل کیا۔

ماہنامہ روحانی ڈائجسٹ اور اخبارات میں ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کی تحریریں نہایت شوق اور توجہ سے پڑھی جاتی ہیں۔ ان کی تحریروں میں تحقیقی، تجزیاتی اور تخلیقی رنگ جھلکتا ہے، اس مجموعہ احادیث کے نام کے لیے ''صُفّہ'' کا انتخاب بھی ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کی تحقیقی سوچ کا مظہر ہے۔ اس مجموعہ میں شامل احادیث کے راویان کے مختصر حالاتِ زندگی بھی آخر میں بطور ضمیمہ شامل کیے گئے ہیں۔ اس ضمیمہ کی شمولیت سے طالب علموں اور عام قارئین کے لیے اس کتاب کی افادیت مزید بڑھ گئی ہے۔

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی سلسلہ عظیمیہ کے ایک نہایت متحرک و فعال رکن ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے گہرا قلبی و روحانی تعلق اور آپ ﷺ کی تعلیمات میں شغف سلسلہ عظیمیہ کے اراکین کی نمایاں پہچان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ اس خصوصی تعلق کا سبب سلسلہ عظیمیہ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کی جانب سے ملنے والی تعلیمات اور اراکینِ سلسلہ کی ایک خاص نہج پر تربیت ہے۔

سلسلہ عظیمیہ کے امام حضرت قلندر بابا اولیاءؒ اور حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی کے تربیت یافتہ ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کی جانب سے احادیث نبوی ﷺ کے اس مجموعہ کی تیاری و اشاعت پر میں ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی، ان کے والد بزرگوار حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی اور سلسلہ عظیمیہ کے تمام وابستگان کو بطور خاص مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرشید

ستارۂ امتیاز

www.ksars.org

ارشاداتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی

وقار یوسف عظیمی سے میری واقفیت تو کافی پرانی ہے لیکن اُن سے ملنے کے زیادہ مواقع اس وقت میسر آئے جب یہ پی ایچ۔ڈی کے لیے اپنے تحقیقی مقالے ''سلسلہ عظیمیہ اور اس کی علمی و سماجی خدمات کا تحقیقی جائزہ'' کی تیاری میں مصروف تھے اور اس دوران اکثر کراچی یونیورسٹی آیا کرتے تھے۔ میں نے اُنہیں خوش لباس اور خوش گفتار ہونے کے علاوہ ایک خوش مزاج اور خوش اخلاق فرد پایا۔ ان سب سے بڑھ کر یہ اپنے بزرگوں اور اساتذہ کا بہت زیادہ ادب و احترام کرنے والے ہیں۔ اِن کی شخصیت میں اخلاق و ادب یقیناً اُن کے والد بزرگوار ولی کامل حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب کی تربیتِ خاص اور سلسلہ عظیمیہ کے ماحول کا اثر ہے۔

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کی شخصیت کے کئی پہلو ہیں۔ صحافت و طب کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ وہ سلسلہ عظیمیہ میں بھی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہیں۔ بطور ایک قلم کار ان کی تحریر میں سلاست و روانی اور ایک خاص کشش ہے۔ یہ کشش اُن کی شخصیت میں بھی موجود ہے۔ ان کے اخلاق اور اعلیٰ اوصاف کی وجہ سے اکثر لوگ ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں اور اُن لوگوں میں، میں بھی شامل ہوں۔

میرے پیارے بھائی ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی نے منتخب احادیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل اپنی کتاب ''صُفّہ'' کا مسودہ مجھے مطالعہ اور رائے کے لیے دیا۔ سب سے پہلے تو یہ کہ اس مجموعہ کا نام ''صُفّہ'' مجھے بہت پسند آیا۔ اِس مجموعہ میں احادیث کا انتخاب ماشاءاللہ کیا ہی خوب ہے۔ آج ہمارا معاشرہ گوناگوں مصائب و مشکلات کا شکار ہے۔ نبی کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کر کے پاکستانی قوم اپنی مشکلات سے باآسانی نجات حاصل کر سکتی ہے۔ ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی نے موجودہ حالت کے مطابق ارشادات نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل کرنے کی نیت سے احادیث کا انتخاب کر کے نہ صرف ایک دینی کام کیا ہے بلکہ ایک سماجی اور قومی ضرورت کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کتاب کے آخر میں راویانِ حدیث کے مختصر حالات بھی درج کیے گئے ہیں جو کہ قاری کے لیے نہایت ہی معلومات افزا ہے۔

www.ksars.org

مجھے امید ہے کہ اس مجموعہ احادیث ''صُفَّہ'' سے اہلِ علم و قلم اور عوام الناس خوب فائدہ اُٹھائیں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برادرِ عزیز ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی کی اِس کاوش کو قبول فرمائے اور انہیں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو۔ اُن کی یہ کاوش اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں کامیابیوں کا ذریعہ بنے۔ آمین

(استاذ الحدیث) پروفیسر ڈاکٹر فضل احمد

(سابق) ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سینٹر کراچی

(سابق) چیئرمین شعبہ القرآن والسنہ جامعہ کراچی

www.ksars.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ

صُفّہ

ہم اپنی ذات میں تفکر کریں ، اپنے ارد گرد دیکھیں تو ہمیں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور رحمتیں نظر آئیں گی۔ ہمارا اپنا وجود اللہ وحدہ لاشریک کی صفت خالقیت اور اس کی بے شمار نعمتوں کا ایک حیرت انگیز مظہر ہے۔ یہی حال کائنات کی تمام مخلوقات کا ہے۔ اس کائنات میں لاکھوں کہکشائیں ، کروڑوں ستارے ، اربوں سیارے اور ان میں آباد کھرب در کھرب مخلوقات سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور اللہ ہی اُن کی زندگی کے تمام مراحل کو اپنی رحمت سے سنبھالے ہوئے ہے۔

انسانوں کے لیے اللہ کی رحمت کا اظہار اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کے ذریعہ بھی ہوا ہے۔ اللہ کے بھیجے ہوئے یہ برگزیدہ بندے انسانی تہذیب و تمدن کے اولین معمار ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ نوع انسانی نے علمی و فنی لحاظ سے جتنی بھی ترقی کی ہے اُس کی ابتدا اللہ کے پیغمبروں کے ہاتھوں یا اُن کی رہنمائی کے زیر اثر ہوئی ہے۔

انسان کا ایک سفر انسانی جسم اور ذہن کو سمجھنے اور اس زمین و آسمان کی حقیقتوں کے تجسس پر مبنی ہے تو ایک سفر اپنے وجود کی حقیقت کو سمجھنے اور اپنے خالق و مالک کے عرفان کی کوششوں پر مبنی ہے۔

اس زمین پر انسانی حیات کی ابتداء آدمؑ و حوا سے ہوئی۔ آدمؑ سے لے کر آج تک انسانی ذہن مسلسل ارتقائی حالت میں ہے۔ ذہنی ارتقاء کا یہ عمل قیامت تک اسی طرح جاری رہے گا۔

زمین پر انسانی ذہن کے ارتقاء کے مراحل کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں چار نہایت واضح اور بنیادی مراحل نظر آتے ہیں۔ ارتقاء کا پہلا مرحلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوتا ہے۔

www.ksars.org

حضرت محمد ﷺ نوع انسانی کے مزکّی ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام انسانوں کا تزکیہ فرماتے ہیں یعنی آپ ﷺ انسانوں کی تربیت فرماتے ہیں، لوگوں کی فکر کو سنوارتے ہیں، سوچ کو مثبت رخ عطا فرماتے ہیں، نیتوں کو درست کرنا سکھاتے ہیں، انسان کو اپنے باطن میں دیکھنے کی، اپنے نفس کو سمجھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ پوری انسانیت کے معلم ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام حقوق اللہ سے متعارف کراتے ہوئے ان حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دیتے ہیں۔ بندوں کے حقوق متعین فرماتے ہیں اور اُن حقوق کی ادائیگی کے طریقے سکھاتے ہیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام رہنمائی فرماتے ہیں کہ ایک بہتر معاشرہ کیسے تشکیل دیا جائے۔ علم حاصل کر کے بندوں کے حقوق کیسے ادا کیے جائیں اور اللہ کا عرفان کیسے حاصل کیا جائے۔ اِس دنیا کو انسانوں کے لیے ایک پُر امن اور محفوظ مقام کس طرح بنایا جائے۔ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کرتے ہوئے آخرت کی تیاری کیسے کی جائے۔

معلم اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات علوم و معرفت کا سمندر ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات نوع انسانی کے لیے ایک ایسا وسیع و عریض قیمتی خزانہ ہیں جسے جتنا بھی استعمال کر لیا جائے اس میں کوئی کمی نہ آئے گی اور اس خزانہ کو استعمال کرنے والے کی دنیا اور آخرت سنورتی چلی جائے گی۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

میری طرف سے لوگوں کو پہنچا دو! چاہے وہ ایک چھوٹی سی بات ہی کیوں نہ ہو۔

اپنے آقا و مولا، معلم اعظم، رحمۃ اللعالمین حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ایک نہایت ادنیٰ اُمتی کی جانب سے مختلف موضوعات پر چند احادیث کا یہ مختصر مجموعہ امتِ مسلمہ اور پوری نوع انسانی کی خدمت میں پیش ہے۔

اس کتاب میں جو احادیث مبارکہ درج کی گئی ہیں ان کے ساتھ حدیث کے راوی کا اسم مبارک اور اس کتاب کا نام بھی درج ہے جہاں سے یہ حدیث لی گئی ہے۔ اس مجموعہ احادیث کے آخر میں ایک ضمیمہ کی شکل میں راویانِ احادیث کے مختصر حالات بھی شامل کیے گئے ہیں۔ حدیث کے ذکر میں کسی

www.ksars.org

راوی کا جہاں پہلی مرتبہ ذکر آیا ہے وہاں ان کے نام کے آگے ض۔۔لکھ کر نمبر درج کیا گیا ہے جہاں ضمیمہ میں ان کے حالات درج ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت ابو بکر صدیقؓ ض۔ 01۔ حضرت زبیر بن عوامؓ۔ ض۔30۔

علاوہ ازیں اس کتاب میں ان مبارک و سعید ہستیوں کے اسمائے گرامی پر مشتمل ایک ضمیمہ بھی شامل ہے جنہیں ان کی زندگیوں میں نبی کریم ﷺ نے جنت کی بشارت سے نوازا۔ ان مبارک ہستیوں کو عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں حوصلہ افزائی اور گراں قدر رہنمائی پر میں اپنے والد محترم اور سلسلہ عظیمیہ کے مرشد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی صاحب، استاذ الحدیث محترم ڈاکٹر فضل احمد صاحب، استاذ الاساتذہ محترم ڈاکٹر رشید احمد صاحب کا بطور خاص احسان مند ہوں۔ ماہنامہ روحانی ڈائجسٹ کے اراکین بطورِ خاص عامر غنی اور دانش علی کی حوالہ جات کے حصول، کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور ٹائٹل کی تیاری میں خدمات قابل قدر ہیں۔ اس مجموعہ کی کمپوزنگ میں یا کہیں اور کوئی غلطی نظر آئے تو اسے ہماری کوتاہی سمجھتے ہوئے ہمیں فوری طور پر مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔

دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک ناچیز اُمتی کی یہ خدمات قبول فرمائے۔ اس دنیا میں ہمیں معلم اعظم ﷺ کے ارشادات و تعلیمات کا صحیح فہم عطا ہو۔ روزِ قیامت میرے مرشد، میرے والدین، میرے اساتذہ کرام، سلسلہ عظیمیہ کے اراکین، مجھے اور میرے اہل و عیال، میرے تمام محبین اور تمام مسلمانوں کو رحمت اللعالمین ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ آمین!

ڈاکٹر وقار یوسف عظیمی

کراچی 28/جولائی 2008

www.ksars.org

تعمیرِ شخصیت

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا دین اسلام، دین فطرت ہے۔ اسلام عقیدہ، عبادت، معاملات، ظاہر و باطن، مادہ و روح، دنیا و آخرت غرض ہر معاملے اور ہر شعبے میں جامع اور قابلِ عمل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات ڈیڑھ ہزار سالہ ماضی کے تمام ادوار کے ساتھ ساتھ سائنس و ٹیکنالوجی کے اس دور میں رہنے والے انسانوں کے لیے بھی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہادی و رہنما ہیں۔

حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات انسان دوستی سکھاتی ہیں، امن و سلامتی، محبت و اخوت، بھائی چارہ و باہمی احترام سکھاتی ہیں۔ ان تعلیمات کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انسان کو خود اس کے اپنے حقوق سے آگاہ کرتی اور دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنی ذات کے احترام کی ترغیب دیتی ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے ہر بندہ کو وقار و متانت کا پیکر دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ لوگوں کو اور معاشروں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی جانب لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ انسانوں کی رہنمائی اس طرح کرتے ہیں کہ اندھیروں سے روشنی کی جانب سفر کے مراحل سختی کے ساتھ نہیں بلکہ آسانی کے ساتھ طے ہو جائیں۔ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دنیا کا ہر فرد خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اپنی شخصیت کی تعمیر اور کردار سازی کے لیے معلمِ انسانیت حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات سے بخوبی استفادہ کر سکتا ہے۔

آیئے! تعمیرِ شخصیت، کردار سازی اور اعلیٰ انسانی اوصاف کے حوالہ سے معلم اعظم ﷺ کے ارشادات کے مطالعہ کی سعادت حاصل کرتے ہیں جن پر عمل کر کے ہم مثبت سوچ رکھنے والے راست باز، روشن نظر، بلند عزم، مستقل مزاج، جرات مند، احترام کی حامل، محبوب اور ہر دلعزیز شخصیت بن سکتے ہیں۔

www.ksars.org

اخلاصِ نیت

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور آپ ﷺ کے خادمِ خاص حضرت اَنَسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔

''اے میرے پیارے بچے! اگر تم سے ہو سکے تو صبح شام اس طرح گزارو کہ تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کوئی میل نہ ہو۔''

(حضرت اَنَسؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب العلم۔ ح۔ 2484۔ ض۔ 23)

''اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے اور انسان کے لیے بس وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔''

(حضرت عمر فاروقؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب الایمان۔ ح۔ 54۔ ض۔ 02)

ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ تمہاری شکل و صورت اور دولت کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہاری نیت اور عمل کو دیکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ ۔۔ مسلم۔ کتاب البر والصلہ۔ ح۔ 6543۔ ض۔ 19

www.ksars.org

مسلم، مومن اور مجاہد کون ہے؟

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں امن میں ہوں اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو نافرمانی کی راہ ترک کر دے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ نسائی۔ کتاب الایمان۔ ح۔ 5001

بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب الایمان۔ ح۔ 29

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑے اور نہ اس کو حقیر سمجھے۔ (آپ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف ہاتھ سے تین مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے لوگوں کو سمجھایا کہ) تقویٰ یہاں ہے۔ انسان کو شر سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان کا خون مال اور آبرو تمام مسلمانوں پر حرام ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ مسلم۔ کتاب البر والصلہ۔ ح۔ 6541

مومن نہ تو طعن کرنے والا اور لعنت و ملامت کرنے والا ہو سکتا ہے اور نہ فواحش کا مرتکب اور بد اخلاق ہو سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔۔ ترمذی۔ ابواب البر والصلہ۔ ح۔ 1806۔ ض۔ 45

www.ksars.org

ایمانی اخلاق، ایمان کیا ہے؟

تین باتوں کا شمار ایمانی اخلاق میں ہوتا ہے۔

۱۔ جب غصہ آئے تو انسان باطل میں نہ ڈوب جائے۔ یعنی غصہ سے مغلوب ہو کر باطل کی دلدل میں نہ ڈوب جائے۔

۲۔ جب خوش ہو تو خوشی اُسے راہِ حق سے ہٹا نہ دے۔

۳۔ جب قدرت و اقتدار پائے تو وہ چیز نہ لے جس پر اس کا کوئی حق نہیں ہے۔

حضرت انسؓ ۔۔ طبرانی الصغیر ۔ 1114 ۔ ح ۔ 164

اُس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا۔

حضرت عباس بن عبد المطلبؓ ۔۔ مسلم ۔ کتاب الایمان ۔ ح ۔ 151 ۔ ض ۔ 41

جس کسی میں بھی تین چیزیں پائی جائیں اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

۱۔ جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سب سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔

۲۔ جو کسی آدمی سے محبت کرے تو صرف اللہ کی خوشنودی کے لیے کرے۔

۳۔ جو کفر میں واپس پلٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

حضرت انسؓ ۔۔ بخاری ۔ کتاب الایمان ۔ ح ۔ 21

www.ksars.org

بہترین انسان

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کون سا آدمی افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

ہر وہ آدمی جو مخموم القلب (صاف دل) اور سچی زبان والا ہو۔

لوگ عرض گزار ہوئے

سچی زبان والے کو تو ہم جانتے ہیں لیکن مخموم القلب کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

وہ پاکیزہ دل اور پاکیزہ سیرت والا ہے۔ وہ گناہ، ظلم، خیانت اور حسد نہیں کرتا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ ۔۔ ابن ماجہ ۔ کتاب الزہد ۔ ح۔ 4216۔ض۔45

www.ksars.org

سچ، جھوٹ، فضول گفتگو

رسول کریم ﷺ نے فرمایا

سچائی کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی بہشت میں پہنچاتی ہے۔ آدمی ہمیشہ سچ بولتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے (صدیق کا درجہ پاتا ہے)۔ جھوٹ سے بچو کہ جھوٹ نافرمانی کا راستہ دکھاتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہنچاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔۔ مسلم۔ کتاب البر والصلہ۔ ح۔ 6639۔ ض۔ 47

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا

کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ہاں ہو سکتا ہے

پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا

مومن بخیل بھی ہو سکتا ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ہاں ہو سکتا ہے

پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا

مومن کبھی جھوٹا ہو سکتا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا

www.ksars.org

نہیں (مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا)

حضرت صفوان بن سلیمؒ ۔۔ موطاء امام مالک۔ کتاب الجامع ۔ ح۔ 242۔ ض۔ 73

سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی سے جھوٹی بات اس طریقے سے بیان کرو کہ وہ اس کو سچ سمجھے

حضرت سفیان بن اسیدؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ ح۔ 4959۔ ض۔ 37

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو کچھ سنے اسے (بلا تحقیق) دوسروں کے آگے بیان کرنے لگے۔

حضرت ابو ہریرہؓ ۔۔ مسلم ۔۔ مقدمہ۔ ح۔ 8

جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ پھر سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے ہاں اس کا نام جھوٹوں میں لکھ لیا جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ۔۔ موطاء امام مالک۔ کتاب الجامع ۔ ح۔ 241

فحش باتیں کرنے والا اور اس کو پھیلانے والا، دونوں کے گناہ برابر ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰؓ ۔۔ الادب المفرد۔ باب۔ 151۔ ح۔ 324۔ ض۔ 04

کم عقل سے اونچی باتیں نہ کرو ورنہ وہ تمہاری تکذیب کرے گا۔

حضرت کثیر بن مرہؒ ۔۔ دارمی ۔ المقدمہ۔ ح۔ 390۔ ض۔ 75

کوئی بھی ہدایت یافتہ قوم گمراہی کی راہ پر گامزن ہو جاتی ہے جب اس میں فضول جھگڑے، مناظرے اور بحثیں چھڑ جاتی ہیں۔

حضرت ابو امامہؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب القرأت ۔ ح۔ 3039۔ ض۔ 10

www.ksars.org

جو بات شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور اس بات کی طرف ہو جاؤ جو شک میں نہیں ڈالتی کیونکہ سچائی میں اطمینان اور جھوٹ میں شک ہے۔

حضرت امام حسنؓ ۔۔ نسائی۔ کتاب الاشربۃ۔ ح۔ 5718۔ ض۔ 05

بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2653

www.ksars.org

دین میں آسانی ہے سختی نہیں ہے

سکھلاؤ اور آسانی پیدا کرو۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی پھر ارشاد فرمایا اور جب غصہ کا غلبہ ہو تو خاموشی اختیار کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ۔۔الادب المفرد۔ باب۔ 123۔ح۔ 245۔ض۔ 44

اپنے آپ پر سختی مت کرو ورنہ تم پر سختی کی جائے گی کیونکہ جس قوم نے بھی اپنے آپ پر سختی کی تو اللہ نے بھی اس پر سختی کی۔

حضرت انسؓ ۔۔ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ح۔ 4893

مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔

لوگوں نے پوچھا۔

مومن اپنے آپ کو ذلیل کیسے کرتا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

نا قابلِ برداشت (بساط سے زیادہ) آزمائش میں اپنے آپ کو ڈال دیتا ہے۔

حضرت حذیفہؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب الفتن۔ح۔ 2074۔ض۔ 29

ایک روز رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں تشریف لائے تو دو ستونوں کے درمیاں رسی تنی ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔

یہ کیا ہے؟

اس موقع پر موجود صحابہ کی جانب سے عرض کیا گیا۔

یہ بی بی زینبؓ کا انتظام ہے وہ (دورانِ نفل) طویل قیام سے تھک کر اس کا سہارا لیتی ہیں۔

www.ksars.org

حضور ﷺ نے فرمایا۔

نہیں ! اسے کھول دو۔ جب تک بار نہ ہو نماز پڑھتے رہو۔ تھک جاؤ تو بیٹھ کر آرام کر لو۔

حضرت انسؓ ۔۔ نسائی۔ کتاب قیام اللیل۔ ح۔ 1646

ایک دن حضور ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جو دھوپ میں کھڑا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ (یعنی یہ شخص دھوپ میں کیوں کھڑا ہوا ہے۔)

صحابہ نے عرض کیا

اس شخص نے منت مانی ہے کہ یہ دھوپ میں کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں۔ سارا دن روزہ رکھ کر بھی شام کو افطار نہیں کرے گا اور نہ سائے میں آئے گا اور کسی سے کوئی بات بھی نہیں کرے گا۔ (یعنی مسلسل خاموش رہے گا۔)

حضور ﷺ نے فرمایا۔

اس سے کہو کہ یہ سائے میں آئے اور بیٹھ جائے۔ لوگوں سے بات بھی کرے اور روزہ پورا کرے۔ (یعنی شام کے وقت روزہ افطار کر لیا جائے)

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب الایمان والنذور۔ ح۔ 3280

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میری بہن نے یہ منت مانی کہ پیدل ہی بیت اللہ کا سفر کرے گی۔ اس نے مجھے حضور ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرنے کو کہا۔ میں نے دریافت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ

اسے پیدل بھی چلنا چاہیئے اور سواری پر بھی۔ (یعنی اپنے آپ پر بے جا سختی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔)

حضرت عقبہ بن عامرؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب النذور والایمان۔ ح۔ 1400۔ ض۔ 49

حضرت عثمان بن مظعونؓ نے قسم کھائی کہ وہ یہ تین کام کرتے رہیں گے۔

ا۔ رات کو جاگ کر عبادت کریں گے۔

www.ksars.org

۲۔ ہمیشہ روزے رکھیں گے اور

۳۔ اپنی بیوی سے دور رہیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی تو انہیں طلب کیا اور ارشاد فرمایا۔

کیا تم میری سنت سے منحرف ہو گئے ہو؟

عثمانؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم، آپ ہی کی سنت سمجھ کر تو یہ قسم کھائی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

مگر میں تو شب کو سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں۔ (نفلی) روزے کے ساتھ ناغہ بھی کرتا ہوں۔ نکاح پر بھی میرا عمل ہے۔

اے عثمان! اللہ سے ڈرو۔ تم پر تمہارے بیوی بچوں کا، مہمان کا اور اپنی ذات کا بھی حق ہے۔ لہذا روزہ بھی رکھو اور ناغہ بھی کرو۔ نماز ادا کرو اور آرام بھی کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ۔۔ ابی داؤد۔ ابواب قیام اللیل۔ ح۔ 1372۔ ض۔ 07

لوگو! اعمال میں اپنی برداشت کا خیال رکھو۔ ورنہ تم ہی اکتا جاؤ گے نہ کہ خداوند کریم! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو جاری رہے اگرچہ مختصر ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ۔۔ ابی داؤد۔ ابواب قیام اللیل۔ ح۔ 1371

حضور ﷺ مسجد میں معتکف تھے کہ بعض لوگوں کو زور زور سے قرآن پڑھتے سنا۔ حضور ﷺ نے پردہ ہٹا کر فرمایا۔

تم میں سے ہر شخص مناجات الٰہی کر رہا ہے لہذا ایک دوسرے کو خلل نہ پہنچائے اور دوسرے کی قرات یا نماز میں حارج نہ ہو۔

حضرت ابو سعید خدریؓ۔۔ ابی داؤد۔ ابواب اللیل۔ ح۔ 1334۔ ض۔ 13

www.ksars.org

برائی کا جواب برائی سے نہ دیا جائے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں کہ اگر لوگوں نے حسنِ سلوک کیا تو ہم بھی اچھا برتاؤ کریں گے اور اگر انہوں نے ظلم کیا تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ اپنے آپ کو اس بات کا خوگر بناؤ کہ اگر لوگ اچھا برتاؤ کریں تب بھی تم حسن سلوک سے پیش آؤ اور اگر وہ ظلم کی راہ پر چلیں تو تم ان کی تقلید نہ کرو۔

حضرت حذیفہؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب البر والصلہ۔ ح۔ 1836

حضرت ابوالاحوصؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر میں کسی شخص کے پاس سے گزروں اور وہ میری ضیافت و مہمانی کا حق ادا نہ کرے اور کچھ عرصہ کے بعد اس کا گزر میرے پاس سے ہو تو کیا میں اس کی مہمانی کا حق ادا کروں یا اس کی بے مروتی اور روکھے پن کا بدلہ لے لوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

نہیں بلکہ تم اس کی مہمانی کا حق ادا کرو۔

حضرت ابوالاحوصؒ ۔۔ ترمذی۔ ابواب البر والصلہ۔ ح۔ 1835۔ ض۔ 67

جو تمہارے پاس امانت رکھے اسے اس کی امانت ادا کر دو اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اس سے خیانت نہ کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب البیوع۔ ح۔ 1131

www.ksars.org

غرور و تکبر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جنت میں ایسا شخص داخل نہ ہو سکے گا جس کے دل میں ذرّہ برابر غرور و تکبر ہو گا۔

ایک آدمی نے دریافت کیا۔

انسان پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کے جوتے اچھے ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند رکھتا ہے۔ تکبر حق کے مقابلے میں اترانے اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ۔۔ مسلم۔ کتاب الایمان۔ ح۔ 265

ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

کیا میں تمہیں دوزخیوں سے باخبر نہ کر دوں؟ ہر وہ شخص جو سرکش سخت مزاج ہے، اترانے والا ہے اور اپنے آپ کو بڑا جاننے والا ہے۔

حضرت حارثہ بن وہبؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب الادب۔۔ ح۔ 6071۔ ض۔ 28

کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ کرو لیکن اس میں فضول خرچی اور تکبر کی آمیزش نہ ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب اللباس۔ باب 01

www.ksars.org

حصولِ علم

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں دو افراد کے بارے میں تذکرہ ہوا۔ ان میں ایک عالم اور دوسرے عابد تھے۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

عالم کو عابد پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تم میں سے ایک ادنیٰ فرد پر ہے۔

حضرت ابو امامہؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب العلم۔ ح۔ 2491

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حضرت انسؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب فی الایمان۔ ح۔ 224

جو شخص حصول علم کے لیے گھر سے نکلا وہ جب تک واپس نہ آئے راہ خدا میں رہتا ہے۔

حضرت انسؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب العلم۔ ح۔ 2454

جس نے علم حاصل کرنا شروع کیا اور اس کو مکمل کر لیا تو اس کو دوہرا ثواب ہے اور اگر کوئی شخص ارادہ کر کے حاصل نہ کر سکا تب بھی اس کو ثواب میں سے حصہ ملے گا۔

حضرت واثلہ بن اسقعؓ ۔۔ دارمی۔ المقدمہ۔ ح۔ 347۔ ض۔ 64

نبی کریم ﷺ نے مسجد نبوی میں دو گروہوں کو دیکھ کر فرمایا

یہ دونوں گروہ خیر پر ہیں لیکن ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر فضیلت رکھتا ہے۔ ان میں سے جو اللہ سے کچھ طلب کر رہے ہیں اور اس سے لو لگائے ہوئے ہیں ان کو اللہ چاہے تو دے دے اور چاہے تو نہ دے لیکن جو لوگ کوئی علم سیکھتے ہیں اور بے پڑھوں کو سکھاتے ہیں یہ زیادہ بہتر ہیں۔ در حقیقت مجھے بھی اللہ نے معلم بنا کر بھیجا ہے۔

www.ksars.org

اس کے بعد نبی کریم ﷺ معلمین کی جماعت میں تشریف فرما ہوئے۔
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ۔۔دارمی۔المقدمہ۔ح۔361

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
علم ہو یا دولت تم پر دونوں کے کچھ حقوق ہیں۔
حضرت کثیر بن مرہؓ۔۔دارمی۔المقدمہ۔ح۔390

قرآن کی فضیلت

تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔
حضرت عثمان غنیؓ۔۔ابی داؤد۔قراءۃ القرآن۔ح۔1455۔ض۔03

www.ksars.org

خوش اخلاقی

خوش اخلاقی پروان چڑھتی ہے جب کہ بد اخلاقی نحوست ہے۔

حضرت رافع بن خدیجؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔5148۔ض۔32

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب اور زیادہ محبوب تم میں سے وہ ہوں گے جو اخلاق میں بہتر ہیں اور مجھ سے زیادہ دور اور زیادہ ناپسندیدہ وہ ہوں گے جو تم میں سے اخلاق میں بُرے ہیں۔ جن کی زبان قینچی کی طرح چلتی ہے۔ جو منہ پُھلا پُھلا کر تکلف سے باتیں بناتے ہیں اور متکبر ہیں۔

حضرت جابرؓ۔۔ترمذی۔ابواب البر والصلہ۔ح۔1847۔ض۔27

www.ksars.org

السلام علیکم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب تم اسے کروگے تو ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ سلام کو آپس میں پھیلاؤ۔ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور سوار پیدل کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ابن ماجہ۔کتاب الادب۔ح۔3692

مسلم۔کتاب۔السلام۔ح۔5646

بے شک اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرتا ہے۔

حضرت ابوامامہؓ۔۔ترمذی۔ابواب الاستیذان والآداب۔ح۔2500

جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔ اگر دونوں کے درمیان کوئی درخت، دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو اسے سلام کرے۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔5186

جب تم کسی گھر میں داخل ہو تو اس کے رہنے والوں کو سلام کرو اور جب نکلو تو اس کے رہنے والوں کو سلام کے ساتھ چھوڑو۔

حضرت ابو قتادہؓ۔۔بحوالہ مشکوٰۃ۔کتاب الآداب۔ح۔444۔ض۔16

www.ksars.org

اعتدال و میانہ روی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

میانہ روی اختیار کرو اور ہشاش بشاش رہو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب الرقاق۔ ح۔ 6467

خرچ میں میانہ روی نصف معیشت ہے۔ لوگوں سے محبت کرنا نصف عقل ہے اور اچھی طرح سوال کرنا نصف علم ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الآداب۔ ح۔ 4844

اے لوگو! تم اپنے اوپر میانہ روی کو لازم کرلو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں اکتاتا تم ہی عمل کرنے سے اکتا جاتے ہو۔

حضرت جابرؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الزہد۔ ح۔ 4241

اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو، جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الزہد۔ ح۔ 4240

www.ksars.org

کامیابی کے اصول

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

چار چیزیں تم میں ہوں تو دنیا کی کسی چیز سے محرومی تمہارے لیے نقصان دہ نہیں۔

۱۔ امانت کی حفاظت

۲۔ راست گفتاری

۳۔ خوش خلقی

۴۔ روزی میں پاکیزگی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الرقاق۔ ح۔ 4992

تین باتیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں۔

نجات دینے والی تین باتیں یہ ہیں۔

۱۔ کھلے اور چھپے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا

۲۔ خوشی اور ناخوشی (ہر صورت میں) حق بات کہنا۔

۳۔ ناداری ہو یا خوش حالی (ہر حالت میں) اعتدال اور میانہ روی کی راہ پر چلنا

ہلاکت میں ڈالنے والی تین باتیں یہ ہیں۔

۱۔ ایسی خواہش انسان جس کا تابع اور غلام بن کر رہ جائے۔

۲۔ ایسی حرص جسے مقتدر اور پیشوا مان لیا جائے۔

۳۔ خود پسندی۔ نیز فرمایا کہ یہ بیماری ان تینوں میں زیادہ خطرناک ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الآداب۔ ح۔ 4893

www.ksars.org

منافقت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جس میں چار باتیں پائی جائیں وہ منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک بات پائی جائے تو اس میں منافقت کی ایک صفت موجود ہے یہاں تک کہ وہ اس سے باز آجائے۔

۱۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کا مرتکب ہو۔

۲۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

۳۔ جب عہد و پیمان کرے تو توڑ ڈالے۔

۴۔ جب کسی سے جھگڑا ہو تو فحش کلامی اور گالی گلوچ پر اتر آئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ۔۔ مسلم۔ کتاب الایمان۔ ح۔ 210

www.ksars.org

نرمی اور مہربانی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نرم خو اور مہربان ہے۔ نرمی اور مہربانی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی اختیار کرنے پر وہ اتنا دیتا ہے جتنا سختی اور درشت مزاجی پر نہیں دیتا۔ کسی اور چیز پر اتنا نہیں دیتا۔ جس قدر نرمی اختیار کرنے پر عطا کرتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ مسلم۔ کتاب البر والصلہ۔ ح۔ 6601

تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ پائی جائیں اللہ اس کی موت کو آسان بنا دیتا ہے اور اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔

۱۔ کمزوروں سے نرمی

۲۔ والدین سے محبت و شفقت

۳۔ خادموں سے حسن سلوک

حضرت جابرؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب صفۃ القیامۃ۔ ح۔ 2308

مومن سراپا محبت و الفت ہے۔ اس شخص میں کوئی خیر نہیں جو نہ تو خود کسی سے الفت رکھتا ہو اور نہ کوئی اس سے مانوس ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الآداب۔ ح 4776

اللہ تعالیٰ اُس انسان پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور فیاضی سے کام لیتا ہے۔

حضرت جابرؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2076

www.ksars.org

رشتہ داری شاخ ہے اور جو اس شاخ سے ملے میں اُس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب الادب۔ ح۔ 5989

جو شخص چاہے کہ اللہ اس کا رزق وافر کر دے اور اس کی عمر زیادہ ہو تو اسے چاہیئے کہ رشتے داروں سے محبت رکھے۔

حضرت انسؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2067

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

کیا میں تم کو وہ شخص نہ بتلاؤں جو دوزخ کی آگ پر حرام ہو یا وہ شخص کہ اس پر حرام ہو آگ؟ یہ وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ آہستہ مزاج، نرم طبیعت اور نرم خوئی سے پیش آئے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب صفۃ القیامۃ۔ ح۔ 2303

www.ksars.org

غصہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

بہادر (پہلوان) وہ نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر (پہلوان) وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ مسلم۔ابواب البر والصلہ۔ح۔ 6643

غصہ شیطان سے پیدا ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔اگر تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو اسے وضو کر لینا چاہیئے۔

حضرت عطیہ بن عروہ سعدیؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔ 4777۔ض۔ 48

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے وصیت فرمایئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

غصہ مت کر۔ یہ بات اس نے کئی مرتبہ عرض کی اور ہر مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا غصہ مت کر

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ ترمذی۔ابواب البر والصلہ۔ح۔ 1849

www.ksars.org

معافی ودر گزر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ عفو اور در گزر کرنے والے آدمی کی عزت بڑھاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ مسلم۔۔ کتاب البر والصلہ۔ ح۔ 6592

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ سے عرض گزار ہوئے۔

اے میرے رب! تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک سب سے معزز کون ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

جو قدرت رکھتے ہوئے بھی معاف کر دے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الآداب۔ ح۔ 4891

www.ksars.org

خدمتِ خلق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ اللہ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اللہ کی عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔

حضرت انسؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الآداب۔ ح۔ 4779

جو شخص اپنے کسی بھائی کی حاجت براری میں مصروف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتیں پوری کرتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔۔ بخاری۔ کتاب المظالم۔ ح۔ 2442

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

محتاج و نادار لوگوں کی مدد کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں سرگرمی دکھا رہا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب النفقات۔ ح۔ 5353

www.ksars.org

کمزوروں کا تحفظ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاکیزگی نہیں بخشتا جس کے ماحول میں ناتوانوں اور کمزوروں کو ان کا حق نہ دلوادیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2873

حضرت مصعب بن سعدؓ بتاتے ہیں کہ حضرت سعدؓ خیال کرتے تھے کہ انہیں اپنے سے کمتر لوگوں پر برتری حاصل ہے۔ ایک روز حضور اکرم ﷺ نے ان کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا۔

تمہیں ضعیفوں اور کمزوروں کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور روزی ملتی ہے۔

حضرت مصعب بن سعدؓ۔۔ بخاری۔ کتاب الجہاد۔ ح۔ 2896۔ ض۔ 74

ایک سیاہ فام غریب شخص مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا تو صحابہ نے اس کی تدفین کر دی۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اسے موجود نہ پایا تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا۔

لوگوں نے کہا کہ وہ تو فوت ہو گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

مجھے اطلاع کیوں نہیں دی؟

راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے اس کے انتقال کو ایک معمولی واقعہ سمجھتے ہوئے آپ ﷺ کو اطلاع نہ دی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

مجھے اس کی قبر بتلاؤ، لوگوں نے قبر بتلائی۔ آپ ﷺ نے قبر پر پہنچ کر اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ مسلم۔ کتاب الجنائز۔ ح۔ 2215

www.ksars.org

ظالم کی مدد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔

ایک آدمی نے دریافت کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ! مظلوم ہونے کی حالت میں تو اس کی مدد کر سکتا ہوں لیکن جب وہ ظالم ہو تب اس کی مدد کیسے کر سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

تمہارا اس کو ظلم سے روک دینا ہی اس کی مدد ہے۔

حضرت انسؓ۔۔ بخاری۔ کتاب المظالم۔ ح۔ 2444

www.ksars.org

سخاوت و کنجوسی

کنجوسی اور ایمان، دونوں چیزیں بیک وقت ایک مومن بندے کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ نسائی۔ کتاب الجہاد۔ ح۔ 3115

سخی آدمی اللہ کے قریب ہوتا ہے، جنت سے بھی قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے البتہ جہنم سے دور ہوتا ہے۔ اس کے بر خلاف بخیل آدمی اللہ سے دور ہوتا ہے، جنت سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دور ہوتا ہے البتہ جہنم کے نزدیک ہوتا ہے اور کنجوس عبادت گزار کی نسبت جاہل سخی اللہ کو زیادہ محبوب ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ ترمذی۔ ابواب البر والصلہ۔ ح۔ 1791

www.ksars.org

تواضع اور انکساری

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

یقیناً اللہ نے مجھے وحی کی ہے کہ تواضع اختیار کی جائے، مجھے یہاں تک حکم دیا گیا ہے کہ کوئی کسی پر فخر نہ جتائے، اور نہ کوئی دوسرے پر زیادتی کرے۔

حضرت عیاض بن حمادؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ ح۔ 4884۔ ض۔ 55

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک روز منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! تواضع، انکساری اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

جو اللہ کے لیے جھکتا ہے اللہ اسے بلند کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے حالانکہ وہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہے اور جس نے تکبر کیا اسے اللہ تعالیٰ گرا دیتا ہے، تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں چھوٹا ہے حالانکہ وہ اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نظروں میں کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الآداب۔ ح۔ 4890

www.ksars.org

غریبوں اور ناداروں سے حسن سلوک

ایک روز رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ اس اثناء میں ایک شخص سامنے سے گزرا۔

حضور ﷺ نے دریافت کیا۔

اس کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟

عرض کیا گیا

یہ امراء کے طبقہ سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر یہ رشتہ چاہے تو کیا جائے اور اگر یہ کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔

رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ کچھ دیر بعد ایک اور شخص اس راہ سے گزرا۔

حضور ﷺ نے استفسار فرمایا۔

اور اس کی نسبت کیا کہتے ہو؟

جواب میں عرض کیا گیا۔

یا رسول اللہ ﷺ! یہ فقرائے مہاجرین میں سے ایک ہے اور اس لائق ہے کہ اگر کوئی رشتہ چاہے تو واپس کر دیا جائے اور اگر سفارش کرے تو رد کر دی جائے اور اگر کچھ کہنا چاہے تو نہ سنا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

تمام روئے زمین میں اگر اس امیر جیسے آدمی ہوں تب بھی ان سب سے یہ ایک غریب بہتر ہے۔

حضرت سہل بن سعدؓ۔۔ بخاری۔ کتاب الرقاق۔ ح۔ 6447۔ ض۔ 38

www.ksars.org

حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کو ایک دعا مانگتے دیکھا کرتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے حضور ﷺ سے پوچھا۔

یا رسول اللہ ﷺ! آپ یہ دعا کیوں مانگتے ہیں کہ دنیا میں مجھے غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ رکھ۔ انہی کے ساتھ میرا خاتمہ ہو اور قیامت کے دن غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ ہی مجھے اُٹھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔

اس لیے کہ یہ دولت مندوں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

اے عائشہؓ! کبھی کسی غریب مسکین کو اپنے دروازے سے نامراد نہ پھیرنا۔ اسے کچھ ضرور دے دینا خواہ چھوارے کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

اے عائشہؓ! غریبوں سے محبت رکھو۔ انہیں اپنے قریب کر لو۔ ایسا کرنے سے اللہ بھی تمہیں اپنے قریب کر لے گا۔

حضرت عائشہؓ۔۔ ترمذی۔ ابواب الزہد۔ ح۔ 2169

بدترین کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں خوش حال لوگوں کو بلایا جائے اور ناداروں کو چھوڑ دیا جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب النکاح۔ ح۔ 5177

www.ksars.org

والدین کے حقوق

رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا۔

یا رسول اللہ ﷺ! میرے حسنِ سلوک کا میرے گھر والوں میں سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

تیری ماں

اس شخص نے پھر پوچھا پھر کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

تیری ماں

اس شخص نے پھر تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

تیری ماں

جب اس شخص نے چوتھی مرتبہ یہی سوال پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا

پھر تیرا باپ (تیرے حسنِ سلوک کا زیادہ حق دار ہے)۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب الادب۔ ح۔ 5971

حضور ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام کیا ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب الادب۔ ح۔ 5975۔ ض۔ 59

نبی کریم ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے بارے میں پوچھا گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

ا۔ اللہ کے ساتھ شرک

www.ksars.org

۲۔ والدین کی نا فرمانی
۳۔ کسی کا نا حق قتل
۴۔ اور جھوٹی گواہی

حضرت انسؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب الادب۔ ح۔ 5877

اعمال میں بہترین کام نماز کا بر وقت ادا کرنا۔ والدین سے حسنِ سلوک اور اللہ کی راہ میں جہاد ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ۔۔ مسلم۔ کتاب الایمان۔ ح۔ 253

بلا شبہ سب سے زیادہ پاکیزہ رزق وہ ہے جو آدمی خود اپنی محنت سے کما کر کھائے اور اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہی ہے لہذا تم اولاد کے مال میں سے کھا سکتے ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 3524

ایک آدمی نے پوچھا۔

یا رسول اللہ ﷺ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

یہ دونوں تمہاری جنت یا جہنم (کا باعث) ہیں۔

حضرت ابو امامہؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الادب۔ ح۔ 3662

ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس آکر دریافت کیا میرے پاس دولت بھی ہے اور اولاد بھی اور میرے ماں باپ کو بھی میرے مال کی ضرورت ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ ”تم بھی والد کے ہو اور تمہارا مال بھی والد کے لیے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 3526

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

www.ksars.org

جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین قسم کے اعمال باقی رہ جاتے ہیں۔

۱۔ صدقہ جاریہ (یعنی صدقہ و خیرات کی ایسی عام شکل جس سے لوگ طویل مدت تک فائدہ اُٹھاتے رہیں)

۲۔ ایسا علم جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا رہے۔

۳۔ ایسی نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ مسلم۔ کتاب الوصیہ۔ ح۔ 4223

جب اللہ تعالیٰ نیک بندے کے درجات کو جنت میں بلند فرماتا ہے تو یہ بندہ کہتا ہے یہ درجہ مجھے کس طرح مل گیا تو رب کریم فرماتا ہے کہ تجھے یہ منزلت تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے ملی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الادب۔ ح۔ 3660۔

www.ksars.org

میاں بیوی کے حقوق

تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ امیر (اپنی جگہ) ذمہ دار ہے۔ مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے۔ بیوی اپنے خاوند کے گھر اور اولاد کی ذمہ دار ہے۔ غرض یہ کہ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔۔ بخاری۔ کتاب ا لنکاح۔ ح۔ 5200

دنیا ساری کی ساری متاع (فائدہ اُٹھانے کا سامان) ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک کردار خاتون ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔۔ مسلم۔ کتاب الرضاع۔ ح۔ 3649

رسول اللہ ﷺ نے شادی کی مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔ تم دونوں پر اپنی برکتوں کی بارش نازل فرمائے اور تم دونوں کا ربط و تعلق خیر اور بھلائی کے ساتھ ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ ترمذی۔ ابواب ا لنکاح۔ ح۔ 968

نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا بہترین عورت کون سی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

وہ جس کو اُس کا شوہر دیکھے تو خوش ہو جائے اور جب وہ حکم دے تو بجا لائے اور خود اس کی ذات اور اپنے مال کے بارے میں شوہر جس بات کو نا پسند کرے اس کی مخالفت نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ نسائی۔ کتاب ا لنکاح۔ ح۔ 3236

www.ksars.org

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے نیز اپنی عصمت کو محفوظ رکھے اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی رہے تو اسے کہا جائے گا جنت کے جس دروازے سے تیری مرضی ہو داخل ہو جا۔

حضرت انسؓ ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب النکاح۔ ح۔ 3115

حضرت حکیم بن معاویہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ﷺ! بیوی کا شوہر پر کیا حق ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ۔ جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ۔ اس کے چہرے پر نہ مارو اور اس کی فضیحت نہ کرو اور اگر اس سے (برائے تنبیہ) علیحدگی اختیار کرنی پڑے تو یہ کہ گھر کے اندر ہی ہو (یعنی خفا ہو کر گھر نہ چھوڑا جائے یا اسے گھر سے نہ نکالا جائے)

حضرت حکیم بن معاویہ عن ابیہؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب النکاح۔ ح۔ 2142۔ ض۔ 70

آپ ﷺ نے فرمایا۔

عورتوں کے ساتھ عمدہ (دانشمندانہ اور رحیمانہ) سلوک کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب الرضاع۔ ح۔ 1033

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھیں۔ میں نے آپ ﷺ سے دوڑ میں مقابلہ کیا میں پیادہ پا آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی۔ (لیکن کچھ عرصہ بعد) جب میرا بدن بھاری ہو گیا تو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی تو آپ ﷺ سبقت لے گئے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا یہ پہلی سبقت کا بدلہ ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب الجہاد۔ ح۔ 2578

www.ksars.org

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔ میری سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ جب آپ ﷺ تشریف لاتے تو وہ چھپ جاتیں۔ آپ ﷺ ان کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر میرے پاس بھیجتے تاکہ وہ میرے ساتھ کھیل سکیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ الادب المفرد۔ باب۔ 172۔ح۔368

www.ksars.org

اولاد کے حقوق

والد کی طرف سے اولاد کو سب سے بہتر عطیہ اس کی اچھی تربیت ہے۔

حضرت سعید بن عاصؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب البر والصلہ۔ ح۔ 1782۔ ض۔ 36

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اپنی اولاد کے درمیان انصاف کیا کرو۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ ۔۔ مسلم کتاب الھبات۔ ح۔ 4181۔ ض 63

تم لوگ اپنی اولاد کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کرو اور ان کو اچھی تربیت دو۔

حضرت انسؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الادب۔ ح۔ 3671

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال پر میرے شدید درد کی وجہ سے عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا۔

میرا درد جس حد کو پہنچ چکا ہے وہ آپ ﷺ دیکھ ہی رہے ہیں۔ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک ہی بیٹی ہو سکتی ہے۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر سکتا ہوں؟

آپ ﷺ نے جواب دیا

نہیں۔

میں نے کہا

آدھا؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

نہیں

www.ksars.org

میں نے عرض کیا اچھا ایک تہائی؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

ہاں ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت ہے۔ اس لیے کہ تمہارا اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ کر مرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے دستِ سوال دراز کرتے پھریں۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔۔ مسلم۔ کتاب الوصیہ۔ ح۔ 4209۔ ض۔ 34

www.ksars.org

لڑکیوں کے حقوق

جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی اور ان کی پرورش کے سلسلے میں دکھ و تکلیف پر صبر کیا اور انہیں اپنے مال میں سے کپڑے پہنائے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے دوزخ سے نجات کا ذریعہ بن جائیں گی۔

حضرت عامر بن عقبہؓ ۔۔ الادب المفرد۔ باب۔ 41۔ ح۔ 76

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جب کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہاں فرشتے بھیجتا ہے جو کہتے ہیں اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ وہ لڑکی کو اپنے پروں کے سایہ میں لے لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں۔

یہ ایک ناتواں جان ہے جو ایک ناتواں کمزور جان سے پیدا ہوئی ہے جو اس بچی کی پرورش کرے گا قیامت تک اللہ کی مدد اس کے شاملِ حال رہے گی۔

حضرت نبیط بن شریطؓ ۔۔ طبرانی الصغیر۔ 1/61۔ ح۔ 70۔ ض 62

جو شخص لڑکیوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذرا بھی آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو یہ لڑکیاں اس کے لیے دوزخ سے نجات کا ذریعہ بنیں گی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ ح۔ 1418

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بتایا کہ انہوں نے بولنے اور گفتگو کرنے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فاطمہؓ سے بڑھ کر مشابہت رکھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ جب وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ ﷺ اپنی بیٹی کے لیے کھڑے ہو جاتے، اُن کا ہاتھ پکڑتے، اُسے بوسہ دیتے اور اپنے بیٹھنے

www.ksars.org

کی جگہ پر انہیں بٹھاتے۔ جب آپ ﷺ اُن کے پاس تشریف لے جاتے تو وہ آپ ﷺ کے لیے کھڑی ہو جاتیں۔ آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر اسے بوسہ دیتیں اور آپ ﷺ کو اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ ح۔ 5203

www.ksars.org

بیٹااور بیٹی برابر ہیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس شخص کی بیٹی ہو اور وہ نہ تو اسے زندہ درگور کرے اور نہ اس کے ساتھ حقارت آمیز سلوک کرے اور نہ اُس لڑکی پر اپنے لڑکے کو ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ۔۔ابی داؤد۔ابواب النوم۔ح۔5132

اولاد سے محبت

رسول اللہ ﷺ نے اقرع بن حابس تمیمیؓ کی موجودگی میں حسن بن علیؓ کو پیار کیا۔ اس پر اقرعؓ نے کہا۔

میرے دس لڑکے ہیں لیکن میں نے کبھی انہیں پیار نہیں کیا۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا۔

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ترمذی۔ابواب البروالصلہ۔ح۔1743

رسول اللہ ﷺ کی طرف حسنؓ اور حسینؓ دوڑے تو نبی کریم ﷺ نے اُنہیں اپنے سینے سے لگا لیا۔

حضرت یعلی بن مرہؓ۔۔ادب المفرد۔باب 170۔ح۔364۔

www.ksars.org

اچھے نام

تم لوگوں کو قیامت کے روز تمہارے اور تمہارے آباء کے نام سے بلایا جائے گا اس لیے اپنے نام اچھے رکھو۔

حضرت ابو درداءؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ ح۔ 4936۔ ض۔ 12

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ ایک اونٹنی کو دیکھ کر فرمایا۔

اس اونٹنی کا دودھ کون دوہے گا؟

ایک شخص اُٹھا تو نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے کہا مرہ (کڑوی چیز)

آپ ﷺ نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ۔

پھر فرمایا اسے کون دوہے گا؟

ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے عرض کیا حرب (جنگ) آپ ﷺ نے فرمایا تم بھی بیٹھ جاؤ۔

پھر دریافت فرمایا تو تیسرا شخص اُٹھا۔ فرمایا۔ تمہارا نام کیا ہے؟

اس نے عرض کیا۔

یعیش (خوشحال زندگی گزارنے والا)

آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تم دودھ دوہو۔

حضرت یحییٰ بن سعیدؓ ۔۔ موطاء امام مالک۔ ح۔ 199۔ کتاب الجامع۔ ض۔ 76

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

www.ksars.org

انبیاء کے نام پر نام رکھا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں اور صادق ترین نام حارث اور ہمام ہیں اور سب سے زیادہ برے نام حرب اور مرہ ہیں۔

حضرت ابووہب جشمیؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔4938۔ض۔18

حضرت ابواسیدؓ اپنے بیٹے کی پیدائش پر انہیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ابواسیدؓ کے نوزائیدہ بیٹے کو اپنے زانو پر لٹالیا اور فرمایا اس کا نام کیا ہے؟

ابواسیدؓ نے عرض کیا فلاں نام ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

نہیں۔اس کا نام منذر ہے۔

اس کے بعد ابواسیدؓ نے بچہ کا نام منذر رکھ دیا۔

حضرت سہل بن سعدؓ۔۔بخاری۔کتاب الادب۔ح۔6191

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ قبیح (بے معنوں یا برے معنوں والے) ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ۔۔ترمذی۔ابواب الاداب۔ح۔2638

حضرت عمرؓ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا۔رسول اللہ ﷺ نے یہ نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔۔ترمذی۔ابواب الادب۔ح۔2637

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے کہ ایک آدمی نے کہا۔اے ابوالقاسم! نبی کریم ﷺ اُس کی طرف متوجہ ہوئے تو اُس نے کہا۔میں نے تو یہ آواز کسی اور کو دی تھی۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

www.ksars.org

حضرت انسؓ ۔۔ مسلم۔ کتاب الاداب۔ح۔5586

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا۔

تمہارا نام کیا ہے؟

اس شخص نے عرض کیا۔

اصرم (بے آب۔ بنجر)

آپ ﷺ نے فرمایا۔

تم زُرعہ (سرسبز) ہو۔

حضرت بشیر بن میمون عن عمہؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب الادب۔ح۔4942۔ض۔69

www.ksars.org

وراثت کا تحفظ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جو شخص اپنے وارث کو وراثت سے محروم کر دے گا اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت جنت کی میراث سے محروم کر دے گا۔

حضرت انسؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الوصایا۔ ح۔ 2703

میراث اُس کے حق داروں کو پہنچا دو اور جو کچھ باقی بچے وہ سب سے زیادہ قریبی مرد عزیز کا حصہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الفرائض۔ ح۔ 2740

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قاتل میراث نہیں پاتا۔

حضرت ابو ہریرہؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الفرائض۔ ح۔ 2735

تمہارا اپنے وارثوں کو خوشحال چھوڑ کر مرنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ اُنہیں محتاج چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے دستِ سوال دراز کرتے پھریں۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ۔۔ مسلم۔ کتاب الوصیہ۔ ح۔ 4209

www.ksars.org

پڑوسیوں کے حقوق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ کی قسم ہر گز ایمان دار نہ ہو گا۔ اللہ کی قسم ہر گز ایماندار نہ ہو گا۔ اللہ کی قسم ہر گز ایماندار نہ ہو گا۔

عرض کی گئی۔ یا رسول اللہ ﷺ! کون؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

وہ شخص جس کا ہمسایہ اُس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب الادب۔ ح۔ 6016

جب تم شوربہ پکاؤ تو اِس میں پانی زیادہ ڈال دو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ۔۔ مسلم۔ کتاب البر والصلہ۔ ح۔ 6688۔ ض 20

وہ شخص مومن نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الآداب۔ ح۔ 4772

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔

یا رسول اللہ ﷺ! میرے دو ہمسائے ہیں اُن میں سے کسے ہدیہ بھیجوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

جس کا دروازہ قریب تر ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب الادب۔ ح۔ 6020

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

www.ksars.org

مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کی تحقیر نہ کرے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب الادب۔ ح۔ 6017

www.ksars.org

دوست

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ دوستی قائم کرنے سے پہلے تمہیں دیکھ لینا چاہیئے کہ تم کس سے دوستی کر رہے ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔4826

نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال مشک عنبر والے کی اور لوہار کی بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے۔ مشک عنبر والا یا تو تمہیں کچھ دے گا یا تم اس سے کچھ خرید لو گے یا (کم از کم) تم اس کے ہاں خوشبو سونگھ لو گے (لیکن) بھٹی دھونکنے والا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تم اس کے ہاں دماغ کو سڑا دینے والی بدبو پاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ۔۔ مسلم۔کتاب البر والصلہ۔ح۔6692ض۔17

جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت رکھتا ہو تو اُسے چاہیئے کہ اُس کو بتلادے کہ وہ اُسے محبوب رکھتا ہے۔

حضرت مقدام بن معدیکربؓ۔۔ ترمذی۔ابواب الزہد۔ح۔2208۔ض۔60

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ بے تعلقی اختیار کرے (حالت یہ ہو) کہ جب دونوں کی مڈ بھیڑ ہو تو ایک اُدھر منہ پھیر لے اور دوسرا کسی اور طرف۔ دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔4900۔ض۔11

www.ksars.org

آپس میں تحفوں کا تبادلہ کیا کرو۔ تحفہ کینے کو دور کرتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ ترمذی۔ابواب الوصایا۔ح۔1955

تحفہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اُس کتے کی ہے جو قے کر کے چاٹ لیتا ہے۔اِس بارے میں اِس سے بدتر مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ۔۔ بخاری۔کتاب الھبہ۔ح۔2622

www.ksars.org

آدابِ مجلس

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

جب تم تین ہو تو تم میں سے دو تیسرے سے الگ ہو کر بات نہ کریں کیونکہ اُسے یہ چیز رنج پہنچائے گی۔ ہم نے عرض کیا اگر چار ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا تب کچھ حرج نہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔45-4844

کسی شخص کے لیے دو آدمیوں کے درمیان بغیر اُن کی اجازت کے بیٹھنا صحیح نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ۔۔الادب المفرد۔باب۔539۔ح۔1142

رسول اللہ ﷺ نے بیرونی چبوتروں پر بیٹھنے سے منع فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ گھروں میں بیٹھنا بڑا بار ہوتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔

اگر بیرونی چبوتروں پر بیٹھو تو اس کا حق ادا کرو۔

لوگوں نے عرض کیا۔اس کا کیا حق ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

راستہ پوچھنے والوں کو راستہ بتانا، سلام کا جواب دینا، نظریں نیچی رکھنا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بُری باتوں سے روکنا۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔الادب المفرد۔باب۔544۔ح۔1149

مجلسوں میں سے اچھی جگہ وہ ہے جو زیادہ وسعت والی ہو۔

حضرت ابوسعید خدریؓ۔۔الادب المفرد۔باب۔533۔ح 1136

www.ksars.org

آدابِ طعام

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاؤ اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

حضرت عمرو بن ابی سلمہؓ۔۔ ترمذی۔ابواب الاطعمہ۔ح۔1690۔ض۔51

جب دسترخوان بچھایا جائے تو کوئی شخص اُس پر سے اُس وقت تک نہ اُٹھے جب تک کہ دسترخوان نہ اُٹھا لیا جائے۔ اگر کسی کا پیٹ بھر بھی گیا ہو تو وہ اُس وقت تک کھانے سے ہاتھ نہ اُٹھائے جب تک کہ سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں۔ اگر کوئی اپنے ساتھیوں کو کھانا کھاتے ہوئے چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو معذرت کر لے کیونکہ اُس کا سب سے پہلے کھانے سے ہاتھ روک لینا اور کھڑے ہو جانا ساتھیوں کے لیے شرمندگی اور خجالت کا باعث بنتا ہے۔ ممکن ہے کسی کو ابھی کھانے کی طلب ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔۔ ابنِ ماجہ۔کتاب الاطعمہ۔ح۔3295

لوگو! مل کر کھانا کھایا کرو کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ۔۔ ابن ماجہ۔کتاب الاطعمہ۔ح۔3287

حضرت انسؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اطمینان کے ساتھ اور ٹھہر ٹھہر کر پانی نوش فرماتے تھے اور اس دوران تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

حضرت انسؓ۔۔ بخاری۔کتاب الاشربۃ۔ح۔5631

تین سانس میں پانی زیادہ سیراب کرنے والا زیادہ صحت بخش اور زود ہضم ہے۔

حضرت انسؓ۔۔ مسلم۔کتاب الاشربۃ۔ح۔5287

www.ksars.org

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔
حضرت انسؓ ۔۔ مسلم۔کتاب الاشربۃ۔ح۔5274

جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے
اے اللہ ! اِس کھانے میں برکت عطا کر اور اس سے بہتر کھلا
اور دودھ پیے تو کہے اے اللہ ! اِس میں برکت عطا فرما اور اس سے زیادہ پہنچا
حضرت عبداللہ ابن عباسؓ ۔۔ ابی داؤد۔کتاب الاشربۃ۔ح۔3727

مہمان نوازی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
جو شخص اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔
حضرت ابو ہریرہؓ ۔۔ بخاری۔کتاب الادب۔ح۔6018

جو شخص اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ مہمان نوازی میں پہلا دن پُر تکلف دعوت کا ہے۔ مہمان نوازی تین دن تک ہے۔ اس کے بعد جو کچھ ہے وہ صدقہ ہے۔ کسی مہمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ وہ تنگ آجائے۔
حضرت ابو شریح کعبیؓ ۔۔ ابی داؤد۔کتاب الاطعمہ۔ح۔3743۔ض 21

www.ksars.org

غیبت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟

صحابہ نے جواب دیا

اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ باخبر ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا

تمہارا اپنے بھائی کے بارے میں ایسی باتیں بیان کرنا جنہیں وہ ناپسند رکھتا ہے غیبت ہے

سوال کیا گیا

اگر واقعی کوئی عیب موجود ہو اور اُس کا اظہار کیا جائے تو کیا یہ بھی غیبت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

ہاں! اگر کسی واقعی عیب کو بیان کیا جائے تو یہ غیبت ہے اور اگر یہ عیب موجود نہیں ہے تو پھر اس قسم کا طرزِ بہتان تراشی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ مسلم۔کتاب البر والصلہ۔ح۔ 6593

www.ksars.org

حسد کینہ اور عیب جوئی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

تم میں (غیر محسوس طور پر) پہلی قوموں کی بیماری سرایت کر گئی ہے (یعنی) کینہ اور حسد۔

پھر فرمایا۔

کینہ اور حسد کی بیماری ہی مونڈنے والی ہے۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈ کر رکھ دیتی ہے۔

حضرت زبیر بن عوامؓ۔۔ ترمذی۔ابواب صفۃ القیامۃ۔ح۔2323ض۔33

بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی جھوٹی بات ہے اور ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو۔ چھپ کر باتیں نہ سنو۔ برتری نہ جتاؤ۔ حسد نہ کرو۔ عداوت نہ رکھو اور پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ اور فساد برپا نہ کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ مسلم۔کتاب البر والصلہ۔ح۔6536

بحوالہ مشکوٰۃ۔کتاب الآداب۔ح۔4806

حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔4892

رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:

”اے گروہ! جو اپنی زبان سے اسلام لے آیا اور اسلام اس کے دل تک نہیں پہنچا تم مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ اور نہ انہیں شرمسار کرو اور نہ ان کے پوشیدہ عیب تلاش کرو۔ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرے گا تو اللہ اس کے عیب ظاہر کرے گا اور اسے ذلیل کر دے گا خواہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ ہو۔“

www.ksars.org

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ۔۔ ترمذی۔ ابواب البر والصلہ۔ ح۔ 1861

www.ksars.org

روزگار اور تجارت

حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ

"سب سے زیادہ پاک و حلال کمائی کون سی ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"آدمی کا اپنے ہاتھوں سے کام کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں برّ (تقویٰ) ہو یعنی جائز ہو۔

(حضرت رافع بن خُدَیجؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2663۔ ض۔ 31)

"جب اللہ تعالیٰ تمہارے رزق کا کہیں سامان کر دے تو اس کو نہ چھوڑو جب تک کہ اُس میں کوئی رکاوٹ نہ آئے یا نقصان نہ ہونے لگے۔"

(حضرت عائشہ صدیقہؓ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب التجارۃ۔ ح۔ 2148)

"قیامت کے دن سچے اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوں گے۔"

(حضرت ابو سعید خدریؓ۔۔ ترمذی۔ ابواب البیوع۔ ح۔ 1079)

"فرض عبادات کے بعد حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے۔"

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2661

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں کھانے اور حلف اُٹھانے سے پرہیز کرو، اس لیے کہ یہ حلف بازی (پہلے پہل) کاروبار چلا دیتی ہے اور پھر (برکت کو) مٹا ڈالتی ہے۔"

(حضرت ابو قتادہؓ۔۔ مسلم۔ کتاب المساقاۃ۔ ح۔ 4126)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

www.ksars.org

”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جب کوئی اِس بات کی پرواہ نہ کرے گا کہ اُس نے جو مال حاصل کیا وہ حلال ہے یا حرام۔“

(حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2083

سرکارِ اقدس ﷺ نے فرمایا:

”جس بدن کو حرام غذا دی گئی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

(حضرت ابو بکر صدیقؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2667۔ ض۔ 01)

رازداری

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اپنی ضروریات کے حصول میں کامیابی کے لیے رازداری سے مدد لو کیونکہ ہر صاحب نعمت محسود ہے یعنی وہ حسد یا رقابت کا نشانہ بن سکتا ہے۔“

(حضرت معاذ بن جبلؓ۔۔ طبرانی الصغیر۔ 2/292۔ ح۔ 1186۔ ض۔ 56)

www.ksars.org

کاروباری معاملات

رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اُس ڈھیر کے اندر ڈال دیا۔ آپ ﷺ کی انگلیوں نے تری اور گیلا پن محسوس کیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

اے غلہ والے! یہ کیا معاملہ ہے؟

اس نے جواب دیا۔

"اس ڈھیر پر بارش پڑ گئی تھی۔"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"تم نے بھیگے ہوئے غلہ کو اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

"جو دھوکہ دے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔"

(حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ مسلم۔ کتاب الایمان۔ ح۔ 284)

"جو شخص عیب دار چیز بیچے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کر دے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہے گا اور فرشتے اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔"

(حضرت واثلہ بن اسقعؓ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب التجارۃ۔ ح۔ 2247)

"کوئی اپنے بھائی کی بیع (خریدنا) پر بیع نہ کرے اور اپنے بھائی کے پیام پہ پیام نہ دے مگر اس کی اجازت سے۔"

(حضرت عبداللہ بن عمرؓ۔۔ مسلم۔ کتاب النکاح۔ ح۔ 3455)

www.ksars.org

”ناجش (خریدار کو فریب دینے کے لیے اپنے ایجنٹوں سے بولی زیادہ دلوانے والا) سود خور اور خائن کے شمار میں ہے۔ یہ ناجائز دھوکہ ہے۔“

(حضرت ابن ابی اوفیؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب البیوع۔ باب۔ 60۔ ض۔ 09)

حکیم بن حزام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔

”یا رسول اللہ ﷺ! ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے ایک چیز خریدنے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے، اور وہ چیز میرے پاس موجود نہیں ہوتی تو وہ چیز اس کے لیے میں بازار سے خریدتا ہوں۔ (کیا یہ درست ہے؟)“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”وہ چیز جو تیرے پاس موجود نہیں ہے اُسے فروخت نہ کر۔“

(حضرت حکیم بن حزامؓ ۔۔ نسائی۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 4620۔ ض۔ 30)

www.ksars.org

چوری کا مال

حضرت میمونہ بنت سعدؓ نے پوچھا کہ

"یارسول اللہ ﷺ! چوری کے مال کے متعلق کیا ارشاد ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"جو شخص چوری کا مال کھائے اور اُسے یہ علم ہو کہ یہ مال چوری کا ہے تو وہ اس چوری میں شریک ہے۔"

(حضرت میمونہ بنت سعدؓ۔۔ طبرانی الکبیر۔ 25/35۔ح۔ 61۔ض۔ 61)

توکل

ایک آدمی نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔"اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اونٹ باندھ کر توکل اختیار کروں یا اُسے چھوڑ کر؟"آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اُسے باندھ لے اور پھر اللہ پر توکل کر۔"

(حضرت انسؓ۔۔ ترمذی۔ابواب صفۃ القیامۃ۔ح۔ 2330)

"اگر تم اللہ پر اس طرح توکل کرو جس طرح کہ توکل کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو ایسے روزی دے گا جیسے پرندوں کو روزی دی جاتی ہے۔ پرندے صبح سویرے خالی پیٹ (اپنے آشیانوں سے) نکلتے ہیں اور شام کو آسودہ ہو کر پلٹتے ہیں۔"

(حضرت عمر فاروقؓ۔۔ ترمذی۔ابواب الزہد۔ح۔ 2161)

www.ksars.org

ذخیرہ اندوزی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"تاجر کو روزی دی جاتی اور ذخیرہ اندوز پر لعنت کی جاتی ہے۔"

(حضرت عمر فاروقؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب التجارۃ۔ ح۔ 2153)

"جو شخص اِس غرض سے غلہ جمع کر کے روک لے کہ نرخ بڑھنے پر بیچے گا تو وہ خطاکار ہے۔"

(حضرت معمر بن عبداللہؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب البیوع۔ ح۔ 1134۔ ض۔ 58)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطاکار ہے۔"

(حضرت معمر بن عبداللہؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب التجارۃ۔ ح۔ 2154)

"ذخیرہ اندوز بُرا آدمی ہے کہ بھاؤ سستا ہو جائے تو غمگیں ہوتا ہے اور مہنگائی ہو جائے تو خوش ہوتا ہے۔"

(حضرت معاذ بن جبلؓ ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2772)

www.ksars.org

قرض کی ادائیگی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"دھاگہ اور سوئی (تک) ادا کر دو اور خیانت سے بچو اس لیے کہ یہ خیانت قیامت کے دن عار اور ندامت کا باعث ہو گی۔"

(حضرت عبادہ بن صامتؓ۔۔ابن ماجہ۔کتاب الجہاد۔ح۔2850۔ض۔40)

"جو شخص اِس نیت سے مال (قرض) لے کہ وہ اُسے ادا کرے گا تو اللہ اُس سے ادا کرا دے گا اور جو اِس نیت سے لے کہ خُرد بُرد کر لے تو اللہ اُسے بھی خُرد بُرد کر دے گا۔"

(حضرت ابوہریرہؓ۔۔بخاری۔کتاب المساقاۃ۔ح۔2387)

"خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا اور کان کھول کر سن لو کہ کسی شخص کا مال تمہارے لئے حلال نہیں ہو سکتا مگر وہ خوش دلی سے راضی ہو جائے۔

(حضرت ابو حرہ رقاشیؓ۔۔بحوالہ مشکوٰۃ کتاب البیوع۔ح۔2818۔ض۔68

ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے قرض کی واپسی کا تقاضا کیا اور تلخ کلامی کی۔ آپ ﷺ کے اصحاب اُس پر بہت برہم ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"جانے دو کیونکہ حق دار کو بولنے کا حق ہے۔ اُس کے لیے ایک اونٹ خرید دو اور اُسے دے دو۔ صحابہ کرام کو اُس شخص کے لیے اُس کے اونٹ جیسا اونٹ نہیں ملا البتہ اُس سے بہتر اونٹ مل رہا تھا۔ اِس پر صحابہ کرام نے حضور ﷺ کو صورتِ حال بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

"وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں اچھا آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہے۔"۔

(حضرت ابوہریرہؓ۔۔بخاری۔کتاب الاستقراض۔ح۔2390)

www.ksars.org

”شہید کے تمام گناہ معاف فرما دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔“

(حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ ۔۔ مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ ح۔ 4883)

حضرت عبد اللہ بن ابی ربیعہؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے بطور قرض چالیس ہزار درہم لیے۔ یہ رقم واپس کرتے وقت حضور ﷺ نے دعا فرمائی۔

”اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال اور مال میں برکت دے۔ بے شک اُدھار کا بدلہ شکریہ ادا کرنا اور دعا کرنا ہے۔“

(حضرت عبد اللہ بن ابی ربیعہؓ ۔۔ نسائی۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 4690)

www.ksars.org

قرض اور مہلت

''جو شخص اِس بات میں خوشی محسوس کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن سختیوں سے محفوظ رکھے تو اُسے تنگدست (قرض دار) کو مزید مہلت دینی چاہیئے یا پھر قرض معاف کر دینا چاہیئے۔''

(حضرت ابو قتادہؓ۔۔ مسلم۔کتاب المساقاۃ والمزارعۃ۔ح۔4000)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا (اپنا حق) اُسے معاف کر دیا تو اللہ تعالی قیامت کے دن کی سختیوں سے اُس کو نجات دے گا۔''

(حضرت ابو قتادہؓ۔۔ مسلم۔کتاب المساقاۃ والمزارعۃ۔ح۔4001)

حضور ﷺ نے فرمایا۔

جس کا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور وہ اُسے مہلت دے تو اُسے ہر دن کے عوض صدقہ کا ثواب ملے گا۔

(حضرت عمران بن حصینؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔کتاب البیوع۔ح۔2800۔ض۔50''

ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ وہ اپنے نوکر سے کہتا کہ جب تمہارے پاس کوئی غریب آئے تو اُس سے درگزر کرنا شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر فرمائے۔

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''جب اُس نے وفات پائی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے بخش دیا۔''

حضرت ابوہریرہؓ۔۔ بخاری۔کتاب البیوع۔ح۔2078)

www.ksars.org

غصب کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین ناجائز حاصل کرے گا اُسے قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

(حضرت سعید بن زیدؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب المظالم۔ ح۔ 2452۔ ض۔ 35)

حضور ﷺ نے فرمایا۔

''جس نے بغیر اپنے حق کے کوئی زمین حاصل کی تو محشر میں اُسے مجبور کیا جائے گا کہ اس کی مٹی اُٹھائے۔''

(حضرت یعلیٰ بن مرہؓ ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب البیوع۔ ح۔ 2831۔ ض۔ 65)

حضرت سالمؒ اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

''جو شخص دوسرے کی زمین کا کچھ حصہ ناحق دبالے تو اُسے قیامت کے دن سات زمینوں کی (تہہ) تک دھنسایا جائے گا۔''

(حضرت سالم بن عبداللہؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب المظالم۔ ح۔ 2454۔ ض۔ 71)

www.ksars.org

فضول خرچی

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ اپنے صحابی حضرت سعدؓ کے پاس سے گزرے وہ وضو کر رہے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"اے سعد! یہ کیا فضول خرچی کر رہے ہو؟"

سعدؓ نے کہا۔

"کیا وضو میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"ہاں۔ خواہ تم بہتے دریا کے کنارے کیوں نہ بیٹھے ہو۔"

(حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الطہارۃ وسننہا۔ ح۔ 425)

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"حلال مال فضول خرچی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔"

(حضرت سفیان ثوریؒ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الرقاق۔ ح۔ 5059۔ ض۔ 72)

www.ksars.org

حکمران

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی۔

"جو شخص میری اُمت کے معاملات کا ذمہ دار بنے پھر وہ لوگوں کو پریشانیوں اور مشقتوں میں مبتلا کر دے تو اے اللہ! تو بھی اُس کی زندگی تنگ کر دے اور جو شخص میری اُمت کے معاملات کا والی بنے اور لوگوں سے محبت و شفقت سے پیش آئے تو اے اللہ! تو بھی اُس پر رحم فرما۔"

(حضرت عائشہ صدیقہؓ۔۔ مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ ح۔ 4722)

"جو مسلمانوں کے کسی معاملہ کا متوّلی (ذمہ دار) بنا پھر اُس نے اُن سے خیانت کی تو وہ آگ میں جلے گا۔"

(حضرت انسؓ۔۔ طبرانی الصغیر۔ 1/240۔ ح۔ 392)

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ ایک رعیت عطا کر دے پھر اُسے ایسی حالت میں موت آئے کہ وہ اپنی رعیت کے بارے میں خیانت کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام کر دے گا۔

"حضرت معقل بن یسارؓ۔۔ بخاری۔ کتاب الاحکام۔ ح۔ 7151۔ ض۔ 57)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جیسے تم ہو گے ویسے ہی تم پر امیر (حکمران) مسلط ہوں گے۔"

(حضرت ابو اسحاق عن ابیہؒ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الامارۃ والقضاء۔ ح۔ 3545۔ ض۔ 66)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جس کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے کسی کام کا والی بنائے اور وہ اُن کی ضرورت اور تنگدستی دور کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت، ضرورت اور تنگدستی دور فرما دیتا ہے۔"

www.ksars.org

(حضرت عمرو بن مرہؓ ۔۔ ترمذی۔ابواب الاحکام۔ح۔1196۔ض۔52)

(بحوالہ مشکوٰۃ۔کتاب الامارۃ والقضاء۔ح۔3556)

www.ksars.org

عدلیہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"قاضی تین قسم کے ہیں۔ ایک قسم جنت میں جائے گی اور دو قسمیں دوزخ میں۔ جنت کا حقدار وہ شخص ہے جس نے حق کو پہچان کر اس کے مطابق فیصلہ کیا اور جس قاضی نے حق کو پہچان کر فیصلہ کرنے میں ظلم کیا وہ دوزخ میں ہے۔ اسی طرح جس شخص نے جہالت میں لوگوں کے فیصلے کیے وہ بھی دوزخ میں ہوگا۔"

(حضرت بریدہؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب القضاء۔ح۔3569۔ض۔25)

"جو (لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لیے) قاضی بنایا گیا گویا وہ چھری کے بغیر ہی ذبح کر دیا گیا۔"

(حضرت بریدہؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب القضاء۔ح۔3569۔ض۔25)

"غصے کی حالت میں کوئی شخص بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک معاملہ میں کوئی قاضی دو فیصلے نہ دے اور نہ دو جھگڑے کرنے والوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ دے۔"

(حضرت ابو بکر صدیقؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب القضاء۔ح۔3585)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اگر ذرا سی بھی گنجائش نظر آجائے تو ملزم کی راہ نہ روکو اِس لیے کہ امیر وقت کا ملزم کو چھوڑ دینے میں غلطی کر جانا اِس سے بہتر ہے کہ وہ سزا دینے میں کسی بے گناہ کو نشانہ بنا ڈالے۔"

(حضرت عائشہ صدیقہؓ۔۔ترمذی۔ابواب الحدود۔ح۔1283)

www.ksars.org

جھوٹی گواہی

”اے لوگو! جھوٹی گواہی شرک کے برابر ہے۔“

پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

الرِّجْسَ لَكُمُ الْاَوْ ثَانِ وَ اجْتَنِبُوْ اقَوْلَ الزُّوْرَ O

سورہ حج۔آیت: 30

ترجمہ:

بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے بھی۔

(حضرت ایمن بن خریمؓ۔۔ترمذی۔ابواب الشہادات۔ح۔3017۔ض۔24)

بدترین انسان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”اللہ کے ہاں قیامت کے دن درجات کے اعتبار سے بدترین انسان وہ ہوگا جس نے دوسروں کی دنیا بنانے میں اپنی آخرت برباد کرلی ہو۔“

(حضرت ابوامامہؓ۔۔ابن ماجہ۔کتاب الفتن۔ح۔3966)

www.ksars.org

مصیبتوں پر صبر

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرمائے گا اگر تو پہلی مصیبت پر صبر کر کے اللہ سے اَجر چاہے تو میں تجھے جنت عطا کر دوں گا۔"

(حضرت ابو امامہؓ ۔۔ابن ماجہ۔کتاب الجنائز۔ح۔1597)

"کوئی مسلمان مرد اور مسلمان خاتون ایسے نہیں جن پر کوئی مصیبت آئی ہو اور وہ اس مصیبت کو یاد کر کے خواہ اُسے کتنا ہی طویل عرصہ گزر چکا ہو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اسی طرح ثواب سے نوازتا ہے جتنا کہ مصیبت کے وقت پڑھنے سے اَجر ملتا ہے۔"

(حضرت امام حسینؓ ۔۔ابن ماجہ۔کتاب الجنائز۔ح۔1600۔ض۔06)

(بحوالہ مشکوٰۃ۔کتاب الجنائز۔ح۔1665)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جس نے مصیبت زدہ کی مدد کی اور اُس کو تسلی دی تو اُس کے لیے بھی اتنا ہی اَجر ہے جتنا مصیبت زدہ کے لیے۔"

(حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ۔۔ابن ماجہ۔کتاب الجنائز۔ح۔1602)

www.ksars.org

بیماری اور علاج

ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم علاج کروایا کریں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اُس کی شفا بھی مقرر فرمائی ہے سوائے ایک بڑھاپے کی بیماری کے۔''

(حضرت اسامہ بن شریکؓ ۔۔ ترمذی۔ ابواب الطب۔ ح۔ 1867۔ ض۔ 22)

''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری جس کے لیے شفا نہ ہو۔''

(حضرت ابو ہریرہؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب الطب۔ ح۔ 5678)

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نظر لگ جانے پر دم کروالیا کریں۔''

(حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ بخاری۔ کتاب الطب۔ ح۔ 5738)

حضرت عوف بن مالکؓ نے فرمایا کہ دورِ جہالت کے اندر ہم دم کیا کرتے تھے چنانچہ ہم عرض گزار ہوئے کہ۔

''یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا اِس بارے میں کیا حکم ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔

''اپنے دم کرنے کے الفاظ مجھے سنا دیا کرو کیونکہ اُس دم میں کوئی مضائقہ نہیں جس میں کوئی شرک نہ ہو۔''

(حضرت عوف بن مالکؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب الطب۔ ح۔ 3884۔ ض۔ 53)

www.ksars.org

”بے شک اللہ تعالیٰ نے بیماری اور علاج دونوں کو نازل فرمایا اور ہر بیماری کا علاج رکھا۔ پس تم علاج کروایا کرو اور حرام چیزوں کے ساتھ علاج نہ کیا کرو۔“

(حضرت ابو درداءؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الطب۔ح۔3868)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”دو شفاؤں کو اپنے اوپر لازم کر لو یعنی شہد اور قرآن کو۔“

(حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ۔۔ابن ماجہ۔کتاب الطب۔ح۔3452)

www.ksars.org

بیمار پُرسی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"جو شخص بھی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اُس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک دعائے خیر کرتے رہتے ہیں اور اُس کے لیے جنت میں ایک نخلستان تیار ہو جاتا ہے اور جو صبح ایسا کرے اُس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اُس کے لیے ایک نخلستان مہیا ہو جاتا ہے۔"

(حضرت علی مرتضیٰؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الجنائز۔ح۔3098)

"جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اُس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پسندیدہ ہوا تُو اور پسندیدہ ہوا تیرا (مریض کے پاس) جانا۔تُو نے جنت میں گھر بنالیا۔"

حضرت ابوہریرہؓ۔۔الادب المفرد۔باب۔189۔ح۔345)

"بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، مریض کی عیادت کرو اور قیدی کو قید سے چھڑاؤ۔"

(حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ۔۔بخاری۔کتاب النکاح۔ح۔5174)

"بے شک مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جب تک عیادت میں رہتا ہے اتنی دیر جنت کے باغوں سے خوشہ چینی کرتا ہے۔"

(حضرت ثوبانؓ۔۔مسلم۔کتاب البر والصلہ۔ح۔6551۔ض۔26)

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں سے فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار رہا تو نے میری عیادت نہیں کی"

بندہ کہے گا:

"اے باری تعالیٰ! میں تیری کس طرح عیادت کرتا۔"

www.ksars.org

اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

"کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تُو نے اُس کی عیادت نہ کی۔ اگر تو اُس کی عیادت کرتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔"

(حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ مسلم۔ کتاب البر والصلہ۔ ح۔ 6556)

جب ہم میں کوئی مرض کی شکایت کرتا تو نبی کریم ﷺ اُس کی پیشانی پر داہنا دستِ مبارک رکھ کر یہ دعا پڑھتے۔

أَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَ أَنْتَ الشَّافِیْ لاَ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَاؤُکَ شِفَاءً لاَ یُغَادِرُ سَقَماً

ترجمہ:

"اے اللہ! لوگوں کی بیماری کو دور کر دے۔ اے انسانوں کے پالنے والے! شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔"

(حضرت عائشہ صدیقہؓ۔۔ بخاری۔ کتاب المرضیٰ۔ ح۔ 5675)

"مسلمان کو کوئی رنج تکلیف فکر اور غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ جو کانٹا اس کے لگتا ہے تو اس چبھن کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔"

(حضرت ابو سعید خدریؓ۔۔ بخاری۔ کتاب المرضیٰ۔ ح۔ 5641)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی کریم ﷺ کو شدید بخار تھا۔ میں نے جسم اطہر کو ہاتھ لگا کر عرض کیا۔

"یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو تو شدید بخار ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "مجھے اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو شخصوں کو ہوتا ہے۔"

راوی کہتے ہیں۔ "میں نے معلوم کیا کہ اَجر بھی دوگنا ملتا ہے؟"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "ہاں"

www.ksars.org

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کو مرض یا اُس کے علاوہ کوئی اور تکلیف پہنچی ہو تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو اِس طرح گرا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں۔''

(حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ۔۔ بخاری۔کتاب المرضیٰ۔ح۔ 5660)

رسول اللہ ﷺ اُم سائب کے یہاں تشریف لے گئے تو اُم سائب سے معلوم فرمایا۔ ''کیا بات ہے۔ تم کپکپا کیوں رہی ہو؟''

وہ کہنے لگیں۔ ''بخار کی وجہ سے اللہ اُس کو برکت نہ دے۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''بخار کو برا نہ کہو کیونکہ بخار گناہوں کو اسی طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔''

(حضرت جابرؓ۔۔ مسلم۔کتاب البر والصلہ۔ح۔ 6570)

''جب تم مریض کی عیادت کے لیے جاؤ تو اُس سے اپنے لیے دعا کے لیے کہو کیونکہ مریض کی دعا (قبولیت میں) ملائکہ کی دعا جیسی ہے''

(حضرت عمر فاروقؓ۔۔ ابن ماجہ۔کتاب الجنائز۔ح۔ 1441)

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ ''عیادت کے وقت بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھے اور شور نہ کرے۔''

(حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔کتاب الجنائز۔ح۔ 1502)

www.ksars.org

تعزیت

حضرت معاذ بن جبلؓ کے ایک صاحبزادے کا کم سنی میں انتقال ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر اِن صحابی کے نام ایک تعزیتی خط تحریر کروایا۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے

معاذ بن جبل کے لیے

سلام علیک

میں تمہاری طرف سے اللہ تعالیٰ کی طرف تعریف پہنچاتا ہوں۔ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

امابعد! اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر عطا کرے اور صبر کی توفیق دے۔ ہمیں اور تمہیں شکر کی توفیق دے۔ بے شک ہماری جان و مال، ہمارے اہل و عیال اللہ کے عطا کردہ اور اللہ کی امانت ہیں۔ ایک مقررہ وقت تک ہم اُس سے متمتع ہوتے ہیں اور ایک معلوم وقت پر وہ اُٹھا لیتا ہے پھر اللہ نے ہم پر اپنی عطا پر شکر اور ابتلاء پر صبر فرض کیا ہے۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی عطا اور رکھوائی ہوئی امانتوں میں سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اِس سے رشک اور خوشی کی حالت میں بہرہ مند کیا اور تمہارے لیے بہت بڑے اَجر کے بدلے اُسے اُٹھا لیا۔ وہ اَجر دعا، رحمت اور ہدایت ہے۔ اگر یہ اَجر چاہتے ہو تو صبر کرو اور تمہاری گریہ وزاری تمہارے اَجر کو ضائع نہ کر دے اور خوب سمجھ لو کہ گریہ وزاری نہ تو کسی واقعہ کو ہونے سے روک سکتی ہے اور نہ غم کو دور کر سکتی ہے جو ہونا تھا وہ ہو کر رہا۔

والسلام"

(حضرت معاذ بن جبلؓ۔۔ طبرانی الکبیر۔ 20/155۔ح۔324)

www.ksars.org

بچوں کی وفات پر صبر

کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے تین بچے فوت ہو جائیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ ﷺ! اگر صرف دو بچے فوت ہوئے ہوں تو؟"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "ہاں دو بھی"

صحابہ نے عرض کیا۔ "اگر ایک بچہ فوت ہوا ہو تو؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ "ہاں ایک بھی۔"

اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اُس ذات اقدس کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کچا ضائع ہونے والا حمل ماں کو اپنے نال ساتھ جنت میں کھینچے گا اگر وہ (مشیت الٰہی پر) صبر کرے۔"

حضرت معاذ بن جبلؓ ۔۔ ابن ماجہ۔ کتاب الجنائز۔ ح۔ 1609"

بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب الجنائز۔ ح۔ 1660"

www.ksars.org

ایصالِ ثواب

”قبر میں مرحوم کی حالت ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی ہوتی ہے وہ دعاؤں کا انتظار کرتا ہے خواہ وہ ماں باپ کی طرف سے ہو یا بھائی اور دوست کی طرف سے۔ جب یہ دعا اُس مرحوم کو پہنچتی ہے تو وہ اُس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ بے شک رب کریم دنیا والوں کی دعائیں مرحومین کو پہاڑوں کی طرح کر کے پہنچاتا ہے۔ زندوں کا اپنے مرحومین کی طرف تحفہ اُن کے لیے مغفرت کی طلب ہوتی ہے۔“

(حضرت عبد اللہ بن عباسؓ ۔۔ بحوالہ مشکوٰۃ۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ۔ ح۔ 2246)

نبی کریم ﷺ نے ابو سلمہؓ کی وفات پر دعا فرمائی:

”اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں اُن کے درجات بلند فرما اور پسماندگان میں اُن کا جانشین بنادے۔ سارے جہانوں کے رب اُن کی اور ہماری مغفرت فرما۔ اُن کی قبر میں وسعت عطا فرما اور اُن کی قبر کو منور فرما۔“

(حضرت اُم سلمہؓ ۔۔ مسلم۔ کتاب الجنائز۔ ح۔ 2130۔ ض۔ 08)

نبی کریم ﷺ نے اشکبار حالت میں حضرت عثمان بن مظعونؓ کی میت کو بوسہ دیا۔ اُس وقت نبی کریم ﷺ کی آنکھوں میں سے آنسو حضرت عثمان بن مظعونؓ کے چہرے پر گر رہے تھے۔

(حضرت عائشہ صدیقہؓ ۔۔ ترمذی۔ ۔ابواب الجنائز۔ ح۔ 871)

www.ksars.org

زیارت قبور

رسول اللہ ﷺ صحابہ کو قبرستان کی حاضری کے آداب کی تعلیم دیتے اور فرماتے کہ ”جب تم قبرستان جاؤ تو یہ کہا کرو۔“

”اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْ مِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللہُ بِكُمْ للا حِقُوْنَ نَسْاَلُ اللہَ لَنَا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ۔

ترجمہ:

”اس بستی کے مومنوں اور مسلمانوں پر سلامتی ہو۔ بے شک اللہ نے چاہا تو ہم بھی عنقریب تم سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کے طالب ہیں۔“

(حضرت بریدہؓ۔۔ مسلم۔کتاب الجنائز۔ح۔2257)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ عمل دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد دلانے کا سبب ہے۔“

(حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ۔۔ ابن ماجہ۔کتاب الجنائز۔ح۔1571

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا۔۔۔:

”یا رسول اللہ ﷺ! زیارتِ قبور کے بارے میں میری رہنمائی فرمائیں۔“

حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا۔”تم اُس وقت یہ کلمات کہا کرو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّ يَارِ مِنَ الْمُؤْ مِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْ حَمُ اللہُ الْمُسْتَقْدِ مِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْ خِرِيْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللہُ بِكُمْ لَـلَاحِقُوْنَ

ترجمہ:

www.ksars.org

”بستی کے مومنوں اور مسلمانوں پر سلامتی ہو اور اللہ پہلے چلے جانے والوں اور پیچھے رہ جانے والوں کی مغفرت فرمائے اور بے شک اللہ نے چاہا تو عنقریب ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔“

(حضرت عائشہؓ۔۔ مسلم۔ کتاب الجنائز۔ ح۔ 2256)

www.ksars.org

استغفار

''اللہ تعالیٰ اپنے اُس مومن بندے کو بہت دوست رکھتا ہے جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہو کر بہت توبہ کرتا ہے۔''

(حضرت علی مرتضیٰؓ --بحوالہ مشکوٰۃ۔کتاب اسماء اللہ تعالیٰ۔ح۔2250)

نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے :

''یا اللہ ! مجھے اُن لوگوں میں سے کر دے جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور جب ان سے غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو استغفار کرتے ہیں۔''

(حضرت عائشہ صدیقہؓ --ابن ماجہ۔کتاب الادب۔ح۔3820)

''اللہ کی قسم ! میں دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرتا ہوں۔''

(حضرت ابو ہریرہؓ --بخاری۔کتاب الدعوات۔ح۔6307)

''جو بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر کے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ اُس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔''

(حضرت عائشہ صدیقہؓ --بخاری۔کتاب الشہادات۔ح۔2661)

''خوشخبری ہے، اُس شخص کے لیے جو اپنے اعمال نامے میں بہت زیادہ استغفار پائے۔''

(حضرت عبد اللہ بن بسرؓ --ابن ماجہ۔کتاب الادب۔ح۔3818۔ض۔43)

''جو شخص باقاعدگی کے ساتھ استغفار کرتا رہے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ ہر پریشانی کو دور کر کے کشادگی (اطمینان) عطا فرمائے گا اور اُسے اُن طریقوں سے رزق دے گا جن کا اُس کو وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔''

www.ksars.org

(حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ ۔۔ابی داؤد۔کتاب الصلوٰۃ۔ح۔ 1521)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک (یعنی قیامت تک) اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا رہے گا۔"

(حضرت ابو ہریرہؓ ۔۔مسلم۔کتاب الذکر والدعاء۔ح۔ 6861)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"سارے بنی آدم خطاکار ہیں اور خطاکاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔"

حضرت انسؓ ۔۔ابن ماجہ۔کتاب الزہد۔ح۔ 4251)

www.ksars.org

ذکر اور قربتِ خداوندی

''اُن اشخاص کی مثال جو اللہ رب العالمین کو یاد کرتے ہیں زندوں کی سی ہے اور جو ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ مردوں کی طرح ہیں۔''

(حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ۔۔بخاری۔کتاب الدعوات۔ح۔6407)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان سے بھی زیادہ قریب ہوں جو وہ میری ذات سے رکھتا ہے۔جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔اگر وہ میرا ذکر دل میں کرتا ہے تو میں بھی دل میں اُس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ اجتماع میں میرا تذکرہ کرتا ہے تو میں اُس سے بہتر اجتماع میں اُس کا تذکرہ کرتا ہوں۔''

(حضرت ابو ہریرہؓ۔۔مسلم۔کتاب الذکر والدعاء۔ح۔6832)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک نیکی کرے تو اُس کے لیے دس گنا ثواب ہے اور میں اس سے زیادہ بھی عطا کرتا ہوں لیکن جو برائی کا ارتکاب کرے تو برائی کا بدلہ اُس کے مساوی دیتا ہوں یا اُس کی بخشش کر دیتا ہوں۔جو میری جانب ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اُس کی جانب ایک گز بڑھتا ہوں۔جو میری جانب ایک گز آتا ہے تو میں دو ہاتھوں کے برابر اُس کی جانب سبقت کرتا ہوں۔جو میری جانب قدم بہ قدم آتا ہے تو میں تیزی سے اُس کی جانب آتا ہوں۔جو میری جانب زمین کی مقدار کے مطابق گناہوں کے ساتھ آتا ہے اور اُس نے شرک کا ارتکاب نہ کیا ہو تو میں زمین کی مقدار کے مساوی بخشش لے کر اُس سے ملاقات کروں گا۔''

(حضرت ابو ذر غفاریؓ۔۔مسلم۔کتاب الذکر والدعاء۔ح۔6833)

www.ksars.org

ایک دیہاتی نے آکر رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ''کون سا شخص بہتر ہے؟''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''وہ خوش قسمت جس کی عمر طویل ہو اعمال اچھے ہوں۔''

اُس نے ایک اور سوال کیا کہ ''اچھے عمل کون سے ہیں؟''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جب تُو دنیا کو چھوڑ رہا ہو تو تیری زبان پر ذکر الٰہی ہو۔''

(حضرت عبداللہ بن بسرؓ۔۔ترمذی۔ابواب الدعوات۔ح۔3157)

''جب تمہارا گزر جنت کے باغوں سے ہو تو اس کے میوے کھاؤ۔''

صحابہ نے عرض کیا:

''جنت کے باغ کون سے ہیں؟''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

ذکر و شغل کے حلقے۔

(حضرت انسؓ۔۔ترمذی۔ابواب الدعوات۔ح۔3283)

''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو اُس کی یہ نشست اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کے لیے خسارہ کا سبب ہو گی اور جو شخص بستر پر لیٹ کر اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ بھی اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خسارے کی جگہ ہو گی۔''

(حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ابی داؤد۔کتاب الادب۔ح۔4849)

''جو لوگ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے اور اُس مجلس میں نہ تو اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھا تو یہ نشست اُن کے لیے خسارہ کا سبب ہو گی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اُن کی مغفرت فرمائے گا اور چاہے تو مبتلائے عذاب فرمائے گا۔''

حضرت ابو ہریرہؓ۔۔ترمذی۔ابواب الدعوات۔ح۔3162)

www.ksars.org

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"ہر چیز کے لیے صفائی کی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی کے لیے اللہ کا ذکر ہے۔"

(حضرت عبد اللہ بن عمرؓ۔۔بحوالہ مشکوٰۃ۔کتاب الدعوات۔ح۔2178)

مرتبۂ احسان

آپ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا۔

"احسان کیا ہے؟"

آپ ﷺ نے فرمایا۔

"احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت اِس طرح کر جیسے کہ تو اُس کو دیکھ رہا ہے اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا خیال رکھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔"

(حضرت ابو ہریرہؓ۔۔بخاری۔کتاب الایمان۔ح۔50)

www.ksars.org

سلام و درود

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اُس کی دس خطاؤں کو معاف فرماتا اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔''

(حضرت انسؓ ۔۔ نسائی۔ کتاب الافتتاح۔ ح۔ 1300)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

''ملائکہ خطہ زمین پر گھومتے رہتے ہیں تاکہ میرے اُمتیوں کے پیش کردہ سلام مجھے پہنچائیں۔''

(حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ۔۔ نسائی۔ کتاب الافتتاح۔ ح۔ 1285)

''جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔''

(حضرت ابو ہریرہؓ ۔۔ ابی داؤد۔ کتاب المناسک۔ ح۔ 2041)

رسول اللہ ﷺ مجمع صحابہ میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے مسرت کے آثار نمایاں تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور کہا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اے محمد ﷺ! کیا آپ اس بات سے مسرور نہیں ہوں گے کہ آپ کا کوئی امتی ایک بار درود شریف پڑھے تو میں اُس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور ایک بار آپ پر سلام پڑھے تو میں اُس پر دس بار سلامتی بھیجوں۔''

(حضرت ابو طلحہؓ ۔۔ نسائی۔ کتاب الافتتاح۔ ح۔ 1298۔ ض۔ 14)

ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اس وقت ایک شخص آیا اُس نے نماز پڑھی اور اللہ سے دعا کی ''اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر۔'' نبی کریم ﷺ نے اُس

www.ksars.org

شخص سے فرمایا ''اے نمازی تُو نے مانگنے میں جلدی کی، طریقہ یہ ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر حمد و ثنا کرتے اُس کے بعد مجھ پر درود پڑھتے پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہتے مانگتے۔''

کچھ دیر بعد ایک شخص آیا جس نے نماز پڑھنے کے بعد دعا کی تو پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درود کا ہدیہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے اُس شخص سے فرمایا۔

''اے نمازی! اب اپنے لیے دعا کرو وہ قبول ہو گی۔''

حضرت فضالہ بن عبیدؓ۔۔ترمذی۔کتاب الدعوات۔ح۔3253۔ض۔54)

www.ksars.org

انسانی حقوق کا اولین چارٹر

10 ہجری میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تقریباً سوا لاکھ مسلمانوں کے ساتھ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ تاریخ اسلامی میں رسول اللہ ﷺ کے اِس حج مبارکہ کو حجۃ الوداع کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اِس موقع پر آپ ﷺ نے میدانِ عرفات میں واقع ایک چھوٹی سی پہاڑی، جبل رحمت پر اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر ایک نہایت عظیم المرتبت خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کو خطبہ حجۃ الوداع بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اس خطبہ حجۃ الوداع کو بجا طور پر نوع انسانی کے لیے انسانی حقوق کے اولین چارٹر کی حیثیت حاصل ہے۔

خطبہ کی ابتداء میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء فرمائی پھر فرمایا:

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے اور کوئی اس کا ساجھی نہیں، اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا، اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری قوتوں کو زیر کیا۔

لوگو! میری بات سنو۔ میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے۔

لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

انسانو! ہم نے تم کو سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزت و توقیر والا اللہ کی نظر میں وہی ہے جو اللہ کے نزدیک زیادہ تقویٰ والا ہے۔ نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ کسی عجمی کو عربی پر۔ کالا گورے سے افضل ہے نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

تمام انسان آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔

www.ksars.org

لوگو! تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام کر دی گئی ہیں۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسے تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذی الحج) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب اللہ کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔

دیکھو! کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔

اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

لوگو! ہر مسلمان دوسرے کا بھائی ہے اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا ہے۔ زمانہ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں میرے اپنے خاندان کا ہے۔ ابن ربیعہ الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ھذیل نے مار ڈالا تھا، اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیت کا سُود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سُود جسے میں چھوڑتا ہوں عباس بن عبد المطلب کے خاندان کا سُود ہے، اب یہ ختم ہو گیا۔

لوگو! اللہ نے ہر حق دار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لیے وصیت نہ کرے۔

قرض قابلِ ادائیگی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیئے اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔

کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے، سوائے اِس کے جس پر اُس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے، خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح ان پر تمہارے حقوق واجب ہیں۔ عورتوں سے بہتر سلوک کرو، کیونکہ وہ تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لیے وہ کچھ نہیں کر

www.ksars.org

سکتیں چنانچہ ان کے بارے میں اللہ کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں اللہ کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لیے حلال ہوئیں۔

میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر اس پر قائم رہے تو تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اور وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غُلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دیئے گئے۔

شیطان کو اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس شہر میں اس کی عبادت کی جائے گی ، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے، اس لیے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو، اللہ کے گھر کا حج کرو اور اپنے اہلِ امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائے گا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائے گا۔

سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔

لوگو! تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے۔۔؟"

لوگوں نے جواب دیا کہ "ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے امانت پہنچا دی اور آپ ﷺ نے حقِ رسالت ادا فرمایا اور ہماری خیر خواہی فرمائی۔"

یہ سن کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اُٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا:

"اے اللہ! گواہ رہنا

اے اللہ! گواہ رہنا

www.ksars.org

اے اللہ ! گواہ رہنا"

(حضرت ابو بکر صدیقؓ ..مسلم۔کتاب القسامۃ والمحاربین۔ح۔ 4383)

(حضرت جابر بن عبداللہؓ ۔۔ مسلم۔کتاب الحج۔ح۔ 2950)

اور دیگر کتب احادیث ۔

اُمتِ مُسلمہ کا امتحان

"دنیا مٹھاس والی اور سر سبز و شاداب ہے ، اور اللہ تعالیٰ اُس میں تمہیں خلافت (جانشینی) کا منصب عطا کرنے والا ہے تاکہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔۔۔؟"

(حضرت ابو سعید خدریؓ ۔۔ مسلم۔کتاب الذکر والدعاء۔ح۔ 6948)

www.ksars.org

ضمیمہ۔الف۔راویانِ حدیث: صحابہ کرام

حضرت ابو بکر صدیقؓ

حضرت ابو بکرؓ کا اسمِ گرامی عبد اللہ اور کنیت ابو بکر ہے۔ لقب صدیق اور عتیق ہے۔ آپؓ کے والد گرامی کا نام عثمان اور کنیت ابو قحافہ ہے۔ والدہ کا نام سلمیٰ بنت صخر ہے۔ چھٹی پشت سے آپؓ کا نسب حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ سے جا ملتا ہے۔

واقعہ فیل کے دو سال بعد آپؓ کی ولادت مکہ میں ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ ایک متمول اور دیانت دار تاجر اور مکہ کے نہایت معزز فرد تھے۔ ایام جاہلیت میں خون بہا کی رقم آپؓ ہی کے پاس جمع ہوتی تھی۔

حضرت محمد ﷺ کے ساتھ بچپن ہی سے آپؓ کو خاص اُنس اور تعلق تھا اور آپؓ حضرت محمد ﷺ کے حلقہ احباب میں شامل تھے۔ غارِ حرا میں پہلی وحی کے نزول کے بعد جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی رسالت کا اعلان اپنے قریبی لوگوں میں کیا تو مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکرؓ نے اسلام قبول کیا۔

حضرت ابو بکرؓ کی دعوت اور کوششوں سے مکہ کے ممتاز افراد میں سے حضرت عثمان غنیؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ، حضرت عبد الرحمن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

اسلام قبول کر لینے والے غلاموں اور کنیزوں کی کثیر تعداد مکہ میں اپنے مشرک آقاؤں کے ظلم و ستم میں گرفتار تھی۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان مجبور اور بے آسرا لوگوں کو ان کے ظالم مالکوں کو بڑی بڑی رقوم ادا کر کے خرید ا اور پھر انہیں آزاد کر دیا۔ حضرت بلالؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ

www.ksars.org

،حضرت نذیرہؓ، حضرت نہدیہؓ، حضرت جاریہؓ، حضرت بنی مولہؓ اور بنت نہدیہؓ وغیرہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وجہ سے اِس غلامی سے نجات ملی۔

کفارِ مکہ نے واقعہ معراج کا بہت مذاق اڑایا۔ حضرت ابو بکرؓ کو واقعہ معراج کی اطلاع ملی تو انہوں نے کفار کے سامنے اس واقعہ کی صداقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ اگر محمد ﷺ یہ کہتے ہیں تو یہ بالکل سچ ہے۔ نبی کریم ﷺ کو حضرت ابو بکرؓ کے اِس جواب کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے ابو بکرؓ کو ''صدیق'' کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مکہ سے یثرب (مدینہ منورہ) ہجرت کے وقت حضرت ابو بکر صدیقؓ حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔

حضور ﷺ کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک ہوئے اور اسلام کی دعوت پھیلانے میں ہمیشہ زبردست مالی تعاون بھی فرماتے رہے۔

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اعزاز میں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں کہ جس نے مجھ پر احسان کیا اور میں نے اس کا بدلہ نہ دیا ہو لیکن ابو بکر صدیق کے احسانات کا بدلہ دنیا میں نہ دے سکا بلکہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا سے نوازے گا۔

عشرہ مبشرہ اصحاب رسول ﷺ میں سے اُن مقدس و نیک ہستیوں کو کہا جاتا ہے جنہیں نبی کریم ﷺ نے ان کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت سے نوازا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی اُن خوش نصیب اصحاب یعنی عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔ ☆

عہد رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی اُن میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں اِس طرح حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت محمد ﷺ کے سسر بھی ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ پہلے خلیفہ مقرر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد سرزمین عرب میں جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنے نے سَر اُٹھایا۔ اِس کے علاوہ

www.ksars.org

منکرینِ زکوٰۃ اور مرتدین بھی سامنے آئے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فوری رد عمل ظاہر کیا اور اُن کی سرکوبی کے لیے سخت اقدامات کیے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قرآن شریف کی کتابی صورت میں تدوین کے لیے حضرت زید بن ثابتؓ کو ذمہ داری سونپی۔ دور صدیقی میں قرآن پاک کا ایک تحریری نسخہ ترتیب دے کر ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس رکھوایا گیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے نظامِ مملکت چلانے کے لیے مالی انتظامات کا نظام ترتیب دیا۔ حضرت ابو بکرؓ کے دور میں فوجیوں کی باقاعدہ تربیت کا سلسلہ بھی شروع ہوا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں شام اور عراق کی فتوحات ہوئیں۔ یرموک، دمشق اور حمص کے علاقے فتح ہوئے۔

حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کا دور دو سال چار ماہ ہے۔ 13 ہجری، 21 جمادی الآخر، منگل کی رات مغرب اور عشاء کے درمیان آپؓ نے 63 سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اُمت مسلمہ کے پہلے خلیفہ کے جسدِ مبارک کی تدفین حجرہ عائشہؓ میں رسول اللہ ﷺ کے قبر انور کے ساتھ والی جگہ میں دی گئی۔ اس طرح زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کا شرف پانے والے ابو بکرؓ کو رسول اللہ ﷺ کے یارِ غار ہونے کے ساتھ ساتھ رفیقِ مزار ہونے کا شرف بھی مل گیا۔

☆ عشرہ مبشرہ کے اسمائے گرامی صفحہ 183 پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عمر فاروقؓ

حضرت عمر فاروقؓ کی کنیت ابو حفص ہے۔ آپ کا لقب فاروق ہے۔ والد کا نام خطاب اور والدہ کا نام ختمہ ہے۔ عدوی قریشی ہیں۔ حضرت عمرؓ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔ عمر فاروقؓ نبوت کے چھٹے سال میں اسلام لائے اور بعض روایت کے مطابق پانچویں سال میں اسلام قبول کیا۔ روایت کے مطابق ان سے پہلے تقریباً چالیس مرد اور گیارہ عورتوں

www.ksars.org

نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ عمر بن خطابؓ مکہ کے ایک نہایت معزز اور بارعب شخص تھے اور ان کا شمار اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کے شدید مخالفوں میں ہوتا تھا۔ مکہ میں ایک اور عمر یعنی عمر بن ہشام (ابو جہل) بھی حضرت محمد ﷺ کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی کہ اے اللہ! اسلام کو عمر بن ہشام یا عمر بن خطاب سے معزز فرما۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی یہ دعا حضرت عمرؓ کے حق میں قبول فرمائی۔

حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ بھی نہایت عجیب ہے۔

عمر اسلام کی مخالفت میں آکر پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو قتل کرنے کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے۔ راستہ میں کسی نے کہا کہ تمہاری بہن اور بہنوئی بھی اسلام قبول کر چکے ہیں پہلے اپنے خاندان کے لوگوں کی خبر تو لے لو۔ عمر غصہ میں بھرے ہوئے اپنی بہن کے گھر پہنچے دیکھا کہ بہن قرآن کی تلاوت کر رہی ہیں۔ عمر نے اپنی بہن کو خوب مارا پیٹا اور ترک اسلام پر اصرار کیا۔ بہن نے کہا کہ عمر! تم ہماری جان لے لو مگر ہم محمد ﷺ کے دین سے نہیں پھریں گے۔ بہن کے یہ جذبات دیکھ کر بھائی کا دل بھر آیا۔ بولے۔ اچھا سناؤ تم کیا پڑھ رہی تھیں؟ بہن نے سورہ حدید اور سورہ طٰہٰ کی آیات سنائیں۔ جس کا ایک ایک لفظ عمر کے سینے میں انقلاب برپا کر گیا اور آخر کار عمر نے حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

حضرت عمرؓ کے قبول اسلام سے پہلے مسلمان چھپ کر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں جا کر قبول اسلام کا سر عام اعلان کیا اور مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ کعبۃ اللہ میں نماز ادا کی۔ اسی وجہ سے دربار رسالت سے حضرت عمرؓ کو ''فاروق'' کا لقب عطا کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی جانب سے حضرت عمر فاروقؓ کو کئی اعزازات عطا ہوئے۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔''

www.ksars.org

عہد رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی ان میں حضرت عمر فاروقؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ آپؓ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔

حضرت عمرؓ کا شمار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے معتمد مشیرِ خاص میں ہوتا تھا۔

حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آئیں اس طرح حضرت عمر فاروقؓ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سسر بھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں حضرت عمرؓ نے قرآن پاک کی کتابی صورت میں تدوین کا مشورہ دیا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت عمر بن خطابؓ خلیفہ مقرر ہوئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ایک فلاحی مملکت قائم کی۔ حضرت عمرؓ کے دور میں اسلامی ریاست میں زبردست توسیع ہوئی۔ ایران کے ساتھ روم و شام فتح ہوئے۔ فلسطین کی فتح کے بعد بیت المقدس اور مصر سکندریہ حلت، ہواز اور آذربائیجان بھی اسلامی مملکت میں شامل ہوئے۔

عرب میں قمری مہینوں پر مشتمل کیلنڈر تو رائج تھا لیکن کسی سَن کا کوئی رواج نہیں تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اس کمی کو محسوس کیا اور رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے سال کو بنیاد بنا کر سنہ ہجری کے قیام کا حکم دیا۔ یہ واقعہ ہجرت کے سولہویں سال کا ہے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ملکی نظم و نسق برقرار رکھنے کے لیے عراق کی پیائش کرائی، قابلِ زراعت اراضی کا بندوبست کیا۔ ترقی زراعت کے لیے نہری نظام بھی حضرت عمرؓ کے دور میں باقاعدہ شروع ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عشر و خراج کا طریقہ قائم کیا۔ عشر تجارت پر چنگی وصول کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے مردم شماری کا آغاز بھی کیا۔ باقاعدہ عدالتیں قائم کیں۔ محکمہ قضا کے اصول و قوانین بنائے۔ قاضیوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔ ملک میں امن و امان کے لیے پولیس کا نظام متعارف کروایا۔ احتساب کا قانون بھی حضرت عمرؓ نے پیش کیا۔ قیدیوں کے لیے جیل خانوں کے قیام کا فیصلہ کیا۔ خلافت فاروقی سے پہلے مستقل خزانہ کا وجود نہ تھا کیونکہ جو کچھ آتا وہ اسی وقت تقسیم کر دیا جاتا۔ حضرت

www.ksars.org

عمر فاروقؓ نے مسلمانوں کی مالی اعانت کے لیے با قاعدہ ایک ادارہ ''بیت المال'' کے نام سے قائم کیا۔ رفاہِ عام کے لیے سڑکیں پُل اور مسجدیں تعمیر کروائیں۔ مسافروں کے لیے مسافر خانہ کا نظام قائم کیا۔ حضرت عمرؓ نے فوجی نظام کو مستحکم کرنے کے لیے با قاعدہ رجسٹر تیار کروائے جس میں ہر شخص کا نام و نسب لکھا جاتا، اس میں ان کی تنخواہیں اور ان کے بیوی بچوں کے نام بھی درج کیے جاتے۔ ہر سپاہی کو تنخواہ کے علاوہ کھانا، کپڑا مفت مہیا کیا جاتا۔ فوجیوں کے رہائش کے لیے فوجی چھاؤنیاں تعمیر کروائیں۔ ہر چار ماہ بعد سپاہی کو چھٹی دی جاتی۔

ایک پارسی شخص نے مدینہ میں بدھ کے دن 26 ذی الحج 23ھ کو دورانِ نماز آپؓ کو خنجر کے وار سے شدید زخمی کر دیا۔ اس حملہ کے تین دن بعد آپؓ نے پہلی محرم بروز اتوار 24ھ کو 63 سال کی عمر میں شہادت پائی۔

آپؓ کی تدفین اس حجرہ میں ہوئی جس میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ آرام فرما ہیں۔ اس طرح آپؓ کو بعد از وفات بھی رسول اللہ ﷺ کی قربت کا شرف ملا ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ

حضرت عثمان غنیؓ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو عمر ہے۔ آپ کے والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروٰی ہے۔ آپؓ اموی قریشی ہیں۔ آپؓ کا لقب ذوالنورین ہے۔ حضرت عثمانؓ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں عبد مناف سے ہوتا ہوا حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے۔

حضرت عثمانؓ حضور ﷺ کے اعلانِ نبوت سے تقریباً تیس سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اوائلِ عمری میں پڑھنا لکھنا سیکھ لیا تھا۔ آپؓ مکہ کے نامور تاجر اور ایک انتہائی متمول شخص تھے۔

حضرت عثمانؓ حضرت ابو بکرؓ کے دوستوں میں سے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ سے آپؓ نے دعوتِ اسلام کے بارے میں سنا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا۔

www.ksars.org

حضرت عثمانؓ نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت فرمائی۔ حضرت عثمانؓ کو یہ شرف بھی عطا ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت اُمِ کلثومؓ یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ کی زوجیت میں آئیں۔ اسی سبب سے آپؓ کو ذوالنورین (دو نور والا) کا لقب ملا۔

حضرت عثمانؓ نے اسلام کے لیے زبردست مالی ایثار کا مظاہرہ فرمایا۔ مدینہ میں زیادہ تر کنوئیں کھارے پانی کے تھے۔ میٹھے پانی کا ایک کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا۔ حضرت عثمانؓ نے یہ کنواں اس یہودی کو بیس ہزار درہم ادا کر کے خرید لیا اور اسے رفاہِ عام کے لیے وقف کر دیا۔ مسجد نبوی میں جگہ کی کمی کا مسئلہ تھا۔ حضرت عثمانؓ نے ایک گراں قدر رقم صرف کر کے مسجد نبوی کی توسیع کروائی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کو عسرت اور مالی تنگی نے پریشان کیا ہوا تھا۔ اس نازک موقع پر حضرت عثمانؓ نے اس قدر مالی ایثار کیا کہ ہزاروں مجاہدین کے لیے نہ صرف اسلحہ و سواری فراہم کی بلکہ بعام کا بندوبست بھی کیا۔ حضرت عثمانؓ ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرنے کے علاوہ کئی بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری اور مالی اعانت بھی فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ جہاد میں ناداری و مفلسی کے باعث مسلمان اداس تھے اور اہل نفاق ہشاش بشاش اکڑتے پھر رہے تھے ایسے میں حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کے لیے چودہ اونٹوں پر مشتمل سامان خورد و نوش نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا تاکہ نبی کریم ﷺ اس کو مسلمانوں میں تقسیم کرادیں۔

آپؓ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ آپؓ کی زوجہ محترمہ حضرت رقیہؓ شدید علیل تھیں اس کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ مقامِ حدیبیہ میں جو بیعتِ رضوان واقع ہوئی اس کی وجہ بھی مکہ میں سفیر کی حیثیت سے آپؓ کا جانا اور وہاں آپؓ کی شہادت کی افواہ کا مشہور ہونا تھا۔

تحریر و کتابت کی مہارت کی بنا پر حضور ﷺ نے آپؓ کو کتابتِ وحی پر بھی مامور کیا تھا۔ آپؓ قرآنی آیات سے استدلال، استنباط احکام اور مسائل کے معاملات میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ عہد رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی اُن میں حضرت عثمان غنیؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔

www.ksars.org

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد آپؓ خلیفہ نامزد ہوئے۔ عہد عثمانی میں خراسان، قسطنطنیہ، آرمینیا، افریقہ میں طرابلس، بقہ اور مراکش مفتوح ہوئے۔ ایران کی فتح تکمیل کو پہنچی۔ ایران کے متصلہ ملکوں میں افغانستان، خراسان اور ترکستان کا ایک حصہ زیر نگین ہوا۔ دوسری سمت آرمینیا اور آذربائیجان مفتوح ہو کر اسلامی سرحد کوہ قاف تک پھیل گئی۔ اسی طرح ایشیائے کوچک کا ایک وسیع خطہ ملک شام میں شامل کر لیا گیا۔

اسلام کے اولین برسوں میں دعوت اسلامی کے فروغ کے پیشِ نظر قرآن پاک کو مختلف لہجوں میں پڑھنے کی اجازت تھی تاہم بعد میں مختلف لہجوں میں قرآن کا پڑھنا چند مسائل کا سبب بننے لگا۔ بطور خلیفہ حضرت عثمانؓ نے مکی لہجہ میں قرآن پاک کی تلاوت کا حکم جاری کیا۔ اس لیے آپؓ کو جامع قرآن بھی کہا جاتا ہے۔

18 ذی الحج سن 35 ہجری میں جمعہ کے دن روزے کی حالت میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے آپؓ کی شہادت ہوئی۔ آپؓ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ آپؓ کی عمر 82 سال تھی بعض نے 88 سال بھی لکھی ہے۔ آپؓ کا دورِ خلافت بارہ سال پر محیط ہے۔

حضرت علی مرتضیٰؓ

حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن، ابوتراب، المرتضیٰ اور لقب حیدر ہے۔ والد گرامی کا نام ابو طالب بن عبدالمطلب اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔

حضرت علیؓ کے والد ابو طالب قبیلہ بنو ہاشم کے سردار اور مکہ کے انتہائی با اثر لوگوں میں شامل تھے۔ حضرت محمد ﷺ نے والد اور اپنے دادا عبدالمطلب کی وفات کے بعد اپنے چچا ابو طالب کی آغوش میں پرورش پائی تھی۔ حضرت ابو طالب نے ہر موقع پر اپنے بھتیجے محمد بن عبداللہ ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا۔ ابو طالب کے بیٹے حضرت علیؓ کی ولادت رسول اللہ ﷺ کے اعلانِ نبوت سے دس برس پہلے ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی کے نزول کے بعد جن چار ہستیوں کو اسلام قبول کرنے کا شرف ملا اُن میں حضرت خدیجہ الکبریٰؓ حضرت ابو بکرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ شامل ہیں۔

www.ksars.org

نبوت کے تیرہویں سال حضرت محمد ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی۔ ہجرت کی رات کفار مکہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے گرد آپ ﷺ کو قتل کرنے کے ناپاک ارادوں کے ساتھ جمع تھے۔ حضور ﷺ کے پاس اہلِ مکہ کی کئی امانتیں موجود تھیں۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ اُن کے بستر پر لیٹ جائیں اور بعد میں یہ امانتیں ان کے مالکوں کو واپس کر کے مکہ سے مدینہ آجائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل میں حضرت علیؓ بلا خوف و خطر رسول اللہ ﷺ کے بستر پر لیٹ گئے۔ صبح سویرے کفار قتل کے ارادے سے اندر داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ کے بستر پر حضرت علیؓ کو پایا۔ کفار مکہ سخت غصہ میں پیچ و تاب کھاتے ہوئے واپس چلے گئے۔

غزوہ بدر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی نہایت محبوب صاحبزادی حضرت بی بی فاطمہؓ کو حضرت علیؓ کی زوجیت میں دے دیا۔ حضرت علیؓ اور حضرت بی بی فاطمہؓ کی اولاد میں حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت محسنؓ، حضرت بی بی زینبؓ اور حضرت بی بی اُم کلثومؓ شامل ہیں۔ حضرت محسنؓ بچپن ہی میں رحلت فرما گئے تھے۔

حضرت علیؓ نے حضور ﷺ کے ساتھ تقریباً تمام غزوات میں شرکت فرمائی اور نہایت دلیری اور بے جگری کے ساتھ اسلام کا دفاع کیا۔ غزوۂ احد میں حضور ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے زخمی بھی ہوئے۔

7 ہجری میں خیبر کا معرکہ پیش آیا۔ یہاں یہودیوں کے بڑے بڑے مضبوط قلعے تھے جن کا مفتوح ہونا آسان نہ تھا۔ بہت کوششوں کے بعد بھی قلعہ فتح نہ ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ''کل میں اُس شخص کو علم دوں گا جو کرار (بار بار حملہ کرنے والا) ہوگا۔ جو اللہ اور اس کے رسول کا محبوب ہوگا''۔ صبح نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کو طلب فرمایا اس وقت آپؓ آشوب چشم میں مبتلا تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن لگایا اور علم دیا۔ حضرت علیؓ کے ہاتھوں مرحب نامی شہ سوار ہلاک ہوا اور قلعہ خیبر فتح ہوگیا۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو باب العلم کے منفرد اعزاز سے نوازا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

www.ksars.org

خلیفہ سوئم حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد تین روز تک مسند خلافت خالی رہی۔ اس عرصہ میں لوگوں نے حضرت علیؓ سے اس منصب کے قبول کرنے کے لیے سخت اصرار کیا۔ پہلے تو آپؓ نے صاف انکار کر دیا لیکن مہاجرین و انصار کے اصرار پر منصبِ خلافت کو قبول فرمالیا۔

حالات کی مناسبت سے حضرت علیؓ نے کوفہ کو اسلامی مملکت کا دارالخلافہ بنایا۔

حضرت علیؓ نے قرآن پاک سے مکمل طور پر فیض حاصل کیا۔ آپؓ اُن اصحاب میں سے تھے جنہوں نے حضور ﷺ کے دور ہی میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا۔ ابنِ سعد میں ہے کہ ایک موقع پر فرمایا کہ میں ہر آیت کے متعلق بتا سکتا ہوں کہ یہ کہاں اور کیوں اور کس کے حق میں نازل ہوئی۔

علمِ نحو کی بنیاد حضرت علیؓ کے دست مبارک سے رکھی گئی ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو قرآن پاک غلط پڑھتے سنا، اس سے خیال پیدا ہوا کہ کوئی ایسا قاعدہ بنایا جائے جس سے اعراب میں غلطی واقع نہ ہو سکے۔ چنانچہ ایک قابل شخص کو چند قواعد بتا کر اِس فن کی تدوین پر مامور کیا۔ اس طرح علم نحو کے ابتدائی اصول بھی آپؓ ہی کی طرف منسوب ہیں۔

حضرت علیؓ کو فقہ و اجتہاد میں بھی کامل دسترس حاصل تھی۔ عہدِ رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی ان میں باب العلم حضرت علیؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ حضرت علی بن ابی طالبؓ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔

ایک بدبخت نے کوفہ میں 18 رمضان 35ھ کو جمعہ کے دن فجر کے وقت دورانِ نماز حضرت علیؓ پر تلوار سے وار کیا۔ اس حملہ میں زخمی ہونے کے تین دن بعد حضرت علیؓ نے 21 رمضان المبارک 40ھ کو 63 سال کی عمر میں شہادت پائی۔

تصوف جو شریعت کی روح اور خاصانِ اُمت کا حصہ ہے حضرت علیؓ نے اس کے حقائق و معارف بہت خوبی سے بیان کیے ہیں۔

سلاسلِ طریقت ان روحانی اسکول کو کہتے ہیں جس میں تزکیہ نفس کے ساتھ ساتھ باطن سے انسان کا رشتہ استوار کروایا جاتا ہے۔ باطن سے آگاہی کے ذریعہ انسان کا اللہ تعالیٰ سے قلبی و ذہنی ربط و

www.ksars.org

تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تقریباً تمام سلاسل تصوف حضرت علیؓ کو اپنا امام مانتے ہیں۔ حضرت جنید بغدادیؒ کا قول ہے کہ ''اصول اور آزمائش امتحان میں ہمارے شیخ الشیخ علی مرتضیٰؓ ہیں۔''

حضرت امام حسنؓ

نواسۂ رسول ﷺ حضرت امام حسنؓ کی کنیت ابو محمد اور خطاب سید اور ریحانۃ النبی ہے۔ لقب شبیہ رسول ﷺ سے مشہور ہیں۔ سنہ ہجری کے تیسرے سال رمضان المبارک میں پیدا ہوئے۔ نبی کریم ﷺ کو ولادت کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ اپنی بیٹی بی بی فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور کہا کہ مجھے بچے کو دکھاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام حسن رکھا۔

نبی کریم ﷺ کو حضرت امام حسنؓ سے غیر معمولی محبت و الفت تھی۔ نبی کریم ﷺ کبھی اپنی آغوشِ شفقت میں لیے ہوئے ہوتے تو کبھی دوش مبارک پر سوار کیے رکھتے۔ حضرت امام حسنؓ کی معمولی تکلیف سے نبی کریم ﷺ بے قرار ہو جاتے۔ ابھی امام حسنؓ آٹھ سال کے تھے کہ نانا کا یہ سایۂ شفقت سر سے اُٹھ گیا۔

صدقات و خیرات اور فیاضی و سیر چشمی حضرت امام حسنؓ کا خاندانی وصف تھا۔ اپنے اہل و عیال کے اخراجات کے علاوہ جو کچھ بچتا وہ خیرات کر دیتے۔ ایک مرتبہ آپؓ اعتکاف میں تھے کہ ایک ضرورت مند شخص نے سوال کیا۔ آپؓ اعتکاف سے نکل کر باہر آئے اور اس کی حاجت پوری فرمائی۔ لوگوں نے اعتراض کیا تو نواسۂ رسول ﷺ حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں کسی بھائی کی حاجت پوری کر دینا میرے نزدیک ایک ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہے۔

ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن کو میرا حلم اور میری صورت ملی ہے۔ نبی کریم ﷺ کو اپنے تمام اہلِ بیت میں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ بہت زیادہ عزیز تھے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ اہلِ بیت میں مجھ کو حسن و حسین سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

حضرت امام حسنؓ کا وصال 50 ہجری میں ہوا۔

www.ksars.org

حضرت امام حسینؓ

نواسۂ رسول ﷺ حضرت امام حسینؓ کی کنیت ابو عبداللہ ، لقب سید شباب اہلِ الجنہ اور ریحانۃ النبی ہے۔ آپؓ کے والد حضرت علی مرتضیٰؓ اور والدہ دخترِ رسول ﷺ حضرت بی بی فاطمہ الزہرہؓ ہیں۔

اپنی صاحبزادی بی بی فاطمہؓ کے ہاں ولادت کی خبر سن کر رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ نومولود کو اپنی گود میں لیا، پیار کیا، کانوں میں کلمۂ طیبہ پڑھا اور اذان دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے نواسہ کا نام حسین رکھا۔

حضرت امام حسینؓ کا بچپن نبی کریم ﷺ کے ساتھ غیر معمولی پیار و محبت و شفقت میں گزرا۔ مدینہ منورہ میں آپ ﷺ تقریباً روزانہ ہی اپنے دونوں نواسوں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ سے ملتے اور دونوں کو پیار کرتے اور اُن کے ساتھ کھیلا کرتے۔ نبی کریم ﷺ دونوں ننھے نواسوں کی شوخیاں دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی وصال کے وقت حضرت امام حسینؓ کی عمر سات سال تھی۔

قضا و افتا میں حضرت امام حسینؓ کو اپنے والد باب العلم حضرت علیؓ سے وافر حصہ ملا۔

50ھ میں آپ کے بھائی حضرت امام حسنؓ کا وصال ہوا۔ امیر معاویہؓ کے لڑکے یزید نے حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد منصب خلافت پر براجمان ہو کر حضرت امام حسینؓ سے اپنی بیعت کرنے پر اصرار کیا۔ حضرت امام حسینؓ اور کچھ صحابہ کرام نے یزید کی حکمرانی کو ملوکیت سمجھتے ہوئے اس کی بیعت سے انکار کر دیا۔

10 محرم، 61 ہجری کو میدانِ کربلا میں یزید کے ماتحت بد بخت سپاہیوں کے ہاتھوں حضرت امام حسینؓ کی شہادت ہوئی۔

-

www.ksars.org

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

آپؓ کا نام عائشہ اور لقب حمیرہ اور صدیقہ ہے۔ کنیت اُم عبداللہ ہے۔ آپؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی ہیں۔ والدہ ماجدہ کا نام زینب ہے۔

حضرت عائشہؓ ہجرت کے بعد حضرت محمد ﷺ کی زوجیت میں آئیں۔

حضرت عائشہؓ کی غزوہ احد میں شرکت کا پتہ چلتا ہے۔ اس جنگ میں آپؓ اور اُم سلیمؓ مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔

ربیع الاول 11ھ کو حضور ﷺ نے اس عارضی دنیا سے پردہ فرمایا۔ تیرہ دن علیل رہے جن میں آٹھ دن حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں اقامت فرمائی۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے فضائل میں ایک زریں باب یہ بھی ہے کہ آپؓ کا حجرہ اللہ کے آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مدفن بنا۔

علمی حیثیت میں حضرت عائشہؓ کو نا صرف عورتوں اور امہات المومنین پر بلکہ بعض اکابر صحابہ پر بھی فوقیت حاصل تھی۔ عہد رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی اُن میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ اُمت مسلمہ کو حضرت عائشہؓ کے ذریعہ احادیث نبوی ﷺ کا بہت بڑا خزانہ عطا ہوا ہے۔

آپؓ اکثر روزے رکھا کرتیں، حج کی بھی پابندی کرتیں اور ہر سال اس فریضہ کو ادا کرتی تھیں۔ غلاموں پر شفقت کرتیں اور ان کو خرید کر آزاد کرتی تھیں۔ آپؓ کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد 67 ہے۔

رمضان 58ھ میں حضرت عائشہؓ نے رحلت فرمائی۔ وصیت کے مطابق جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ

آپؓ کا نام ہند، کنیت اُم سلمہ ہے۔ والد کا نام ابی امیہ سہیل بن المغیرہ ہے۔ والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر ہے۔ روایت ہے کہ اُم سلمیٰؓ پہلی خاتون تھیں جو ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائیں۔

www.ksars.org

اُم سلمہؓ کے شوہر ابو سلمہؓ بہت بڑے شہسوار تھے۔ احد میں کچھ زخم لگے جن کے باعث 4 ہجری میں شہادت پائی۔ کچھ عرصہ بعد حضرت اُم سلمیٰؓ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آنے کا شرف ملا۔

ایک مرتبہ چند صحابہ نے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کی گھریلو زندگی کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں۔ آپؓ نے کہا۔

''نبی کریم ﷺ کا ظاہر و باطن یکساں ہے۔ حضور ﷺ تشریف لائے تو آپؓ نے واقعہ بیان فرمایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ''تم نے بہت اچھا کہا۔''

علمی حیثیت میں اگرچہ تمام ازواج ہی بلند رتبہ تھیں تاہم حضرت عائشہؓ اور اُم سلمہؓ کا ان میں کوئی جواب نہ تھا۔ حضرت اُم سلمیٰؓ قرآن بہت اچھا پڑھتی تھیں۔ روایت ہے کہ حضور ﷺ جس انداز میں تلاوت فرماتے آپؓ بھی اسی طرح قرآن کی تلاوت فرماتیں۔

حجۃ الوداع میں علیل ہونے کے باوجود نبی کریم ﷺ کے ساتھ آئیں۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ نے 59 ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت ابن ابی اوفیٰؓ

اسم گرامی علقمہ اور عبداللہ مشہور ہے۔ ابو معاویہ اور ابن ابی اوفیٰ کنیت ہے۔ صلح حدیبیہ سے قبل اسلام قبول کیا۔

عہد نبوی ﷺ سے حضرت عمرؓ کے ابتدائی عہد خلافت تک مدینہ منورہ میں رہے جب کوفہ آباد ہوا تو وہاں منتقل ہو گئے۔

حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کا شمار علمی لحاظ سے بھی بہت قابل ہستیوں میں ہوتا ہے۔

حضرت ابن ابی اوفیٰؓ کا علمی پایہ ان کے معاصرین میں مسلم تھا۔ مختلف فقہی مسائل میں لوگ تحقیق کے لیے ان سے رجوع کرتے تھے۔

www.ksars.org

حضرت ابن ابی اوفیؓ نے کافی عمر پائی۔ بنی امیہ کے دور تک زندہ رہے۔ 87ھ میں وفات پائی۔ کوفہ میں رہنے والے اصحاب نبوی میں آپؓ آخری بزرگ تھے۔

حضرت ابواُمامہؓ

نام صدی، کنیت ابو امامہ ہے۔ والد کا نام عجلان بن وہب ہے۔ حضرت ابو اُمامہؓ قبول اسلام کے فوری بعد حدیبیہ میں قافلہ اسلام میں شریک ہو گئے۔ بیعت رضوان کا شرف بھی ملا۔

حضور ﷺ نے آپؓ کو اپنے قبیلہ میں دعوتِ حق کے لیے بھیجا۔ بہت کوششوں سے کافی عرصہ بعد آپؓ کا سارا قبیلہ ایمان لے آیا۔

حدیث کی تبلیغ و اشاعت میں آپؓ کا خاص حصہ تھا۔ جہاں دو چار آدمی مل جاتے آپؓ انہیں حضور ﷺ کی باتیں بتاتے۔ روایت ہے کہ جب لوگ ابو امامہؓ کے پاس بیٹھتے تو وہ انہیں احادیث سناتے اور کہتے کہ ان کو سنو، سمجھو اور جو سنتے ہو اس کو دوسروں تک پہنچاؤ۔

اس وجہ سے تشنگانِ علم اکثر اس سرچشمہ فیض کے گرد نیاز مند رہتے۔

86ھ میں شام میں وفات پائی۔ وفات کے وقت عمر 106 سال تھی۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ

آپؓ کا اسم گرامی خالد اور کنیت ابو ایوب ہے۔ والد کا نام زید بن کلیب ہے۔ مدینہ میں قبیلہ خزرج کے خاندان نجار سے تعلق تھا۔ آپؓ اُس خاندان کے رئیس ترین افراد میں شمار ہوتے تھے۔ آپؓ یثرب کے اُن ممتاز و منتخب بزرگان میں سے تھے جنہوں نے ہجرت سے قبل عقبہ کی گھاٹی میں جا کر رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہجرت فرما کر یثرب تشریف لائے تو یہاں رسول اللہ ﷺ کی میزبانی کا شرف حضرت ابو ایوبؓ کو عطا ہوا۔ حضور ﷺ تقریباً دو ماہ تک اپنے ان انصاری صحابی کے ہاں مقیم رہے۔ حضرت ابو ایوب انصاریؓ حضور پاک ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔

www.ksars.org

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کا فضل و کمال اس قدر مسلم تھا کہ خود صحابہ کرام ان سے مسائل دریافت کرتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت براء بن عازبؓ، انس بن مالکؓ، ابو امامہؓ، زید بن خالد جہنیؓ، مقدام بن معدیکربؓ، جابر بن سمرہؓ، عبد اللہ بن یزید خطمیؓ جیسے صحابہ کرام آپؓ سے فیض حاصل کرتے۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے 51 ہجری میں قسطنطنیہ میں وفات پائی۔

آپؓ کی قبر قسطنطنیہ کی چہار دیواری کے قریب ہے جو آج بھی مرجع خلائق ہے۔

حضرت ابو درداءؓ

نام عویمر کنیت ابو درداء ہے۔ والد کا نام زید بن قیس اور والدہ کا نام محبتہ ہے۔ قبیلہ خزرج کے خاندان عدی بن کعب سے تعلق ہے۔

حضرت ابو درداءؓ 2 ہجری میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ احد میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر حضرت ابو درداءؓ کی شجاعت و بہادری کو دیکھتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عویمر کس قدر اچھے سوار ہیں۔''

آپؓ کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپؓ مدینہ منورہ سے دمشق منتقل ہوگئے۔ دمشق میں ان کا زیادہ تر وقت درس وتدریس میں گزرتا۔ درس کے وقت تشنگانِ علم کا بہت بڑا ہجوم رہتا تھا۔

حضرت ابو درداءؓ فقہ و حدیث میں ممتاز اصحاب میں شمار ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں آپؓ نے قرآن حفظ کر لیا تھا۔ اسی بنا پر حضرت عمر فاروقؓ نے آپؓ کو دمشق کی جامع عمری قرآن کے درس کے لیے منتخب فرمایا تھا۔

حضرت ابو درداءؓ کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔

www.ksars.org

حضرت ابو سعید خدریؓ

آپ کا نام سعید اور کنیت ابو سعید ہے۔ خاندان خدرہ سے تعلق تھا۔ والد کا اسم گرامی مالک بن سنان اور والدہ کا اسم گرامی انیسہ بنت ابی حارثہ ہے۔

ہجرت کے پہلے برس مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی۔ تعمیراتی کاموں میں حضرت ابو سعیدؓ بھی پیش پیش تھے۔ غزوۂ احد میں اپنے والد کے ہمراہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے سر سے پاؤں تک آپؓ کو دیکھا اور مسکرائے لیکن کم سن ہونے کی وجہ سے اجازت نہ دی۔

غزوۂ احد میں جب حضور ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا تو آپؓ کے والد گرامی مالک بن سنانؓ نے آگے بڑھ کر خون پونچھا اور ادب کے خیال سے زمین پر پھینکنے کے بجائے پی گئے۔ اس روز حضور ﷺ نے فرمایا۔ ''اگر کسی شخص کو ایسے شخص کے دیکھنے کی خواہش ہو جس کا خون میرے خون سے آمیز ہوا ہو تو وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔'' بعد ازاں اسی غزوہ میں مالک بن سنانؓ کی شہادت ہوئی۔

حضرت ابو سعید خدریؓ یتیموں کی پرورش کیا کرتے تھے۔ آپؓ اپنے عہد کے بڑے فقہا میں شمار ہوتے تھے۔ حدیث و فقہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے سیکھی تھی۔ آپؓ کا حلقۂ درس لوگوں سے بھرا رہتا تھا۔ کثرت سے حدیثیں یاد تھیں۔ 74ھ میں جمعہ کے دن مدینہ میں 86 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت ابو طلحہؓ

نام زید، والد کا نام سہل بن اسود اور والدہ کا نام عبادہ ہے، آپ کی کنیت ابو طلحہ ہے۔

حضرت ابو طلحہؓ یثرب میں آباد قبیلہ عمرو بن مالک کے رئیس تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے پہلے یثرب سے جب ایک مختصر قافلہ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کے لیے مکہ روانہ ہوا تو اس میں حضرت ابو طلحہؓ بھی شامل تھے۔

حضرت ابو طلحہؓ کو یہ شرف بھی ملا کہ انہیں نبی کریم ﷺ نے انصار کا نقیب مقرر فرمایا۔

ہجرت کے بعد حضرت ابو طلحہؓ انصاری کو مہاجر حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ کا بھائی بنایا گیا۔

www.ksars.org

رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد تدفین کے لیے قبر مبارک کی تیاری کا شرف بھی حضرت ابو طلحہؓ انصاری کو ملا۔

70 سال کی عمر میں 51 ہجری میں حضرت ابو طلحہؓ نے رحلت فرمائی۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ

آپ کا نام عامر اور کنیت ابو عبیدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو امین الامت کا لقب عطا فرمایا۔ والد کا نام عبد اللہ ہے۔ لیکن اپنے دادا ابن الجراح کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت ابو عبیدہؓ، حضرت ابو بکر صدیقؓ کی تبلیغ و دعوت پر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد قریش مکہ کے ظلم و ستم سے دو مرتبہ ہجرت کر کے حبشہ تشریف لے گئے۔ آخری مرتبہ سب کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ تقریباً تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

18 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت ابو قتادہؓ

حضرت ابو قتادہؓ کا اسم گرامی حارث اور لقب فارسِ رسول اللہ ﷺ ہے۔ والد کا نام ربعی بن بلدمہ اور والدہ کا نام کبشہ بنت مظہر ہے۔ آپؓ قبیلہ خزرج کے خاندان سلمہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپؓ نے اپنی کنیت ''ابو قتادہ'' سے زیادہ شہرت پائی۔

آپؓ نہایت ملنسار تھے۔ اس لیے آپؓ کے احباب کا ایک وسیع حلقہ تھا۔

www.ksars.org

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ

آپؓ کا نام عبد اللہ اور کنیت ابو موسیٰ ہے۔ آپؓ کے والد کا نام قیس بن سلیم اور والدہ کا نام طیبہ بنت وہب ہے۔ حضرت ابو موسیٰؓ کا تعلق یمن کے قبیلہ اشعر سے تھا اس لیے آپؓ اشعری مشہور ہوئے۔ آپؓ کی والدہ اپنے صاحبزادہ کی ترغیب پر ایمان لائیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ یمن میں ایک بڑے خاندان کے رئیس تھے۔ قبول اسلام کے بعد آپؓ مکہ سے واپس اپنے وطن کی طرف چلے گئے اور وہاں جا کر دین اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے اور کچھ عرصہ بعد آپؓ ایک جماعت کو لے کر مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں شریک تھے۔

حضرت ابو موسیٰؓ کو بارگاہ نبوی ﷺ میں خاص تقرب حاصل تھا۔ عہدِ رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی ان میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔ آپؓ کو قرآن پاک میں بہت زیادہ شغف تھا۔ آپؓ کی آواز نہایت اچھی اور شیریں تھی۔ حضور ﷺ کو آپؓ سے قرآن سننا بہت پسند تھا۔ حضرت ابو موسیٰؓ کی آواز کی تعریف کرتے ہوئے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ”انہیں لحن داؤدی سے حصہ ملا ہے۔“

آپؓ نے بہ اختلاف 44 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت ابو وہب جشمیؓ

آپ کا نام مالک اور کنیت ابو وہب جشمیؓ ہے۔

www.ksars.org

حضرت ابوہریرہؓ

حضرت ابو ہر یرہؓ اہلِ صفہ میں سے مشہور صحابی تھے۔ آپ کے والد کا نام عامر بن عبدذی الشریٰ ہے۔ آپؓ کا خاندانی نام عبد شمس تھا۔ اسلام لانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے آپؓ کا نام تبدیل کر کے عبد الرحمٰن رکھا، آپؓ اپنی کنیت ابو ہر یرہ سے مشہور ہوئے۔

قبولِ اسلام کے بعد حضرت ابو ہر یرہؓ نے خود کو رسول اللہ ﷺ کی خد مت میں وقف کر دیا ۔زیادہ تر وقت مسجد نبوی میں موجود رہتے۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال تک آپؓ نے شادی نہیں کی۔

حضرت ابو ہر یرہؓ لوگوں کو اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی بہت زیادہ ترغیب دلایا کرتے تھے۔ عہد رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی ان میں حضرت ابوہر یرہؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔

آپؓ صحابہ کرام کی جماعت میں بڑے حافظِ حدیث شمار کیے جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور انس بن مالکؓ بھی حفاظ میں ممتاز درجہ رکھتے تھے لیکن حضرت ابو ہر یرہؓ کو کثرت روایت پر ان پر بھی فوقیت حاصل تھی۔ حضور ﷺ فرماتے تھے کہ ”ابو ہر یرہ! علم کا ظرف ہیں۔“

مدینہ کے قریب وادی عقیق میں 57ھ میں 75 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت ابوذر غفاریؓ

آپؓ کا اسم گرامی جندب اور کنیت ابو ذر ہے۔ آپؓ کے والد کا نام جنادہ بن قیس اور والدہ کا نام رملہ ہے۔ والدہ کا تعلق قبیلہ بنو غفار سے تھااور اس وجہ سے آپؓ غفاری کہلاتے ہیں۔

حضرت ابو ذرؓ کو حضرت محمد ﷺ کی بعثت کی اطلاع ملی تو یہ مکہ روانہ ہوگئے۔ مکہ میں ان کی ملاقات حضرت علیؓ سے ہوئی۔ حضرت علیؓ کی معرفت آپؓ کی ملاقات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے ہوئی اور آپؓ نے اسلام قبول کر لیا۔

www.ksars.org

بتایا جاتا ہے کہ حضرت ابو ذر غفاریؓ نے اس وقت اسلام قبول کیا جب ساری دنیا میں صرف چار متبرک ہستیاں اس شرف سے بہرہ مند ہوئی تھیں۔ اس اعتبار سے اسلام لانے والوں میں حضرت ابو ذر غفاریؓ کا پانچواں نمبر ہے۔

ہجرت مدینہ کے بعد ابو ذر غفاریؓ مستقل آپ ﷺ کی خدمت میں آگئے اور حضور ﷺ نے حضرت منذر بن عمروؓ کے ساتھ آپ کا بھائی چارہ قائم کروادیا۔ آپؓ تحصیل علم میں بہت حریص تھے۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ کی فقیرانہ زندگی کو دیکھ کر حضور پاک ﷺ فرماتے تھے کہ ''میری امت میں سے ابو ذر میں عیسیٰ بن مریمؑ جیسا زہد ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے ابو ذر غفاریؓ کو ''مسیح الاسلام'' کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت ابو ذر غفاریؓ نے مکہ کے قریب ربذہ نامی مقام پر 31 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت ابو شریح کعبیؓ

حضرت ابو شریحؓ خویلد، کعبی، خزاعی ہیں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ آپؓ کا شمار اہلِ حجاز میں ہوتا ہے۔

68 ہجری میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

حضرت اسامہ بن شریکؓ

حضرت اسامہ بن شریکؓ کا تعلق بنو ثعلبہ سے تھا۔

حضرت اَنَسؓ

حضرت اَنسؓ اور کنیت ابو حمزہ ہے۔ لقب ''خادمِ رسول ﷺ'' ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام مالک بن نضر ہے۔ آپؓ کا تعلق مدینہ کے قبیلہ بنو خزرج سے ہے۔ آپؓ کی والدہ کا نام ام سلیم سہلہ بنت ملحان انصاریہ ہے۔

حضرت انسؓ ہجرت نبوی سے دس سال پہلے پیدا ہوئے۔

www.ksars.org

حضرت انسؓ حضور ﷺ کے خاص خادمان میں شامل تھے اور دس سال تک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر باش رہے۔

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کے دیدار کے لیے ظاہری آنکھیں ترس گئیں لیکن باطنی آنکھ پر یہ پردہ حائل نہ تھا۔ اکثر خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوتے اور صبح گریہ وزاری کا ایک طوفان بپا ہوتا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے دور خلافت میں انہیں بصرہ میں تبلیغ دین اسلام پر مامور فرمایا تو وہیں اقامت پذیر ہو گئے۔ حضور ﷺ نے آپؓ کے لیے دین و دنیا کے علاوہ خاص کر کثرت مال اور کثرت اولاد کے لیے دعا فرمائی۔ آپؓ کی عمر ایک سو تین سال ہوئی۔ آپؓ کی زندگی ہی میں آپؓ کی اولادوں کی تعداد سو تک پہنچ گئی تھی۔ آپؓ کا باغ خلاف معمول سال میں دو بار پھل دیتا تھا۔

بصرہ کے مقام پر 91ھ میں انتقال فرمایا۔

حضرت ایمن بن خریمؓ

نام ایمن ہے۔ والد کا اسم گرامی خریم ہے۔ ایمن کے والد خریم بدری صحابی ہیں لیکن ایمنؓ فتح مکہ کے زمانہ میں اسلام لائے۔ یہ شاعر بھی تھے۔

حضرت بریدہؓ

آپ کا اسم گرامی بریدہ، کنیت ابو عبداللہ ہے۔ والد کا نام حصیب بن عبداللہ ہے۔ بریدہؓ عین زمانہ ہجرت میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

6ھ میں صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ بیعتِ رضوان کا شرف بھی حاصل ہوا۔ 8ھ میں حضور ﷺ نے مکہ کی جانب کوچ کیا تو آپ بھی ہمرکاب تھے۔

حضرت بریدہؓ کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں بہت نیاز مندی حاصل تھی۔ حضور ﷺ آپ سے بے تکلفانہ ملتے، کبھی کبھی حضور ﷺ آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دیے ہوئے نکلتے تھے۔

www.ksars.org

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بصرہ آباد ہوا تو دوسرے کئی صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے بصرہ منتقل ہوگئے۔ 63 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت ثوبانؓ

اسم گرامی ثوبان اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ یمن کے مشہور حمیری خاندان سے تعلق تھا۔ نبی کریم ﷺ نے خرید کر فرمایا دل چاہے تو اپنے خاندان والوں کے پاس چلے جاؤ اور دل چاہے تو میرے ساتھ رہو، میرے ساتھ رہو گے تو اہلِ بیت میں شمار ہوگا۔ حضرت ثوبانؓ نے اہلِ خاندان کے ساتھ رہنے پر خدمت نبوی میں حاضر باش رہنے کو ترجیح دی اور تمام زندگی نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے۔

حضرت ثوبانؓ رسول اللہ ﷺ کے خاص خادم تھے۔ اس لیے بیشتر وقت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ساتھ رہنے کا موقع ملتا۔ قرب نبوی ﷺ میں رہنے کے باعث حضرت ثوبانؓ علوم نبوی ﷺ سے زیادہ بہرہ ور ہوئے۔

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد جو جماعت صاحب علم و افتاء تھی اس جماعت کے ایک رکن حضرتِ ثوبانؓ بھی تھے۔ 54 ہجری میں حمص میں وفات پائی۔

حضرت جابرؓ

آپ کا اسم گرامی جابر، کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ قبیلہ خزرج سے تعلق ہے۔ والد کا نام عبد اللہ بن عمرو، والدہ کا نام نسیبہ ہے۔ حضرت جابرؓ کے دادا (عمرو) اپنے خاندان کے رئیس تھے۔

بیعت عقبہ ثانی میں حضرت جابرؓ کو اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کے ساتھ قبول اسلام کا شرف ملا۔ حضرت جابرؓ کی عمر اس وقت تقریباً اٹھارہ برس تھی۔ اس موقع پر حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کو یہ شرف بھی ملا کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے بنو حرام کا نقیب مقرر کیا۔

رسول اللہ ﷺ کو حضرت جابرؓ سے بہت محبت تھی۔ ایک مرتبہ آپؓ بیمار ہوئے تو نبی کریم ﷺ عیادت کے لیے تشریف لائے، حضرت جابرؓ اس وقت شدت مرض سے بے ہوش تھے۔ نبی کریم

www.ksars.org

ﷺ نے وضو کر کے خود اپنے دست مبارک سے انہیں پانی کے چھینٹے دیئے۔ نبی کریم ﷺ کے دست مبارک سے ملنے والے چھینٹوں سے حضرت جابرؓ کو شفاء عطا ہوئی۔

نبی کریم ﷺ کی کسی مسلمان کے ہاں دعوت ہوتی تو آپ ﷺ اکثر جابرؓ کو بھی ساتھ لے جاتے، کبھی انہیں اپنے درِ اقدس پر ساتھ لے آتے اور ان کے ساتھ تشریف فرما ہو کر کھانا کھاتے۔

مدینہ میں 74ھ میں وفات پائی۔

حضرت حارثہ بن وہبؓ

آپؓ خزاعی اور حضرت عبداللہ بن عمر بن خطابؓ کے ماں شریک بھائی تھے۔ ان کا شمار کوفیین میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحٰق سبیعی نے روایت کی ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ

حضرت حذیفہؓ کی کنیت ابو عبداللہ العبسی ہے۔ لقب صاحب السر ہے۔ والد گرامی کا نام حسیل بن جابر ہے۔ والدہ کا نام رباب بنت کعب ہے۔

ہجرت سے پہلے ہی آپ کے والدین مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت حذیفہؓ خاندانی اعتبار سے مکی اور پیدائشی لحاظ سے مدنی تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا میں مہاجر ہوں یا انصاری؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ”تمہیں اختیار ہے مہاجر کہلاؤ یا انصاری۔“

ان کی جانب سے کفار سے کیے گئے ایفائے عہد کے تحت نبی کریم ﷺ نے انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کی اجازت نہ دی۔

غزوۂ احد میں والد کے ہمراہ شریک ہوئے۔ غزوۂ خندق میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ کو رسول اللہ ﷺ نے دشمن افواج کی خبر گیری کے لیے روانہ کیا۔

حضور ﷺ کے انتہائی معتمدین صحابہ میں ان کا لقب ”محرم راز نبوی“ تھا۔

www.ksars.org

عہد رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی ان میں حضرت حذیفہ بن یمانؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔

حضرت حکیم بن حزامؓ

نام حکیم بن حزام اور کنیت ابو خالد ہے۔ قریشی اسدی ہیں۔ حضرت حکیم بن حزامؓ اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بھتیجے تھے۔ یہ عرب کے معززین میں شمار کیے جاتے تھے۔

فتح مکہ کے وقت اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرتے وقت آپ کی عمر 60 سال تھی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی آپؓ نے 60 سال عمر پائی۔

54ھ میں 120 سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

حضرت رافع بن خدیجؓ

نام رافع اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ آپؓ کا تعلق یثرب کے قبیلہ اوس سے ہے۔ والد کا نام خدیج بن عدی ہے۔ والدہ کا نام حلیمہؓ بنت عروہ ہے۔

حضرت رافعؓ بنو حارثہ کے رئیس اور سردار تھے،

غزوۂ بدر کے وقت آپؓ کی عمر 14 سال تھی۔ حضور ﷺ نے کم عمری کی وجہ سے آپؓ کو شرکت کرنے کی اجازت نہ دی۔ دوسرے سال غزوۂ احد میں رافعؓ کو محاذ پر جانے کی حضور ﷺ سے اجازت مل گئی۔

اسی غزوہ میں حضرت رافعؓ کے سینہ میں ایک تیر لگا جو ہڈیوں کو توڑتا ہوا اندر گھس گیا، لوگوں نے کھینچا تو نوک اندر رہ گئی۔ حضور ﷺ کو خبر ہوئی تو فرمایا۔" میں تمہارے نسبت قیامت میں (تمہاری) شہادت (کی گواہی) دوں گا۔

حضرت رافع بن خدیجؓ نے 74 ہجری میں وفات پائی۔

www.ksars.org

حضرت رافع بن مکیثؓ

حضرت رافع بن مکیثؓ کا تعلق قبیلہ جہنیہ سے ہے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔

حضرت زبیر بن عوامؓ

نام زبیر اور کنیت ابو عبداللہ ہے۔ لقب حواریِ رسول ﷺ ہے۔ والد کا نام عوام اور والدہ کا نام صفیہ ہے۔ ذات نبوی ﷺ کے ساتھ حضرت زبیرؓ کو متعدد نسبتیں حاصل تھیں۔ حضرت زبیرؓ کا سلسلہ نسب قصی بن کلاب پر محمد بن عبداللہ ﷺ سے مل جاتا ہے، آپؓ کی والدہ حضرت صفیہؓ سرور کائنات ﷺ کی پھوپھی اور سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی بہن تھیں۔ اس طرح زبیرؓ حضرت حمزہؓ کے بھتیجے اور حضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ اس کے علاوہ حضرت ابو بکرؓ کے داماد بھی تھے۔

حضرت زبیرؓ ہجرت نبوی ﷺ سے اٹھائیس سال قبل پیدا ہوئے۔

حضرت زبیرؓ نے سولہ یا سترہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ کفار مکہ کے ظلم و ستم کے باعث حبشہ ہجرت فرمائی۔ آپؓ تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت زبیرؓ ایک انتہائی دلیر اور بے خوف صحابی تھے۔ اسلام کے دفاع کے لیے انہوں نے کئی خطرات کا بے خوفی سے سامنا کیا۔ انؓ کی جرات مندانہ خدمات پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ کہہ کر نوازا۔ ''تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے یہ بھی فرمایا کہ ''ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں، میرا حواری زبیر ہے۔''

حضرت زبیر بن عوامؓ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔

حضرت زبیرؓ نے 36 ہجری میں 64 سال کی عمر میں شہادت پائی۔

www.ksars.org

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ ان کے والد کا نام مالک بن وہیب ہے۔ والدہ کا نام حمنہ ہے۔ قبیلہ قریش سے تعلق ہے۔

اولین دور میں ہی 17 سال کی عمر میں اسلام لے آئے تھے۔ حضرت سعدؓ کی والدہ اپنے بیٹے کے قبول اسلام کی سخت مخالف تھیں۔ چونکہ وہ اپنی والدہ کے فرمانبردار تھے اس لیے یہ آزمائش بہت سخت تھی۔

غزوہ بدر میں آپؓ کے بھائی حضرت عمیرؓ نے شہادت پائی۔

غزوہ احد میں چند مسلمانوں کی غفلت سے بھگدڑ مچ گئی۔ اس نازک موقع پر حضرت سعدؓ کے قدموں میں کوئی لغزش نہ آئی۔ آپؓ تیر اندازی میں کمال رکھتے تھے۔ جب کفار کا نرغہ ہوا تو انہوں نے کمال مہارت سے تیر اندازی کرتے ہوئے دشمن کی پیش قدمی کو روکے رکھا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ آپؓ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ آپؓ کو اپنے ترکش سے تیر نکال کر دیتے جاتے اور ان کی تیر اندازی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ''اے سعد! تیر چلا۔ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ایسے ستائشی کلمات حضرت سعدؓ کے علاوہ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے لیے منقول ہیں۔ تاہم غزوہ احد میں یہ فخر صرف حضرت سعدؓ کے لئے ہی مخصوص رہا۔ آپؓ عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں۔

اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی کہ وہ بڑے مستجاب الدعوات ہیں۔ لوگ ان سے دعا کی تمنا رکھتے تھے۔ روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے حق میں دعا کی تھی کہ ''اے اللہ ان کے تیر کو سیدھا پہنچا دے اور ان کی دعا قبول فرما لے۔''

55ھ میں بعمر 70 سے کچھ اوپر مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

www.ksars.org

حضرت سعید بن زیدؓ

اسم گرامی سعید اور کنیت ابو الاعور ہے۔ والد کا نام زید اور والدہ کا نام فاطمہ بنت بعجہ ہے۔ حضرت سعید بن زیدؓ کا سلسلہ نسب کعب بن لوی پر حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ سے اور نفیل پر حضرت عمر بن خطابؓ سے مل جاتا ہے۔ حضرت سعیدؓ کے والد زید ان سعادت مند بزرگوں میں سے ہیں جو زمانہ کفر میں بھی ہر قسم کے فسق و فجور اور بت پرستی سے بے زار تھے۔

ایام جاہلیت میں لوگ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے لیکن سعیدؓ کے والد زید ان معصوم لڑکیوں کو بچا کر انہیں اپنی کفالت میں لے لیتے اور جب ایسی کوئی لڑکی بڑی ہو جاتی تو اس کے باپ سے کہتے، چاہو تو واپس لے لو اور چاہو تو میری کفالت میں رہنے دو۔

حضرت سعید بن زیدؓ نے اپنی نیک بخت بیوی حضرت فاطمہؓ بنت خطاب کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ یہی وہ فاطمہؓ ہیں جن سے قرآن سننے کے بعد حضرت عمرؓ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

حضرت سعیدؓ عشرہ مبشرہ میں شامل ہیں۔

51 ہجری میں تقریباً ستر سال کی عمر میں مقام عقیق میں وفات پائی اور وہاں سے ان کے جسد خاکی کو مدینہ لا کر تدفین کی گئی۔

حضرت سعید بن عاصؓ

آپؓ 1 ہجری میں پیدا ہوئے۔ نام سعید رکھا گیا۔ والد کا نام عاص بن سعید ہے۔ والدہ کا نام اُم کلثوم ہے۔ مکہ میں سعید کے آباؤ اجداد کا شمار بڑے رئیسوں میں ہوتا تھا۔

حضرت سعیدؓ نے جب ہوش سنبھالا تو ارد گرد اسلام کو سایہ فگن دیکھا۔

حضرت عثمان غنیؓ نے مصاحف کی کتابت کے لیے جو جماعت منتخب کی تھی اس جماعت میں حضرت سعیدؓ بھی شامل تھے۔ قرآن پاک کی کتابت میں صرف و نحو اور زبان کی صحت کی نگرانی حضرت سعیدؓ کے ذمہ تھی۔

حضرت سعیدؓ نے 69 ہجری کو وفات پائی۔

www.ksars.org

حضرت سفیان بن اسیدؓ

آپؓ کا نام سفیان ہے۔ والد کا نام اسید الحضری الشامی ہے۔ آپؓ کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں مروج ہیں۔

حضرت سہل بن سعدؓ

نام سہل کنیت ابو العباس، ابو مالک اور ابو یحییٰ ہے۔ والد کا نام سعد ہے۔ آپؓ کے والد نے آپ کا نام حزن رکھا لیکن نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان کا نام حزن سے بدل کر سہل رکھ دیا۔

91 ہجری میں آپؓ نے وصال فرمایا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ

آپؓ کا نام طلحہ اور کنیت ابو محمد قریشی ہے۔ ابتداء میں ہی اسلام لے آئے۔ غزوۂ بدر کے موقع پر میدانِ جنگ میں موجود نہ تھے کیونکہ انہیں اور حضرت سعید بن زیدؓ کو نبی کریم ﷺ نے کافروں کے قافلہ کا پتہ چلانے کے لئے بھیج دیا تھا جس میں ابو سفیان غلہ لے کر آرہا تھا۔ غزوۂ احد کے روز نبی کریم ﷺ کی حفاظت پر معمور تھے۔ غزوۂ احد میں حضرت طلحہؓ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس روز رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت کی۔ احد میں جب نبی کریم ﷺ کے قریب آنے کے لیے کفار اپنی پوری کوششیں کر رہے تھے اور پے در پے مسلمانوں پر وار کر رہے تھے ایسے میں حضرت طلحہؓ نے کفار کے حملہ کو روکنے اور دشمنوں پر حملہ کرنے میں اتنی تیز تلواریں چلائیں کہ ہاتھ کی انگلیاں سُن ہو گئیں۔ کفار کی جانب سے جب تیروں کی بارش ہوئی تو ان تیروں سے نبی کریم ﷺ کو بچانے کے لیے اپنی کمر کو ڈھال بنا کر اس طرح کھڑے ہو گئے کہ تمام کمر تیروں سے چھلنی ہو گئی لیکن قدم نہ ڈگمگائے۔ معرکۂ احد میں با اختلاف روایت پچھتر زخم آئے جس میں سے کچھ نیزے اور تلواروں اور زیادہ تر تیروں کے تھے۔ اس دن سب سے زیادہ زخموں سے نڈھال جسم حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کا تھا۔

www.ksars.org

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ کا شمار بھی عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

جمادی الثانی 30ھ میں انتقال ہوا اور بصرہ میں انتقال ہوا۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ

نام عبادہ اور کنیت ابو الولید ہے۔ والد کا نام صامت بن قیس ہے۔ والدہ کا نام قرۃ العین ہے۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ ایک طویل القامت، مضبوط جسم اور خوبصورت انسان تھے۔ سردار انِ انصار میں سے تھے۔ ابھی عنفوان شباب میں تھے کہ مکہ میں اسلام کی صدا بلند ہوئی۔ یہ ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہوں نے بیعت عقبہ اولیٰ میں اسلام قبول کیا۔ مکہ سے مسلمان ہو کر واپس آئے اور اپنی والدہ محترمہ کو مشرف بہ اسلام کیا۔

حضور ﷺ نے حضرت عبادہؓ کو ایک مقام کا عامل بھی مقرر فرمایا۔

حضرت عبادہؓ فضلائے صحابہ میں سے تھے۔ قرات کا خاص فن تھا۔ انہوں نے حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا۔ اسلام کا پہلا مدرسہ جو عہد نبوی ﷺ میں قائم ہوا وہ صفہ تھا۔ آپؓ اہلِ صُفّہ میں سے بھی تھے۔

34 ہجری میں 76 سال کی عمر میں شام میں انتقال فرمایا۔

حضرت عباس بن عبد المطلبؓ

آپ کا اسم گرامی عباس، کنیت ابو الفضل ہے۔ والد کا نام عبد المطلب اور والدہ کا نام نتیلہ ہے۔ حضرت عباسؓ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں لیکن عمروں میں کچھ زیادہ فرق نہ تھا۔ حضرت عباسؓ دو تین برس ہی حضور ﷺ سے بڑے تھے۔

حضرت عباسؓ قریش کے ایک سربرآوردہ رئیس تھے۔ خانہ کعبہ کے اہتمام و انصرام کا عہدہ حضرت عباسؓ کو اپنے والد عبد المطلب سے وراثت میں ملا۔

حضرت عباسؓ نے 32 ہجری میں 88 سال کی عمر میں وفات پائی۔

www.ksars.org

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

نام عبدالرحمٰن اور کنیت ابو محمد ہے۔ والد کا نام عوف ہے۔ والدہ کا نام شفاء ہے۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ کا اصلی نام عبد عمر تھا۔ ایمان لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے بدل کر عبدالرحمٰن رکھا۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ واقعہ فیل کے دسویں سال میں پیدا ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ کے معرفت اس وقت اسلام قبول کیا جب صرف چند روشن ضمیر لوگ اس شرف سے بہرہ مند ہوئے تھے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حبشہ اور پھر یثرب ہجرت کی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے۔ واقعہ احد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جانثاری میں بدن پر بیس زخم کھائے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی صحبت نے حضرت عبدالرحمٰنؓ کو علم و فضل و کمال سے مزین کر دیا تھا۔

75 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ

آپؓ کا نام عبداللہ ہے۔ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کے بیٹے ہیں۔ ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش شعب ابو طالب میں ہوئی۔ حضرت عباسؓ اپنے صاحبزادہ کو بارگاہِ نبوی ﷺ میں لے آئے۔ آپ ﷺ نے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر دعا فرمائی۔

ایک موقع پر حضور ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی۔

"الٰہی! عبداللہ کو حکمت و دانائی عطا فرما!"

رسول اللہ ﷺ کی دعا اور آپ ﷺ کی صحبتِ کیمیاء اثر کا اعجاز دنیا نے اس طرح دیکھا کہ یہ ہاشمی جوان حکمت و دانائی میں بڑے بڑے دانشمندوں اور حکماء پر بازی لے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو اللہ تعالیٰ نے ایک حساس دل، پاکیزہ ذہن اور نہایت قوی حافظہ عطا فرمایا تھا۔

www.ksars.org

امت محمد یہ ﷺ کے بڑے عالموں اور بہترین اشخاص میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ حضور ﷺ نے حکمت، فقہ، تاویل قرآن کی آپ کے لیے دعا فرمائی تھی۔

طائف میں 68ھ میں 71 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن بسرؓ

اسم گرامی عبداللہ سلمی مازنی اور والد کا نام بسر ہے۔ آپؓ کی والدہ محترمہ، بھائی عطیہ اور بہن صماء کو بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل ہے۔

آپؓ شام میں قیام پذیر ہوئے۔ حمص میں 88 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ

نام عبداللہ اور کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے۔ آپؓ امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے صاحبزادہ ہیں۔ والدہ کا نام زینب ہے۔ نزول وحی سے ایک سال پہلے پیدا ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر باش رہنے کا اعزاز ملا۔ آپؓ کو تلاوتِ قرآن کی طرف غیر معمولی شغف تھا۔ قرآن پاک کی آیات پر فکر وتدبر میں زندگی کا ایک بڑا حصہ صرف کیا۔

تفسیر قرآن کے بعد حدیث نبوی میں بھی ابن عمرؓ کا شمار اساطین حفاظ حدیث میں ہوتا ہے۔ آپؓ کی ذات مبارک سے حدیث کا وافر حصہ اشاعت پذیر ہوا۔ حضرت ابن عمرؓ حضور ﷺ کے وصال کے بعد ساٹھ سال تک حیات رہے۔ اس میں آپؓ کا مشغلہ صرف علم کی اشاعت تھا اسی لیے آپؓ نے کوئی عہدہ لینا پسند نہ فرمایا۔

74ھ میں 83 سال کی عمر میں رحلت فرمائی۔

www.ksars.org

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ

حضرت عبد اللہؓ، حضرت عمرو بن العاصؓ کے صاحبزادہ ہیں۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کو حضرت عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں فاتح مصر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی کنیت ابو محمد اور ابو عبد الرحمان ہے۔ والدہ کا نام ریطہ ہے۔

قبول اسلام کے بعد حضرت عبداللہؓ اکثر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہنے لگے۔ ایک روز حضور ﷺ کے ارشادات کو تحریر کر لینے کی اجازت طلب کی، نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو یہ اجازت مرحمت فرما دی۔ حضرت عبداللہؓ نے احادیث لکھنا شروع کر دیں۔ احادیث نبوی ﷺ کے دنیا بھر میں اس پہلے تحریری مجموعہ کا نام انہوں نے ''صادقہ'' رکھا۔

حضرت عبداللہؓ کا اکثر وقت یا تو خدمت نبوی ﷺ میں بسر ہوتا یا پھر آپؓ اپنے گھر میں عبادات میں مصروف رہتے۔ آپؓ کثرت سے روزے بھی رکھا کرتے۔ کثرت عبادت کی وجہ سے اہل و عیال کی طرف توجہ اور دنیاوی معاملات زیادہ متاثر ہونے لگے۔ حتیٰ کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی عبادات میں اعتدال کی تاکید فرمائی اور بیوی بچوں کا خیال رکھنے کی تلقین کی۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو عبرانی زبان پر بھی عبور حاصل تھا۔ آپؓ کا سن وفات عموماً 65ھ بتایا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

آپؓ کا نام عبد اللہ، کنیت عبد الرحمٰن ہے۔ والد کا نام مسعود اور والدہ کا نام ام عبد ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ابتدائی دور میں اسلام لانے والوں میں شامل ہیں۔ شمار میں آپؓ چھٹے مسلمان ہیں۔ قبول اسلام کے بعد عبداللہ بن مسعودؓ نے خود کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔

عبداللہ بن مسعودؓ کو حجرہ مبارک میں بھی آنے جانے کی اجازت تھی۔ اس طرح عبداللہ بن مسعودؓ کی تربیت رسول اللہ ﷺ کے گھر پر ہوئی۔ عبداللہ بن مسعودؓ کو حضور ﷺ کی سیرت و کردار اور عادات کے مشاہدہ کے بھرپور مواقع ملے۔

www.ksars.org

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن فہمی اور اسلام کے احکامات سیکھے۔ رسول اللہ ﷺ کو آپؓ کی تلاوت بہت پسند تھی۔ آپؓ نے قرآن پاک کی 70 سورتیں براہ راست حضور ﷺ سے سیکھیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ صحابہ کرام میں وہ پہلے فرد ہیں جنہوں نے اولین دور اسلام میں خانہ کعبہ میں با آواز بلند قرآن کی تلاوت کی۔

حضرت عبد اللہؓ نے کفار مکہ کی مسلسل ایذا رسانیوں سے تنگ آکر دو مرتبہ حبش کی جانب ہجرت کی پھر یثرب ہجرت کر گئے۔

آپؓ تمام غزوات میں شریک رہے۔

عہد رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی اُن میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بھی شامل ہیں۔

32ھ میں 61 سال کی عمر میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

حضرت عطیہ بن عُروہؓ

عطیہ بن عُروہؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بنو سعد بن لیث کے ایک وفد کے ہمراہ حاضر تھے۔ اس وقت نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے۔

"حق تعالیٰ! جو تجھے دے اسے لے لے، اور لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر کیونکہ اونچا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچا ہاتھ لیے جانے والا اور اللہ کے مال سے سوال کیا جانے والا ہے جو اسے دیا جاتا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ

صحابی رسول ﷺ حضرت عقبہ بن عامرؓ انصاری ہیں۔ آپ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ آپؓ کا تعلق قبیلہ بنو خزرج سے تھا۔ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو دربارِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔

www.ksars.org

علم و فضل کے اعتبار سے حضرت عقبہؓ ممتاز شخصیت تھے۔ عقبہ کتاب اللہ کے قاری، فرائض کے ماہر فقیہ، فصیح اللسان شاعر اور بلند مرتبہ شخص تھے۔

آپؓ کا ایک خاص اعزاز سفر میں حضور پاک ﷺ کی سواری کی مہار تھامنا تھا۔

قرآن پاک کی تلاوت سے خاص شغف تھا۔ ایک مرتبہ جب آپؓ سفر میں حضور ﷺ کی رفاقت میں تھے اور آپ ﷺ کی سواری اقدس کھینچ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عقبہ! میں تم کو دو بہترین سورتیں پڑھنے کے لیے بتاتا ہوں، آپؓ نے عرض کی۔ نوازش، کرم ہوگا۔ ارشاد ہوا سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھو۔

آپؓ نے بعض سورتیں خود رسول اللہ ﷺ سے سیکھی تھیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے قدموں سے چمٹ گئے اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ ﷺ! مجھے سورۂ ہود اور یوسف پڑھایئے۔

عہد فاروقی میں شام کی فتوحات میں مجاہدانہ شریک ہوئے۔ دمشق کی فتح کا مژدہ حضرت عمرؓ کے پاس یہی لائے تھے۔

آپؓ کی وفات کے بارے میں مختلف روایتیں ہیں۔ بہ روایت صحیح 58ھ میں وفات پائی۔

حضرت عمران بن حصینؓ

نام عمران اور کنیت ابو نُجید ہے۔ والد کا نام حصین بن عبید ہے۔ مکہ کے قریبی علاقے کے رہنے والے تھے۔ ہجرت کی ابتداء میں اسلام لائے۔ آپؓ کے ہمراہ آپ کے والد گرامی حصین اور بہن بھی شرف اسلام سے بہرہ مند ہوئے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد مدینہ منورہ سے واپس اپنے آبائی وطن لوٹ گئے۔

عمرانؓ گو مکہ کے قریب اپنے وطن میں رہتے تھے لیکن ذوق جہاد میں غزوات کے موقع پر مدینہ پہنچ جاتے تھے۔ فتح مکہ میں حضور ﷺ کے ہمرکاب تھے اور ان کے قبیلہ کا علم ان کے ہی ہاتھ میں تھا۔

www.ksars.org

حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دینے کے لئے بکثرت مدینہ آتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کا اتنا اثر لیا کہ مدینہ آنا جانا چھوڑ دیا اور گوشہ نشیں ہو گئے۔

عام طور پر لباس بہت سادہ ہوتا لیکن کبھی کبھی نعمت اور اظہار تشکر کے لیے بیش قیمت لباس زیب تن کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ خلاف معمول خز کی چادر اوڑھ کر نکلے اور کہنے لگے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ کسی بندہ پر احسان وانعام کرتا ہے تو اس کا ظاہری اثر بھی اس پر ہونا چاہیئے۔

52ھ میں آپ نے وصال فرمایا۔

حضرت عمرو بن ابی سلمہؓ

عمرو بن ابی سلمہؓ ام المومنین حضرت سلمہؓ کے پہلے شوہر کے بھتیجے تھے۔ آپؓ کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ آپ کا نام عبد اللہ بھی بتایا گیا ہے۔ وفات نبوی ﷺ کے وقت آپؓ کی عمر نو سال بتائی گئی ہے۔ لیکن آپؓ نے نبی کریم ﷺ سے سماعت حدیث کی اور انہیں یاد رکھا۔

83ھ میں وفات پائی۔

حضرت عمرو بن مرہؓ

اسم گرامی عمرو اور کنیت ابو مریم ہے۔ والد کا نام مرہ بن عبس ہے۔ عمرو بن مرہؓ کے اسلام لانے کی مخالفت تمام قبیلہ نے کی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت معاذؓ سے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ حصول تعلیم کے بعد اپنے قبیلہ میں واپس گئے اور دین حق کی تبلیغ فرمائی۔ ان کی مخلصانہ کوششوں اور عظیم کردار کو دیکھ کر وہ لوگ جو پہلے اسلام لانے پر ان کے مخالف ہو گئے تھے ان کی کوششوں سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔

عبد اللہ الملک کے زمانہ میں وفات پائی۔

www.ksars.org

حضرت عوف بن مالکؓ

ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریم ﷺ نے ابو الدرداءؓ اور عوف بن مالکؓ کے درمیان عقد مواخاۃ قائم کیا۔ فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے قبیلہ اشجع کا جھنڈا عوف بن مالکؓ کو دیا تھا۔

حضرت عیاض بن حمادؓ

اسم گرامی عیاض اور والد کا نام حماد ہے۔ آپ بعثت سے قبل ہی حضور ﷺ کے دوستوں میں شامل تھے۔ آپؓ کے اسلام لانے کا زمانہ صحیح طور پر متعین نہیں ہو پایا غالباً فتح مکہ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت فضالہ بن عبیدؓ

فضالہؓ کی کنیت ابو محمد ہے والد کا نام عبید بن نافذ اور والدہ کا نام عقبہ ہے۔

حضرت فضالہؓ کے والد اپنے قبیلہ کے سردار تھے۔ حضرت فضالہؓ مدینہ میں اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ غزوہ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ بیعتِ رضوان کا شرف بھی حاصل ہوا۔ عہد نبوی ﷺ میں شام کی فتوحات میں حصہ لیا۔

53 ہجری میں وفات پائی۔

حضرت معاذ بن جبلؓ

نام معاذ اور کنیت ابو عبد الرحمٰن ہے۔ لقب امام الفقہاء کنز العلماء اور عالم ربانی ہیں۔ آپ کے والد کا نام جبل بن عمرو ہے۔

نبوت کے بارہویں سال حضرت معاذ بن جبلؓ ایمان لائے۔ اس وقت آپؓ کی عمر 18 سال تھی۔ حضرت معاذؓ کو سرکار رسالت مآب ﷺ میں بہت قربت حاصل رہی۔

حضور ﷺ نے حضرت معاذؓ کو یمن کا حاکم مقرر کیا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ سے پوچھا: ”جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟“

www.ksars.org

حضرت معاذؓ نے عرض کیا: ''کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا۔''

حضور ﷺ نے پوچھا: ''اگر تمہیں کتاب اللہ میں کوئی فیصلہ نہ ملے تو پھر کیا کرو گے؟''

حضرت معاذؓ نے عرض کیا: ''پھر میں سنت رسول کے مطابق فیصلہ کروں گا۔''

حضور ﷺ نے پھر فرمایا: ''اگر بالفرض سنت نبوی میں بھی تمہیں کوئی چیز نہ ملے تو کیا کرو گے؟''

حضرت معاذؓ نے عرض کیا۔ ''پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور ذرا برابر بھی کوتاہی نہ کروں گا۔''

حضرت معاذ بن جبلؓ کا جواب سن کر نبی کریم ﷺ بہت خوش ہوئے اور حضرت معاذؓ کے سینے پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا:

''اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق دی جس سے اللہ کا رسول راضی ہے۔''

حضور ﷺ نے جن چار اشخاص کو معلمِ قرآن کہا، ان میں سے ایک آپؓ بھی تھے۔ عہد رسالت ﷺ میں جن چند افراد کو نبی کریم ﷺ کی جانب سے مسائل کے جواب دینے اور فتویٰ دینے کی اجازت ملی ان میں حضرت معاذ بن جبلؓ کا شمار بھی ہوتا ہے۔

18ھ میں 36 سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت معقل بن یسارؓ

نام معقل، کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ والد کا نام یسار بن عبد اللہ ہے۔ صلح حدیبیہ سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے۔ صلح حدیبیہ میں حضور ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ بیعت رضوان میں شریک تھے۔ جس وقت حضور ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ آپ ایک شاخ سے حضور ﷺ پر سایہ کیے ہوئے کھڑے تھے۔

www.ksars.org

حضرت معقلؓ کی قوت فیصلہ کی وجہ سے حضرت عمرؓ انہیں بہت مانتے تھے۔ مختلف امور میں ان سے مشورہ کرتے اور بڑی بڑی خدمتیں ان کے سپرد کرتے۔

حضرت معمر بن عبداللہؓ

اسم گرامی معمر ہے۔ والد کا نام عبداللہ بن نضلہ ہے۔ حضرت معمرؓ ابتدائی دور اسلام میں ایمان لائے اور حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے۔ اس سفر میں نبی کریم ﷺ کی سواری مبارک کا اہتمام حضرت معمرؓ کے سپرد تھا۔ سواری کا کجاوہ وغیرہ یہی کستے تھے۔

اسی حج میں حضرت معمرؓ کو حضور ﷺ کے موئے مبارک تراشنے کا شرف بھی ملا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ

نام مغیرہ، کنیت ابو عبداللہ ہے۔ آپ مکی ہیں۔ غزوہ خندق کے سال یعنی 5ھ میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ آ گئے۔

حضور ﷺ کے وصال کے بعد جب جسم انور قبر میں رکھ دیا گیا تو حضرت مغیرہؓ کی انگوٹھی قبر میں گر گئی۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا: ”مغیرہ! اسے نکال لو۔ چنانچہ مغیرہؓ قبر مبارک میں اترے اور حضور ﷺ کے قدم مبارک کو اپنے ہاتھوں سے چھوا اور باہر آ گئے۔ اس کے بعد قبر مبارک بند کر دی گئی۔ اسی وجہ سے مغیرہؓ لوگوں سے یہ فخریہ کہا کرتے کہ تم سب میں حضور ﷺ سے جدا ہونے والا آخری فرد میں ہوں۔

حضرت مغیرہؓ کا انتقال 50ھ میں کوفہ میں ہوا۔ وفات کے وقت عمر 70 سال تھی۔

حضرت مقدام بن معدیکربؓ

نام مقدام اور کنیت ابو کریمہ ہے۔ حضرت مقدام بن معدیکربؓ قبیلہ کندہ سے تعلق رکھتے تھے۔ 87 ہجری میں شام کے شہر حمص میں 91 سال کی عمر میں وفات پائی۔

www.ksars.org

حضرت میمونہ بنت سعدؓ

حضرت میمونہؓ بنت سعد نبی کریم ﷺ کی آزاد کردہ خادمہ تھیں۔ ان سے بہت سی احادیث منسوب ہیں۔

حضرت نبیط بن شریطؓ

حضرت نبیط بن شریطؓ کا تعلق قیس غیلان سے ہے۔ کنیت ابو سلمہ ہے۔ اپنے والد کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ

آپؓ کا خاندانی نام نعمان اور کنیت ابو عبد اللہ ہے والد کا نام بشیر بن سعدؓ ہے۔ جنہوں نے عقبہ ثانیہ میں رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا۔ والدہ محترمہ کا نام عمرۃ بنت رواحہ ہے۔ آپؓ کا تعلق انصار سے تھا۔

حضور ﷺ کو نماز پڑھتا دیکھتے اور یاد رکھنے کی کوشش کرتے۔ منبر کے قریب بیٹھ کر وعظ سنتے۔

حضور ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً دس سال تھی۔

حضرت واثلہ بن اسقعؓ

اسم گرامی واثلہ اور کنیت ابو قرضاضہ ہے۔ والد کا نام اسقع بن عبد العزیٰ ہے۔ آپؓ غزوہ تبوک سے کچھ عرصہ پہلے اسلام لائے۔

ابتداء میں نہایت نادار تھے۔ آپ اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے بہت خوشحالی عطا فرمائی۔ خوشحالی میں آپ نہایت فیاض اور سیر چشم تھے اور صبح و شام دونوں وقت لوگوں کو بلا کر کھانے میں شریک کرتے تھے۔

www.ksars.org

کہا جاتا ہے کہ انہیں تین سال حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر باش رہنے اور آپ ﷺ سے استفادہ کے مواقع ملتے رہے۔

85ھ میں 105 سال کی عمر میں بیت المقدس میں وفات پائی۔

حضرت یعلی بن مرہؓ

نام یعلی والد کا نام مرہ ہے۔ حضرت یعلی بن مرہؓ کا تعلق بنو ثقیف سے تھا۔ حدیبیہ، خیبر اور فتح مکہ کے علاوہ حنین، طائف اور تبوک میں بھی شریک رہے۔

www.ksars.org

ضمیمہ۔ب۔راویانِ تابعین:

حضرت ابو اسحاقؒ

آپ کا نام عمرو اور کنیت ابو اسحاق ہے۔ والد کا اسم گرامی عمرو بن عبد اللہ ہے۔ ابو اسحاقؒ کی پیدائش عہد عثمانی کے آخیر عہد میں ہوئی۔ مرکز علم کوفہ میں ابو اسحاقؒ کی پرورش ہوئی۔ قرآن پاک کے بہت مشہور قاری مانے جاتے تھے۔ عبد اللہ بن مسعودؓ کے اصحاب ان کو عمراء القاری کہتے تھے۔

حدیث کے اکابر حفاظ میں سے تھے۔ حضرت ابو اسحاقؒ نے ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابن زبیرؓ، معاویہؓ، زید بن ارقمؓ، جابر بن سمرہؓ، رافع بن خدیجؓ سے حدیثیں سماعت کیں۔

127ھ میں تقریباً سو سال کی عمر میں وفات پائی۔

حضرت ابوالاحوصؒ

حضرت ابوالاحوصؒ کا اصل نام عوف ہے۔ آپ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ ملک بن فضلہ کے بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ابن مسعودؓ اور ابو موسیٰؓ سے احادیث سنیں۔ آپؒ سے حسن بصری اور ابو اسحٰق اور عطاء بن یسامی نے روایات کی ہیں۔

حضرت ابو حرہ رقاشیؒ

حضرت ابو حرہ رقاشیؒ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا نام حنیفہ ہے۔

حضرت بشیر بن میمونؒ

حضرت بشیر بن میمونؒ اپنے چچا حضرت اسامہ بن اخدریؓ سے روایت کرتے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کے دستِ حق پر بیعت حاصل کرنے کا شرف حاصل تھا۔

www.ksars.org

حضرت حکیم بن معاویہ قشیریؒ

حضرت حکیم بن معاویہ قشیریؒ قبیلہ نمیر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے والد حضرت معاویہ بن حیدہ قشیریؓ سے روایت کی ہے۔

حضرت سالم بن عبداللہؒ

نام سالم کنیت ابو عمر ہے۔ والد کا نام عبد اللہ بن عمر بن خطاب ہے۔ یعنی آپ خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے پوتے ہیں۔ حضرت سالم بن عبد اللہؒ کا شمار ذی علم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا شمار مدینہ کے ممتاز فقہاء میں ہوتا تھا۔

آپؒ کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث کے رکن اعظم تھے۔ سالم نے زیادہ تر وقت انہی کے دامن علم سے پیاس علم بجھائی۔ سالم کا خاص اور امتیازی فن فقہ تھا۔ اس میں وہ امامت کا درجہ رکھتے تھے۔

106ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

حضرت سفیان ثوریؒ

نام سفیان اور کنیت عبد اللہ ہے۔ آپ کے سلسلہ نسب میں ایک نام ثور بن مناۃ آتا ہے اسی کی نسبت سے آپ ثوری کہلاتے ہیں۔

سفیان ثوریؒ کی پیدائش کوفہ میں ہوئی جو اس وقت علوم دینیہ کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ کوفہ کے بعد حصول علم کے لیے بصرہ اور حجاز کے مختلف مقامات کا سفر کیا اور علم کی پیاس بجھائی۔

تمام ممتاز تبع تابعین نے یا تو ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا یا ان سے فائدہ اُٹھایا۔

آپؒ نے 161ھ میں وفات پائی۔

www.ksars.org

حضرت صفوان بن سلیمؒ

حضرت صفوان بن سلیمؒ مدینہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ آپؒ حمید بن عبد الرحمٰن بن عوفؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ انس ابن مالکؓ اور کچھ تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ان کی پیشانی کثرت سجود کی وجہ سے زخمی ہوگئی تھی۔ ان کے مناقب بہت ہیں۔ 132ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت بشیر بن میمونؒ

حضرت بشیر بن میمونؒ اپنے چچا حضرت اسامہ بن خدریؓ سے روایت کرتے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کے دستِ حق پر بیعت حاصل کرنے کا شرف حاصل تھا۔

حضرت حکیم بن معاویہ قشیریؒ

حضرت حکیم بن معاویہ قشیریؒ قبیلہ نمیر کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے اپنے والد حضرت معاویہ بن حیدہ قشیریؓ سے روایت کی ہے۔

حضرت سالم بن عبداللہؒ

نام سالم کنیت ابو عمر ہے۔ والد کا نام عبد اللہ بن عمر بن خطاب ہے۔ یعنی آپ خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے پوتے ہیں۔ حضرت سالم بن عبد اللہؒ کا شمار ذی علم تابعین میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا شمار مدینہ کے ممتاز فقہاء میں ہوتا تھا۔

آپؒ کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ حدیث کے رکن اعظم تھے۔ سالم نے زیادہ تر وقت انہی کے دامن علم سے پیاس علم بجھائی۔ سالم کا خاص اور امتیازی فن فقہ تھا۔ اس میں وہ امامت کا درجہ رکھتے تھے۔

106ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔

www.ksars.org

حضرت سفیان ثوریؒ

نام سفیان اور کنیت عبد اللہ ہے۔ آپ کے سلسلہ نسب میں ایک نام ثور بن مناۃ آتا ہے اسی کی نسبت سے آپ ثوری کہلاتے ہیں۔

سفیان ثوریؒ کی پیدائش کوفہ میں ہوئی جو اس وقت علوم دینیہ کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ کوفہ کے بعد حصول علم کے لیے بصرہ اور حجاز کے مختلف مقامات کا سفر کیا اور علم کی پیاس بجھائی۔

آپؒ نے 161ھ میں وفات پائی۔

حضرت صفوان بن سلیمؒ

حضرت صفوان بن سلیمؒ مدینہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے تھے۔ آپؒ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ انس ابن مالکؓ اور کچھ تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ان کی پیشانی کثرت سجود کی وجہ سے زخمی ہوگئی تھی۔ ان کے مناقب بہت ہیں۔ 132ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت مصعب بن سعدؒ

حضرت مصعب بن سعدؒ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ آپؒ سعد بن ابی وقاصؓ کے بیٹے تھے۔ قبیلہ قریش سے تعلق تھا۔

حضرت کثیر بن مرہؒ

نام کثیر اور کنیت ابو شجرہ ہے۔ والد کا نام مرہ ہے۔ آپؒ کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ صحاح ستہ کے مولفین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت یحییٰ بن سعیدؒ

حضرت یحییٰ بن سعیدؒ تابعین میں سے تھے۔ آپؒ کے والد سعید انصار و مدنی ہیں۔

www.ksars.org

ضمیمہ۔ج۔ عشرہ مبشرہ:

اصحابِ عشرہ مبشرہ کے اسم گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ

۲۔ حضرت عمر فاروقؓ

۳۔ حضرت عثمان غنیؓ

۴۔ حضرت علی مرتضیٰؓ

۵۔ حضرت زبیر بن عوامؓ

۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ

۷۔ حضرت سعید بن زیدؓ

۸۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ

۹۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ

۱۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ

www.ksars.org